

U. D. 533

وَمَنْ يَتُوكْ كُلٌّ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ



مطبع مصطفیٰ محمدی
در بیج مصطفیٰ محمدی در بیج

فہرست مفتاح الجنۃ کے

۸	باب پہلا ایمان کے بیان میں اور نماز کی فضیلت میں اور اس باب میں تفصیل میں
۹	فصل پہلی ایمان کے بیان میں
۱۰	فصل دوسری نماز کی فضیلت میں
۱۱	باب دوسرا طہارت کی بیان میں اور اس باب میں تیرہ تفصیل میں
۱۱	فصل پہلے وضو کے بیان میں
۱۳	فصل دوسری وضو ٹوٹنے کے بیان میں
۱۴	فصل تیسری غسل کے بیان میں
۱۶	فصل چوتھی پانی کے بیان میں
۱۸	فصل پانچویں کنوئیں کے بیان میں
۱۹	فصل چھٹی جو سہنے کے بیان میں
۲۰	فصل ساتویں تیمم کے بیان میں
۲۳	فصل آٹھویں موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں
۲۵	فصل نوین ٹمٹھی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان میں
۲۷	فصل دسویں حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان میں
۳۲	فصل کیا ربوین نجاست کے پاک کرنے کے بیان میں
۳۵	فصل بارہویں نجاست کے قسم اور اس کے حکم کے بیان میں
۳۷	فصل تیرہویں استبراء اور استنجا اور استنفا کے بیان میں
۴۰	باب تیسرا نماز کی بیان میں اور اس باب میں بتیس تفصیل میں
۴۱	فصل پہلی میں اون وقتوں کا بیان ہے کہ جن میں نماز دیتے نہیں اور مکروہ ہے
۴۲	فصل دوسری اذان اور اقامت کے بیان میں
۴۶	فصل تیسری نماز کی شرطوں کے بیان میں
۵۱	فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان میں
۵۶	فصل پانچویں نماز کے واجبات کے بیان میں
۵۷	فصل چھٹی نماز کی سنتوں کے بیان میں
۶۰	فصل ساتویں نماز کے مستحب کے بیان میں
۶۱	فصل آٹھویں نماز کے ادا کرنے کے قاعدہ کے بیان میں
۶۶	فصل نوین جماعت کے بیان میں
۷۰	فصل دسویں نماز میں حدیث ہو جانے کے بیان میں
۷۱	فصل کیا ربوین لاحق کے بیان میں

۷۱	فصل بارہویں سبق کے بیان میں
۷۲	فصل تیرویں نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں
۷۴	فصل چودھویں نماز کے مکروہات کے بیان میں
۷۶	فصل پندرہویں وتر کی نماز کے بیان میں
۷۸	فصل سولہویں سنتوں کے بیان میں
۷۹	فصل سترویں تراویح کی نماز کے بیان میں
۸۰	فصل اٹھارویں کسوف اور خسوف کی نماز کے بیان میں
۸۱	فصل انیسویں استسقا کی نماز کے بیان میں
۸۲	فصل بیسویں فرض نماز کے پانے کے بیان میں
۸۳	فصل اکیسویں فوت نمازون کے قضا پڑھنے کے بیان میں
۸۵	فصل بائیسویں سہو کے سجدے کے بیان میں
۸۹	فصل تیسویں بیمار کی نماز کے بیان میں
۹۰	فصل چوبیسویں کشتی میں نماز پڑھنے کے بیان میں
۹۱	فصل پچیسویں سجدہ تلاوت کے بیان میں
۹۳	فصل چھبیسویں مسافر کی نماز کے بیان میں
۹۵	فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز کے بیان میں
۱۰۱	فصل اٹھائیسویں عیدین کی نماز کے بیان میں
۱۰۳	فصل اونتیسویں خوف کی نماز کے بیان میں
۱۰۴	فصل تیسویں جنازے کے احکام کے بیان میں
۱۱۰	فصل اکتیسویں شہید کے بیان میں
۱۱۱	فصل تیسویں کعبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں
۱۱۲	باب چوتھا روزے کے بیان میں اور اس باب میں سات فصلیں ہیں
۱۱۳	فصل پہلی روزے کے بیان میں
۱۱۴	فصل دوسری روزے کے فاسد ہونے اور قضا اور کفار کے بیان میں
۱۱۶	فصل تیسری روزے کے مکروہات کے بیان میں
۱۱۷	فصل چوتھی اعتکاف کے بیان میں
۱۲۲	فصل پانچویں صدقہ فطر کے بیان میں
۱۲۵	فصل چھٹی قربانی کے بیان میں
۱۲۸	فصل ساتویں عقیقہ کے بیان میں

یہ کتاب محمد مصطفیٰ خان کی مطبع میں چھپی



سب تعریف اللہ کی واسطی ہی اور وہی ہی حمد اور ثناء کی لائق جو تمام عالم کا پالنے والا
 اور وہ بڑا مہربان ہی اور نہایت مہربانی کرنی والا اور اپنی مسلمان بندوں کو جو اس کی عذاب سے
 ڈرتے ہیں اور اس کی حکم کی موافق کام کرتے اور اس کی فراموشی کو برحق جانتے بہشت میں لے جاتی والا اور
 ان کو وہاں ایسی نعمتیں بخشے گا کہ جس کا بیان کرنا نہایت مشکل ہی عرض یہ کہ وہ نہایت خوش
 رنگی اللہ ہی اور اللہ ان ہی راضی ہو گا اور وہ جو جو وہاں چاہیگی ان کو وہاں سب کچھ ملے گا مگر اس کی
 تہوڑا سا مسلمانوں کی خوشی کی واسطی ہم بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی واسطی بہشت میں
 خاصی باغ ہیں اور خاصی نہرین جس کی پانی میں نہایت بہانت کی خوشبو آتی ہے ان کی باغوں کی دھنکی
 تلی سی اور ان کی محلوں کی نیچی سی بھی جاتیں ہیں اور میوے ان باغوں کی نہایت لذت دہن
 رنگ بزرگ کی مری اور خوشبو رکھتی اور ان کی آرام کی واسطی وہاں خاصی تخت موجود
 ہیں جن میں جو اہر جڑی ہیں اور ان کی لباس ہاں ہری ہری ستہری ستہری شیم کی ہون
 اس واسطی کہ جتنی بہشتی مرد اور عورتیں ہوں گی وہ سب گوری گوری جوان جوان
 خوبصورت خوبصورت یہاں تک کہ عورتیں بولہ برس اور مرد تیس برس کی ہو گی اگرچہ یہ نیا بین
 عورت یا کنواری لڑکی یا بیوی مرد اور کالی اور بد صورت ہی ہوں گی اور گوری بدن پر

سبز رنگ نہایت زیب و زیبای اور زیور سونی اور چاندی کی اور سپر پہنچگی اور عورتیں اپنی
 مردوں کی ساتھ اور مرد اپنی عورتوں کی ساتھ خوشیان کریں گی اور اگر لڑکی کنواری مری ہوگی
 اور بہشت میں جاوے گی تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کر دیگا اسی طرح بی عورت
 مرد کو جو وہ بھی ملے گی اور مردوں کی واسطی سوای اپنی عورتوں کی اور بھی عورتیں ستہری ستہری
 کشادہ چشمین بھی نگاہ والی اپنی مردوں کی عاشق اور انکو کبھی نہ کسی جن فی چہوانہ کسی آدمی
 جیسی کہ لعل اور موتی ہوتا ہی اس نزاکت کی ساتھ اللہ تعالیٰ فی انکو وہاں خمیو نہیں نکاح
 رکھا ہی اور میوی بہشت کی ایسی ہیں کہ کہانی والا اگر لٹیا یا مٹیا یا کٹہرا ہو وہی وریا
 کہ ہم میوہ کہا وین میوہ کا وخت سر جہا دیوی وہ فراغت سی کہا لیوی اور خدمتگار بہشتی
 لڑکی ہونگی سونی کی بالی کانون میں پہنی پہنی اور اگر تو انکو دیکھی تو کہی کہ یہ تو موتی ہیں صفا
 کئی ہوئی گو یا کہ اسی وقت سب سی کلین ہیں اور کسی نی ابھی تک چہوا ہی نہیں ہی
 ایسی لڑکی کوزی اور آبجوری اور پیالی شراب پاک اور میٹھی پانی سی بہری لئی پہنچی
 اپنی مالکون کی پاس اور انکو اوس شراب کی پی سی سرور دہنوی اور نہ
 بہوش اور بی عقل ہو وین اور وہی لڑکی خدمتگار میوی لئی پہنچی جون جون میو کی ان
 بہشتی لوگوں کو پسند آوینگی اور جس جس میوی پر خواہش ڈولا دیں گی اور مرغونگی گوشت جو
 نہایت نرم ہوتی ہیں جس قسم کا چاہیں گی خواہ کباب خواہ شوربا دار وہ خدمتگار ان کی پاس
 حاضر کریں گی اور پانی میں بہشت کی خوشبو کا فور کی ہی اور بعضی میں سوٹھ کی اور بعضی میں شک
 اور دودھ سی ٹرہ کی سفید اور شہد سی چڑھ کی میٹھی اور ان کی پاس آوینگی پیالی بڑی چاندی
 اور پیالیاں چھوٹی چاندی کی ان کی پاس کے موافق نہ تو پانی کم ہو وی کہ پہر مانگی کی احتیاج ہو وی
 اور نہ بڑی کہ چھوٹا پیڑی اور وہ چاندی ایسی صاف ہی کہ مثال شیشہ کی اندر کی چیز یا پھر
 نظر ٹہری غرض اس لذت کی ساتھ بہشت میں مکہ لگائی تختون پر میٹھی بیگی اور آرام کرتی
 اور بہشت میں تو گرمی جو وی اور نہ جاڑا وہاں ہوا ہی خاصی ل بہا تاتی اور روشنی آفتاب سی

بڑھ کی ہوگی اور اگر رحمی نذر داور اسد تعالیٰ کا دیدار ہشتیو نکو نصیب ہوگا سبب
 افضل او کی خوشی دیکھتی ہی سی معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اسد تعالیٰ اپنی کافیت
 کو جو ہکی ہر قتی ہین اور او کی حکم سی ہونہ موثر تی اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہین لاتی اور
 نماز و نکو ادا نہین کرتی اور زکوۃ نہین تی اور جن پر حج فرض ہی حج نہین ادا کرتی او
 روزہ رمضان کا نہین کہتی اور جو حکم اللہ تعالیٰ ہین اس سی باہر ہستی اور گناہوں ہین
 گہمچی تی دوزخ میں ڈالے گا ایسی دوزخ کہ اونکی بدنکی چتر نکو گلاڈ الیگی مگر جان نہ نکلی گی او
 دوزخ کا عذاب ہی قابل بیان کی نہین ہی غرض یہ کہ عذاب پر عذاب و رمار پر مار پڑی گی
 مگر تہوڑا سا اوسکا ہی بیان کرتی ہین جسین کہ لوگ کانسی روئی غفلت کی باہر نکالین اور
 چوکتی ہو جاوین سو دوزخ کا احوال یہ ہی کہ دوزخ پر اسد تعالیٰ فی نفس شستی متعین ہین
 اور اون ہین سی ایک کا نام مالک ہی وہ سردار ہی اٹھارہ تن فرشتوں کی ساتھ بیٹھا ہی
 وہ فرشتی اس قدر بڑی ہین کہ انہوں کی ایک کندہ ہی سی دوسری کندہ ہی تک برس دھکی راہ
 اور انہوں کی منہ سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور انہین کا ایک شستہ چاہی تو ایک ہاتھی
 ستر ہزار کا فرد دوزخ میں جسطرف چاہی پھینک دیوی اور تمام آدمی اون ہین سی ایک
 فرشتی کی دیکھنی کی طاقت نہ رکھینگی اونسی برابری یا لڑائی کرنی تو کیا ذکر ہی اور وہ سب
 فرشتی جو دوزخ کی نگہبان ہین اونکی بات ہیٹ گڑی ہی اور کام اونکی نہایت سخت نہ تو ادا
 دوزخو نکو قوت ہی لڑائی کی اور نہ اونکی ماری مجال ہی ہیا گنی کی اور نہ وہ سب
 رشوت لیونگی کہ کچھ نرمی کریں یا اسد کا حکم مالین او نکو جو اسد تعالیٰ فی فرما دیامی ہی
 کیا کرتی ہین اور کا فرد نکو کچھ کی ستر ستر گز کی زنجیر ہین کستی اور اونکی ہاتھوں کو
 گردنوں پر باندھتی ہین اور وہ ہکتی آگ میں جیونک دیی اور اوس روز اون کا وہاں کوئی
 حمایتی نہو دیکھا کہ اونکی حمایت کری اور عذاب نہ کرنی دی اپنی کل باندھینگی اور جلا دیگی او
 جس جس کل یا دیگی مارین گی کسی سی کچھ نہ بن دیگی اور دوزخون کو وہاں کچھ کہا نا نہ ملیگا

مکرم چو دوزخینکی بدنی بہتی ہی یاسینہند کہا نیکو پاویگی تب اوسی شکر ہرنگی ماری ہو کہ
 اللہ تعالیٰ دوزخ میں اوپر ہو کہہ کا عذاب ہی مقرر کریگا کہ ماری ہو کہہ کی سینہند کہا
 جاویگی اور اوس کی اوپر گرم پانی پویگی ایسا گرم پانی کہ اوسکی بہا بہہ سی منہ کا گوشت سیاہی
 گل کر گر پڑیگا اور اللہ تعالیٰ اوپر ایسا عذاب پیاس کا غالب کریگا کہ جسوقت وہی گرم
 اوکو دکھلاویگی ماری پیاس کی بہت سیاہی جاویگی اور پیاس بخاویگی جس طرح سی بالو کی زمین
 پانی پڑتا ہی اور سو کہہ جاتا ہی وسیطہ پانی گرم بہت سا پویگی مگر پیاس بخاویگی سو یہ تو تھوڑی
 بات ہی اس سی ہی بڑہ کی دوزخ کا عذاب ہی جہانکا کہا نا پیل ورسینہند ہی اور پنا گرم پا
 اور سایہ چاہن تو آگ کی پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دھوئیں کا جو نہایت گرم ہی نہ اوس سایہ میں
 ٹہنڈک ہی اور نہ آرام اور اگر سو چاہن تو گرم ہو اسی جسکی گرمی ناک میں گیس جاوی اور دماغ
 کو بسک کر ڈالی اور اگر آگ سی پناہ مانگی تو پالی میں ڈالی جا دین جو تمام بدن کو گلا ڈالی سو ایسی کان
 عذاب کا بیان کہاں ہو سکتا ہی اس طرح سی عذاب پر عذاب اور پنج پر پنج ہی اب آدمی کو
 مناسب ہی کہ جس اللہ فی بہشت مسلمانوں کی واسطی بنایا ہی اور دوزخ کا فروغی واسطی
 سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم سجالا وین اور اوسکی حمد کریں اب اللہ تعالیٰ
 کی حمد کی بعد فقیر گنہگار درود اور سلام ہیجتا ہی اوسکی رسول مقبول پر جو بخشائی والی امت کی
 میں اور بتانی والی اچھی راہ کی اور امت پر مہربان جان اور دلسی اور پیدا ہو اسکی پہلی نور او
 اور دنیا میں ہو اسب نبیوں کی بعد ظہور اونکا اور اونکی بعد کوئی نبی نہ ہو گا اونہیں کا دین قیامت
 جاری ہیگا اور اونکی چار بار پر درود اور سلام جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر خطاب
 اور حضرت عثمان غنی النورین اور حضرت علی بن ابی طالب بن رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھیں
 کہ سب چاروں صاحب سوا ہی حکم اللہ اور رسول کی کچھ نہیں کرتی تھی اور ہمیشہ دین محمد صلی
 جاری کرتی اور جان اور مال سی دین پر فدا رہتی اور اونکی اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن
 اور امام حسین بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان صاحبزادوں کی والدہ پر جو عائشہ کی بنت محمد رسول

صلوٰۃ اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مکی دو نو چا بزرگ پر جو حضرت محمد
اور حضرت عباس بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت کی سب صحابون پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین اب بعد اس کی بیان کرتا ہی فقیر گہکار اپنی گناہوں کی شرمسار اس کی حمت اور
پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی حنفی جو پیوری مشہور کر امت علی السبب بخشی اوسکی گناہوں
اوسنی کی ہون اور توفیق دی توبہ کی اور اب گناہ نکر نی کی اور خوش رہی اللہ تعالیٰ اوسکی
والدین اور اوسکی استاد ونسب جنہون کی سبب دین کا علم آیا اور اوسکی پیری جو نائب
رسول رب العالمین کے اور دین محمد کی گہ کی چراغ روشن ہیں حضرت سید احمد جنکی چہر کی
رشتی کی کفر کی تاریکی ایسی بہا گئی ہی جیسی کہ صبح ہو نی سی رات اور اوسکی زیارتی گناہ ایسی چٹنی
ہیں جیسی کہ پت جہاڑ سی رختون کی پات اور نگاہ پاک اوس ولی پاک کی وکی میل چٹائی کی واسطی
صاحبوں کا خواص کہتی ہی اور شغل تعلیم کرنا اس شیر عبادت کی میدان کا وکی مورچی چٹائی کی
واسطی مصقلہ ہی حق ہی میں بہت بڑھ کی کہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہی اور سچ تو یہی ہے کہ
ہمکو پہلا اوس عارف ربانی کی درجی اور مرتبی پہچانی کی عقل اور صفت کر نیل طاقت کہا
اور خوش رہی اللہ اوسکی سب مرید ونسب اور سب مسلمان مردون اور عورتون سی اور
سبہون پر رحمت کری اور گناہ بخشی آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہی ہے کہ جب
اس فقیر عاجز فی جمعہ کی نماز پڑھائی اور اپنی طاقت کی موافق معنی قرآن شریف اور حدیث کی
بیان کرنی شروع کئی تب اللہ تعالیٰ کی کلام کی اثر سی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حکیم کی
برکت سی بہت سی مسلمان دین پر مضبوط ہونے اور اذان اور نماز خوب ہونی لگی اور مسلمانوں
عورتین یہی بہت سی اللہ کی ہدایت سی نماز پڑھنی لگیں تب اس فقیر حاصی چاہا کہ ایک سالہ
چھوٹا سا حسین سسلی ضروری روزی نماز کی سب رہیں ہندی زبان میں جو آسانی سی تو
اور مرد وکی سمجھ میں آوین لکھا چاہی اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پڑھنی
والوں کا سمجھ کی اس سالہ کی تین معتبر کتابوں سی بطرح شرح وقایہ اور فتاویٰ محیط اور

ہدایہ اور فتاویٰ مختصر شافی اور مختصر قدوری اور گنہ اور شرح اور ادو وغیرہ ہی خوب تحقیق
 کہ کتابوں میں ہی کمال کی اس سالی میں لکھا ہوا اس سالہ کی تین نہایت بہت سی حدیثیں زبان میں جو
 عورت مرد کی سمجھ میں آوی بیان کیا اور کچھ فقیر کو غرض رنجتہ اور رنگینی ہی نہیں ہے او
 نہ فقیر شاعر و نکی زمری ہیں اس کی فقیرنی اپنی شہر کی زبان میں لکھا جس میں کسی کو مشکل
 معلوم ہوئی اور اس کتاب کا نام مفتاح البحت رکھا تو اب امید ہی بزرگوں کی عنایت ہی
 کہ اس کتاب کی تین اپنی لڑکوں کو پڑھا دیں اور اپنی عورتوں کو اگر پڑھی ہو دیں تو اون کی
 مرد پڑھا دیں کیونکہ مرد سب بات کی محرم اپنی عورتوں کی ہوتی ہیں اور اگر کسی کی عورت
 نہ پڑھی ہو تو مناسب ہی کہ اس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دی
 اور جب وہ قرآن کی لفظیں آپ ہی پڑھنی لگی تب اس میں بھی سہلی جو عورتوں کی فائدگی
 ہیں اور اس کا بوجہ نہایت ضروری خط قرآنی میں لکھہ کی پڑھا دی تو انشاء اللہ تعالیٰ
 یقین ہی اس کی فضل سی کہ تھوڑی دین خردار ہو جاوی اور دونو فائدہ پادی ایک فائدہ
 قرآن پڑھنی کا اور دوسرا مسئلہ جاننی کا اور غرض اس عاصی کی اس سالی کی لکھنی ہی ہے کہ
 عورتیں ہندوستان کی خصوصاً اس یار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کی مسئلہ نہایت
 نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف ہی نہیں ہیں وہ واقف ہو جاویں سو مناسب ہی کہ اون کی مرد
 اون سبھون کی تین پڑھا دیں تاکہ وہ سب خبردار ہو کی بخوبی اچھی طرح سمجھنا اور روزی و آکرین
 اور اون کو سبھا دیوں کہ تم جب فراغت سی بیہو تب اپنی پڑوسی عورتیں بیہو اور جوان و
 لڑکیوں کو جمع کر کے مسئلہ سنایا کر کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کو بہت سادو بیگا اور سب بات
 میں اللہ اور رسول کی خوشی ہی اور عورتوں کو خبردار کرنا فرض ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا
 اٰیہا یسویں پیارہ سورہ تحریم میں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفُسُکُمْ وَ اَهْلَکُمْ تَامًا
 وَ قُوْا هَآئِذَا النَّاسُ وَ اَنْجَحَآکُمْ اَسْکِیْ مَعِیْہِمْ کہ اسی مسلمانوں نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ
 ترک کرنیکی سبب سی اور نگاہ رکھو اپنی جو و اور لڑکوں کی جان کو نصیحت کی باعث ملحق اس

سی کہ جسکی خلیان اسی اور کافر اور پتھر ہو وین تو اب سہلانو کو مناسب ہی کہ آپ بھی نیکو
 ترک کریں اور اپنی جور و اور لڑ کوئی تین بھی دین کی باتیں سبھاوین حسین دی سب بھی و
 آپ بھی آگ سی پچی رہیں اور بہشت میں جاکی بسین اور اگر پڑھا ہی نہ سکین تو اس سالی
 مسئلہ پڑھ پڑھ اوں عورت کو سنا یا کریں اور اس سالی میں اکثر باتیں جیجا نام لینا زبان ہندی
 کر یہ معلوم ہوتا ہی اوسکی ہندی نہیں کی زبان عربی میں لکھا اوسکی ہندی پڑانی والی سبھا
 دیونگی اور اس سالی کی تین بہت مختصر کیا تاکہ کھنی پڑہنی میں مشکل نہ معلوم ہو

پہلا باب ایمان کی بیان اور نماز کی فضیلت میں

اور اس باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل ایمان کی بیان میں جانو تم سب امیاریو
 کہ ایمان سہی سب نیکو نکا اور جڑ ہی سب عبادتوں کا اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی
 ایمان کی درست نہیں ہی اور ایمان کی دو رکن ہیں اقرار کرنا زبان سی اور دلی سچ
 بوجہنا اوں سب چیزوں کو کہ پیغمبر ہاری محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس ہی لائی ہیں کہ وہ
 سچ اور درست ہی اور ایمان دو طرح پر ہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل ایمان مجمل یہی
 کہہ ہی تو اَصْلُکَ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبْلَتْ جَمِيعَ احْکَامِهِ اے
 معنی یہ ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنی ناموں اور صفاتوں کی ساتھ ہی اور
 قبول کیا میں اوسکی سب حکموں کو اسکا خلاصہ یہ ہی کہ قبول کیا میں دین سلانی کو اور
 جو کچھ کہ اوس میں ہی ریزا ہو میں کفر اور کافری ہی اور جو کچھ کہ اوس میں ہی اور دین سلانی
 حق ہی اور دین کفر جو پڑھا اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی ہی مطلب ہی کلمہ طیب یہ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کی سوا ہی کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہیں
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بھی ہیں اور کلمہ شہادت یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ میں گواہی

دیتا ہوں کہ اللہ کی سوای کوئی دوسرا معبود بندگی کی لائق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی صاحبی
 میں اکیلا ہی اور سکا کوئی صاحبی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ کی بندی میں اور اس کی بھی اور ایمان بفضلِ پیہی کہ ہی تو اَصْنَعْتُ بِاللّٰهِ وَفَلَا
 وَكُنْتُهِ وَرَسُولُهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَالْفَدَّ خَيْرٌهُ وَشَرٌّهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَبِالْعَشْرِ
 بَعْدَ الْغَوْتِ اِيْمَانِ لَا يَا مِيْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی پُر اور اس کی سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں
 اور اس کی سب پیغامبروں پر کہ پہلی اون کی بہتر آدم صفی اللہ ابو البشر صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور آخری اون کی پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں اور ہماری
 پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی عبد اللہ کی ہیں اور عبد اللہ بیٹی عبد المطلب کی اور عبد
 المطلب بیٹی ہاشم کی اور ہاشم بیٹی عبد المطلب کی اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب
 تہی اور سب پیغمبر دنیٰ افضل اور امت پر مہربان اور تمامی پیغمبروں کی اگر کوئی ہماری پیغمبر کی بعد
 دعویٰ پیغمبری کا کری تو جھوٹا ہی ہی دین قیامت تک جاری رہیگا اور ایمان لایا میں قیامت
 دن پر اور نیکی اور بد کی پیدا کرنی پر کہ سب کا پیدا کرنی والا اللہ تعالیٰ ہی سوا سطلی کہ جب ثابت ہوا
 کہ سب چیزوں کا پیدا کرنی والا اللہ تعالیٰ ہی تو پھر بندوں کی کام کا پیدا کرنی والا ہی اللہ تعالیٰ ہی
 مگر اللہ تعالیٰ ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہی اور کفر اور گناہ سے ناراض اور
 مرنے کی اجازت نہ کرنی پر ایمان لایا میں اور ہماری نزدیک اکیلا ایمان مجمل ہی درست ہی مگر
 بعضوں کی نزدیک بغیر ایمان مفصل کی ایمان درست نہیں سو بہتر پیہی کہ ایمان مفصل
 لاوی تاکہ سب کی نزدیک ایمان درست ٹھہری اور اس بات کو جانا چاہی کہ دکن اصلی ایمان
 دلیین یقین کرنا ہی اون سب چیزوں کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی پاس
 سے خلق کی طرف لائی ہیں لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرنی حکم دینے ہی دنیا میں
 پہر اگر کوئی آدمی مل میں یقین رکھی اور زبان سے اقرار نہ کری تو وہ آدمی مومن ہو دی
 اللہ کی نزدیک اور کافر ہو دی خلق کی نزدیک اور جو آدمی زبانی اقرار کری اور دلیین

نہ رکھی تو وہ آدمی مومن ہو ہی خلق کی نزدیک اور کافر ہو ہی اللہ کی نزدیک تو ایسی
 آدمی کو منافق کہتی ہیں اور جو آدمی کہ دلیمن یقین رکھتا ہے اور زبانسی بھی اقرار
 کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بی شبہ وہ مومن پاک ہے تو مناسب
 ہے آدمی کو کہ دل میں یقین رکھے اور زبانسی بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہو
 اور ایمان کی سب شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کی
 احوالوں پر بیکہ ایمان لانا اور یقین جانا اور اللہ کی حلال کو حلال جانا اور
 اللہ کی حرام کو حرام بوجہنا اور جو آدمی کہ اللہ کی حلال کو حرام اور حرام کو حلال
 جانی تو وہ آدمی کافر ہو تا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر یا
 لادھی تب جان ماری اور غلام بنانی سی پناہ پاوی اور سیکور وانہولی کہ اوسکی
 جان اور مال پر فراحت کری اور اوسکو بی حکم شرع کی رنج دینا حرام ہے اور عات
 میں وہ دوزخ کی ہمیشہ کی عذاب سی خلاص پاوی **فصل دوسری نماز کی**
فضیلت میں جانو تم اسی مسلمانوں کہ ایمان کی بعد سب عبادتوں کی جڑ نمازی
 اور نماز دین کا کھمبا ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصَّلٰوةُ عِمَادُ
 الدِّينِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدِ اَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدَ هَدَمَ الدِّينَ اُسکی
 معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی ٹھونی ہے جو شخص کہ نماز کو ادا کری تو ایسا ہے کہ اوسنی اپنی
 دین کو قائم رکھتا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کری تو ایسا ہے کہ اوسنی اپنی دین کو خراب کیا
 سو مناسب ہے مسلمانوں کی تین کہ نماز ادا کریں کہ جسمیں دین قائم رہی اور نماز کی بزرگے
 ظاہر ہی زیادہ بیان کرنی سی طول ہو گا اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاک بغیر
 پاکی کی نماز درست نہیں ہے اور پاکی کی قسم ہی ہم سب سے بیان کریں انشاء اللہ تعالیٰ

دوسرا باب طہارت فی بیان میں

اور اس باب میں تیرہ فصل ہیں پہلی فصل وضو کی بیان میں جس پر
 آدمی چاہی کہ نماز ادا کرے تو پہلی اگر وضو نہ ہوئی تو وضو کر لیوی اور اگر حاجت تنہائی نہ
 ہوئی تو غسل کر لیوی اور اگر وضو اور غسل نہ کر سکی کسی عذر سے تو تیمم کر لیوی اس کا
 انکی بیان ویگا صاف صاف انشاء اللہ تعالیٰ اب پہلی بیان وضو کا ہے وضو میں چار
 چیز فرض ہیں اور جسکی گہنی ڈاڑھی ہو تو اسکی واسطی پانچ چیز فرض ہیں پہلی منہ دھونا
 بال جمہی کی جگہ سے ہنڈھی کی نیچی تک اور کان کی لہری دوسری کان کی لہری تک اور جسکی گہنی
 ڈاڑھی ہوئی تو اسکی واسطی پانی پہونچا نا ڈاڑھی کی بال کی نیچی فرض نہیں ہے اور
 جس مقام پر زخم ہو اور پانی خلل کرتا ہو اور پی کی نیچی جو جراح فی قصد لیکر باندھا جائے اور
 نگہنی کی نیچی جو ٹوٹی عضو پر باندھی جاتی ہے پانی پہونچا نا فرض نہیں مسح کرے سو اسکا بیان انکی
 آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور انگلی کی اندر بھی پانی پہونچا نا فرض نہیں مگر ایک کو دھونا فرض
 دوسری دونو ہاتھ دھونا کہنیوں تک اور تیسری دونو پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک حکم
 کئی کہتی ہیں اور بعض مدعا کہتی ہیں اور وہ ایک ہڈی ہے پاؤں اور ٹنگری کی جوڑ پر ہاتھ
 ادبھی ہوئی اور چوتھی مسح کرنا جو تہائی ہر کا اوپانچوی ڈاڑھی والی کو مسح کرنا چوتھا سہ
 ڈاڑھی کا اور مسح کی یہ معنی ہیں کہ ہاتھ کو تر کر کے ایک بدن پر پہونچا نا اور سنت وضو میں
 بہت ہیں فائدہ جو شخص کہ سوکی اوٹھی اسکی تین دونو ہاتھ گلی تک دھونا تین
 استنجا کرنی کی پہلی اور بعد استنجا کرنی کی ہی سنت ہے اور بی دھوئی برتن میں ہاتھ
 نہ ڈالی صورت اسکی یہ ہے کہ اگر چہ ہوتا برتن ہوئی جو ہاتھ سے اوٹھ سکے
 جس طرح بدھنایا لوٹا تو اسکو بائیں ہاتھ سے اوٹھاوی اور دھنا ہاتھ دھوئی
 تین بار پھر دھنی ہاتھ میں اسکو لیوی احدہ بیان ہاتھ دھوئی تین بار اور اگر گرا
 برتن ہوئی کہ ہاتھ سے نہ اوٹھ سکے جس طرح مسکا تو اگر اسکی ساتھ کوئی چوٹا برتن
 جس طرح ہرکایا آنچو رہی موجود دھوئی تو اس پانی نکالی اور اسی طرح دونو ہاتھ دھوئی

اور اگرچہ برتن موجود نہ ہو تو اپنی بائیں ہاتھ کی انگلی کو خوب جھکی حسین پانی اسکی اوس
 برتن میں ڈالی اس طرح کہ پتیلی نہ ڈوبی اور پانی نکال کی بائیں ہاتھ سے لہنی ہاتھ پر ڈالے
 اور ایک انگلی سے ایک کھلی سی طرح تین بار کبری تب فراغت سے لہنی ہاتھ کو معنی میں ڈالی
 اور پانی نکال کی جو چاہی سو کر سی اور یہاں سوخت میں ہی کہ جب ہاتھ میں کوئی ناپاک نہ معلوم
 ہوئی اور اگر ناپاک ہاتھ میں معلوم ہوئی تو ایسا بچا کی دھوئی کہ حسین برتن ناپاک نہ ہو جائی
 خلاصہ یہ ہے کہ جس انگلی میں ناپاک معلوم ہوئی تو اوسکو نہ ڈوبائی یا کسی دوسری طرحی
 بجاوی حسین برتن وغیرہ ناپاک نہ ہو جاوی کیونکہ یہ سب بچا نافرمانی ہی یہ سب شہد شرح وقایہ میں
 سی لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتل پین پہلی دونو ہاتھ میں تک دھونا تین بار اور اوپر
 جو بیان کیا سو ایسا بیان تھا اس میں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور دوسری
 نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنی کی وقت نام لینی سی یہ مرد ہی کہ یہ لفظین کہ تسمیہ اللہ
 العلیٰ العظیم والحمد للہ علیہ علیٰ دینہ السلام والاسلام والحمد للہ علیہ علیٰ دینہ السلام والحمد للہ
 علیہ علیٰ دینہ السلام اور تیسری مسواک کرنا اور مسواک تلخ و رخت کی ہوئی اور تیسری ایک بابت کی اور مولیٰ
 خطمہ اور تیسری مسواک کرنا اور مسواک تلخ و رخت کی ہوئی اور تیسری ایک بابت کی اور مولیٰ
 جو ہنگلیا کی موافق اور چوتھی کئی کرنا تین بار اور پانچویں غرغره کرنا یعنی اوس پانی سی جو کھل کی
 وسطی منہ میں لیا ہی اور چوتھی ناک میں پانی ڈالنا اور ساتویں ڈار ہی کا خلال کرنا صورت
 اوسکی یہ ہے کہ ڈار ہی کی نیچی سی انگلی اوپر کو لیجاوی اوپر سی نیچی کو نہ لادوی اور آٹھویں
 خلال کرنا ہاتھ اوپر کی انگلیوں کا اور نوین تین تین بار دھونا ہر ہنگام اور دسویں مسح سزا
 تمام سر کا ایک بار اور گیارہویں مسح کرنا دونوں کان کا اوس پانی سی جو سر کی مسح سی بچا
 ہاتھ میں دوسرا پانی نہ لیوی اور بارہویں نیت کرنا اور تیرہویں ترتیب وضو کی گاہ رکھنا یعنی
 پہلی منہ دھوئی تب بعد اوسکی دونو ہاتھ تہہ تہہ بعد اوسکی سر کا مسح تہہ بعد اوسکی دونوں
 اور چودھویں ترتیب دھونا بدھنا یعنی ایک بدن دھوئی وہ سو کہنی نہ پاوی کہ دوسرا دھوئی
 اور پندرہویں استنجا کرنا ہاتھ باڈھل سی اور پانی سی دھونا افضل سی اور فتویٰ میں ہے کہ

پانی سی دھونا سنت ہی اور یہ سنت اس وقت ہی کہ وہ مکان درم شرعی سی کم تر ہوئی
اور اگر زیادہ تر ہوئی تو اس وقت اس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کی برابر
ہوئی تو اس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنی کی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ الکی سی
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور سب وضو میں وچیزین میں پہلی دھنی طرف سی بدن کا دھونا شروع کرنا
اور دوسری مسح کرنا اگر دنیا کر وہ وضو میں چار چیزین میں پانی منہ پر سخت مارنا اس قدر کہ
چھینٹ پڑی اور بعد بائیں ہاتھ سی منہ میں پانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کی سی

اور تین بار پانی یا دھونا دوسری فصل وضو ٹوٹنی کی سیائین

چیز کہ دونو راہ سی باہر آوی یعنی الکی اور چچی سی تو وہ چیز وضو کو توڑنی ہی الکی سی
کیا چیز جسطرحی پیشاب اور مٹی اور بدنی اور دمی اور تہی اور ہوا خواہ قبل سی نکلی
خواہ ذکر سی مدہ ندی ایک پانی ہی کہ شہوت کی حالت میں باہر آتا ہی اور اوکی باہر آتی
شہوت زیادہ ہوتی ہی دھنی اوکی الٹی ہی کہ اوکی گرنی سی شہوت کم ہوتی ہی اور دمی
ایک پانی سفید ہی کہ پیشاب کی بعد باہر نکلتا ہی اور چچی سی کیا چیز جسطرحی غلیظ اور ہوا
اور کثیر اور بدنی خون اور پیپ اور ہموڑ کی پانی کا نکلنا اور ہوا اس مکان تک کہ
جس کا دھونا غسل اور وضو میں فرض ہی وضو کو توڑتا ہی یہاں تک کہ اگر کسی نے
سوئی بدنین گڑوی اور لہو بہر آیا مگر یہاں نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا یا آنکھ میں خون نکلا
مگر آنکھ کی باہر نہ بہا تو وضو ٹوٹی گا یا ناک میں سی لہو بند ہوا مسوکی دانی کی طرح نکلی
تو وضو نہ ٹوٹی گا اور قی کا آنا بہر نہہ کی خواہ کہانا ہوئی خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون
بند قی کری منہ بہر کی تو وضو ٹوٹی گا اور اگر خون تپلا قی کری تو اس حالت میں اگر خون
تہوک سی کم ہوئی تو وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر خون در تہوک برابر ہی تو وضو ٹوٹی گا اور
اگر خون تہوک سی بہت ہی تو خواہ خواہ ٹوٹا جا ہی اور اگر قی منہ بہر کی نہ کی خواہ بلغم
قی کی تو وضو نہ ٹوٹی گا اور نیند اس شخص کی جو لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائی سو گیا

اس طرح کہ اگر وہ خیر یا لیون تو گر پڑی وضو توڑتی ہی اور نماز میں اگر سو جاوی تو وضو نہیں ٹوٹا کبہر اہو یا بیہار کو عین ہو یا سجد میں اور بیہوشی سی وضو جانا ہی اور دیوانگی سی اور مستی سی جسکو ہندی میں نشا کہتی ہیں اور نشی سی وضو تباہی کہ اوکی چال میں فرق آوی اور ہنسنا قہقہہ یا رکی نمازی باغ کا جس نماز میں کو ع اور سجدہ ہی وضو کو توڑتا ہی اور اگر لڑکا نماز میں ہنسنا تو وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر جناری کی نماز میں یا تلاوت کی سجدی میں کوئی ہنسنا باغ یا لڑکا تو وضو نہیں ٹوٹتا ہی بلکہ حسین ہنسے وہ باطل ہو جاوی یعنی جناری کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوی اور ہنسی کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سنی اور جو اوکی پاس ہی سو ہی سنی تو اس سی نماز باطل ہوئی ہی اور وضو بھی ٹوٹتا ہی اور دوسرا ضحک کہ آپ سنی اور اوکی پاس کا آدمی سنی تو اس سی نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی اور تیسرا قسم کہ نہ آپ سنی نہ دوسرا اگر نہ سفید ہوئی تو اس میں وضو جاوی نہ نماز باطل ہوئی اور مہلشت فاحشہ وضو توڑتی ہی اور اوکی یہی معنی ہیں عورت اور مرد و نونگی ہو دین اور مرد کا اندام نہا عورت کی اندام نہانی کو چھوئی اور اندر نہ جاوی اور نہ انزال ہو قحی اوس سی وضو ٹوٹا اور اگر مرد عورت کو چھوئی یا عورت مرد کو یا زخم میں سی کیرا گری یا مرد کی پیشاب کی سورا سی کیرا گری یا زخم سی گوشت گری یا عورت کی پستان میں سی وودہ نکل یا کسی کی ہوک یا ناک یا آنسو یا پسینا نکل تو اون سب صورتوں سی وضو نہیں ٹوٹتا **تیسرا**

۴۴

فصل غسل کی بیان میں غسل میں تین چیزیں فرض ہیں کلی کرنا اور نہا کرنا پانی کرنا اور تمام بدن دھونا یہاں تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا ناخن کی اندر یا اور غسل کیا تو درست نہیں ہی کیونکہ اوس مقام میں پانی نہ پہنچا تو مناسب ہی کہ پانی نہا میں ہی پہنچاوی اور اگر ناخن میں میل ہی یا مٹی سانی اور ناخن میں مٹی پیری رہی تو غسل درست ہی کیونکہ میل اسی مقام سی پیدا ہی اور مٹی میں پانی پہنچا جاویگا اور اسی طرح

اگر مہندی کا رنگ ہی یا تیل ملا ہی بدن میں اور غسل کیا تو درست ہی اور اگر کان میں با
 اور جانہ کہ بغیر بالی کی پیرائی نہ پہنچی گا تو بالی کو پیرا دی اور اگر جانی کہ بغیر پیرا ہی پہنچا تو
 نہ پیرا دی اور اگر بالی اوتاری گئی اور اس کا سوراخ بند نہ ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہی سطح
 پر کہ اگر بالی نہ پہنچا دی تو پہنچی اور اگر غفلت کری تو نہ پہنچی تو پانی پہنچا دی اور زیادہ تکلف
 نہ کری کہ لکڑی یا دوسری چیز سی پہنچا دی اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی تنگ ہو دی تو اس کی
 نیچی ہی پانی پہنچا دی اور جب کا ختنہ نہ ہو ہو دی تو وہ بھی پانی چھری کی اندر پہنچا دی سی طرح
 اگر میٹاب پیکا مگر چھری باہر نہ ہو تو وضو ٹوٹی گا اور سچڑ کا حکم باہر کا ہی اور بدن کھانا
 فرض نہیں ہی اور احتیاط کری کہ تمام بدن تر ہو دی اگر ایک بال نہ تر ہو گا غسل
 درست نہ ہو گا اور سنت ہی غسل میں دو نو ہاتھ گئی مکت دھونا اور اندام نہانی غسل کی
 پہلی دھونا اور تن ہی ناپاکی دھونا اگر لگی ہوئی اور وضو کرنا جس طرح نماز کی واسطی کرتا ہی
 مگر باؤن نہ دھو دی پیر جاری کری پانی بدن پر تین بار تب پاؤن کو دھو دی اور مکان
 تل کر یہہہ اس وقت کا مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہ پر ہوئی کہ پانی جو بدنی گری تو وہاں
 جمع ہوئی اور اگر چوکی یا تپڑ کی سختی پر ہوئی تو پاؤن اسی مکان پر وضو کی ساتھ ہی
 دھوئی اور ستر ہی غسل میں بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹی کا کہولنا اور تمام چوٹی کا
 تر کرنا عورتوں پر فرض نہیں ہی جس وقت کہ بال کی جڑ ہلکی کفایت ہی چوٹی نہ کہولنی
 اور یہہہ حکم فقط عورتوں کی واسطی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی موافق کہ ام
 رَضِیَ اللہ عَنْہَا کی حق میں فرمایا تہا یَکُفِّیْکَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَصْوَلَ
 شَعْرَتِہَا اسکی یہہہ معنی میں کہ کفایت کرتا ہی جھکو جبکہ پہنچی پانی تیری بالوں کی جڑ میں
 جس عورت کی چوٹی گندہ ہی نہ ہو دی تو اس حالت میں اسکو پانی پہنچانا تا حال
 میں فرض ہی اور اگر کوئی مرد چوٹی گوندہ ہی ہوئی تو اسکو چوٹی کہولنا اور تمام بال
 پانی پہنچانا فرض ہی اگر ایک بال خشک رہیگا تو دسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور سوجب

غسل کا جس سے غسل فرض ہو تاہی کلناسنی کا کوڈ کی شہوت کی ساتھ جالگتی ہوئی
 خواہ سوئی میں یعنی ہن گرتی وقت شہوت ہوئی یہاں تک کہ اگر منی بی شہوت گری تو
 غسل فرض نہ ہوئی اور سوئی میں جو ہوتاہی او سکو حلام کہتی ہیں اور احتلام میں عورت مرد
 دونوں کی واسطی ایک ہی حکم ہی یعنی غسل فرض ہو تاہی احتلام سی عورت کو ہوئی خواہ مرد
 اور غائب ہونا حشفہ کا عورت کی اندام نہانی میں اگرچہ انزال نہ ہوئی عورت مرد دونوں
 پر غسل فرض کرتاہی اور دربر میں غائب ہونی سی ہی دونوں پر غسل فرض ہو تاہی نحوہ پانی نہا
 اور دیکھنا سنی یا ندی کا کپڑی میں سواوٹہ کی غسل فرض کرتاہی اور حیض اور نفاس کے
 خون کا موقوف ہونا غسل فرض کرتاہی اور حیض نفاس کا بیان اگی آویگا اشارت
 تعالیٰ اور چار غسل سنت ہیں پہلی جمعہ کا دوسری عیدین کا تیسری عذہ کی رو
 چوتھی احرام کی وقت حاجو کی تین اور دو غسل واجب ہیں پہلی مرد یکا غسل نیازند
 واجب ہی دوسری غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلی کافر تھا اور حنب تھا اور اہل
 سوا واجب ہی اور اگر پاک نہ رہا ہوئی تو غسل واجب نہیں اور تین غسل مستحب ہیں جب
 کافر مسلمان ہوئی اور وہ ناپاک نہ رہا ہوئی تو او سکو غسل کرنا مستحب ہی اور اوس کی
 غسل کرنا کہ بی نشانی بلوغ کی جس طرح احتلام وغیرہ ہی اوس پر حکم بالغ ہونی کا دیا جاوی
 یعنی پندرہ برس کی عمر ہونی کی سبب سی او کو بالغ کا حکم دیوین اور غسل شب برات کا
 مستحب ہی چوتھی **فصل پانی کی بیان میں جس میں وضو در**
 ہوتاہی وضو درست ہی سینہ کی پانی اور چشمہ کی پانی اور برف سی جب اوس
 طرح رہوئی کہ اوسکی دھونی سی ناپاکی چھوٹ جاوی یعنی ایسا پتلا ہوئی کہ پانی کی سطح
 بھی اور ٹپکی بند ہی برف سی وضو درست نہیں اور اگرچہ ان پانیوں کی تینوں صفو نہیں سی
 کوئی صفت بدل گئی ہوئی بہت روز کی رہنی کی سبب یا کسی پاک خیر کی ملنی سی جس طرح سی
 مٹی یا زعفران یا صابون کا تو وضو درست ہی اور تین صفتیں پانی کی یہ ہیں رنگ

اور بوی اور مزہ خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کی مٹی سی پانی کا رنگ بدل گیا یا بوی یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہو گا اور مٹی کہنی میں جو چیز کہ زمین کے جنس سے ہی سب داخل ہو گئی جس طرح حسی بالو یا تپیر یا سرمہ اور زعفران اور صابون کہنی سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہوئی یا اوسکی مٹی سی کوئی چیز پاک کی جاوے اور بہتی پانی سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اور نجاست کی پڑنی سے بہتا پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک ناپاک کا کوئی اثر اوس پانی میں ظاہر نہ ہوئی اور اگر نجاست رنگ یا مزہ بہتی پانی میں معلوم ہوئی وہ ناپاک ہو جائیگا اوس مٹی وضو کرنا درست نہیں اور جو پانی کہ سست بہتا ہوئی مگر گہا سست پتی کو بہا دی تو وہ بھی داخل ہے بہتی پانی میں اور جب ایسی پانی سے وضو کری کہ سست بہتا ہے تو اس طرح پر مٹی کہ غسالہ وضو کی پانی میں نہ ملی یا پانی کی ادبائی میں نہ پری کری یعنی غسالہ کو بہتی ہوئی تب دوسرا پانی لیوی اور غسالہ کہتی ہیں بدن کی دھوؤ کو

مسئلہ اور جب چھوٹا حوض ہوئی اس طرح کا کہ ایک طرف سے اوس میں پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اوس حوض میں سب طوف وضو درست ہے

مسئلہ اور درست ہے وضو اوس پانی سے کہ جسمیں جانور پانی کا پیدا ہوئی والا مر ہوئی جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کہنی میں پانی کی مٹی والی جانور جو باہر پیدا ہوتی ہیں اور پانی میں آگے رہتی ہیں نکل گئی جس طرح بط ہے یا مرغابی اس واسطے کہ انکی مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا اور جسکی بدن میں نہتا ہو نہیں ہی جس طرح مچھلی کہی وغیرہ تو انکی مرنے سے بھی پانی نجس نہیں ہوتا اور وضو نہیں درست ہے اوس پانی سے کہ درخت یا پہل سی پھوڑا جادی اور نہ اوس پانی سے کہ اوس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کی مٹی سی جاتی رہی اور طبیعت پانی کی کیسا ہی کہ تیلہ ہونا اور بہنا خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی میں ملی اور پانی پر غالب ہوئی اس طرح پر کہ گار با ہو چاوی اور تپہ نہ سکی اور نہ سیرگی

اور نہ اوس پانی سی کہ پنی سی کلہ باہو جادی جس طرح شور با مگر گرم پانی سی درست ہی جو کیلا
پانی گرم کریں کچھ خیر نہ ملاوین اور نہ بند ہی پانی سی جس میں نجاست پڑی ہوئی مگر جب
وہ درود ہوئی یعنی ناپنی میں سوگز نہ پڑی اور گہرائی اوسکی اس قدر ہوئی کہ چلوئی میں نہ
گہل جادی تو اوس سی وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہوئی اوسکا حکم بہتی پانی کی
موافق ہی اور اگر اوس حالت میں نجاست کسی طرف نظر پڑی تو دوسری طرف وضو کر
اوس طرف وضو کری اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی پڑی ہی کہ معلوم نہیں ہوئی جس طرح
پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی اسو اسطی کہ اوسکا حکم بہتی پانی کا ہی تہوڑی ہی نجاست
پڑنی سی ناپاک نہیں ہوتا مگر جب اوس میں نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ معلوم ہوگا
تب وہ ہی ناپاک ہو جاوے گا اور یہی حکم بہتی پانی کا کہہ چکی اور اب مسئلہ سی وضو درست

اور اب مسئلہ کہتی ہیں وضو کرنی والی کی بدن کی دھوون کو یا پچھون **فصل**
کنوین کن بیان میں اگر کسی کنوین میں کوی ناپاک چیز پڑ گئی یا تھوئی جانو

چھوٹا یا بڑا مرگیا اور پھول گیا تو اہر زہ ریزہ ہو گیا یا اوس میں آدمی یا کبری یا کتا مرگیا
تو ان سب صورتوں میں تمام پانی کنوین کا نکالا جاویگا اگر نکالنی سکین گے اور جس کنوین
نکالنی نہ سکین گے اس سبب سی کہ اوس میں بڑا سوتا ہی اس قدر رکھا کہ پانی نکالاجاتا ہی اور پھر
چلا آتا ہی تو اوس وقت میں اس قدر پانی نکالیں کہ دو مرد جنگو پانی کا اندازہ معلوم ہو
وہ کہہ دیں کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ فی اوس کا اندازہ دو سو
ڈول سی تین سو ڈول تک رکھا ہی تو اگر کوئی کنوان اس طرح کا ہوئی اور کوئی آدمی
اندازہ کر سکی تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالی کنوان پاک ہو جاوی
اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مری یا اوس کی مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ
ڈول تک نکالنی کا حکم ہی اور اگر چوہا یا گورتہ یا اوسکی مانند اور کوئی جانور مری تو

بیس ستیس ڈول تک نکالنی کا حکم ہی یہہ اوس وقت میں ہی کہ نہ تو پہلی ہون ریزہ ریزہ ہو
 اور اگر پہلی میں یا ریزہ ریزہ تو اوس کا حکم دوسرا ہی جو کلبہ چکی اور اس کلبہ اوس
 ڈول سی مراد ہی کہ نہ چھوٹا ہوئی نہ بڑا میا نہ ڈول ہوئی اور اوس کا اندازہ یہہ ہی کہ
 ایک صاع کی برابر ہوئی **مسئلہ** اور کبھی اور برین اور چوہ اور میٹھک اور چھبلی
 اور اوس کی مانند کی مرنی سی جس کی بدن میں بہتا لہو نہیں ہی کنوان ناپاک نہیں ہوتا
مسئلہ اور کنوان نجاست کی گرنی کی وقت سی ناپاک ہوتا ہی اگر اوس کے
 مرنی کا وقت معلوم ہوئی اور اگر اوس کی گرنی کا وقت معلوم نہ ہوئی تو اوس کا یہہ
 ہی کہ مثلاً مرابو چو یا کوی دوسرا جانور کنوین سی نکلا تو اگر وہ پہلا نہیں ہی تو جس
 شخص نے اوس سی وضو یا غسل کیا ہوئی وہ ایک رات دن کی نماز دہراوی اور
 اگر پہلا ہی یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دہراوی اور یہہ امام عظیم
 رحمہ اللہ کی نزدیک ہی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی نزدیک جس وقت
 کہ وہ جانور معلوم ہوا اوس وقت کی نماز دہراوی پہلی نماز دہرا نا کچھ حاجت نہیں
 اس واسطی کہ احتمال ہی کہ اوس وقت چیل یا کسی دوسری جانورنی ڈالام ہوئی خلاصہ
 یہہ ہی کہ پہلا **مسئلہ** احتیاط کیواسطی ہی اور دوسرا حرج کی دفع ہوئی کیواسطی چھی
فصل چوٹھی کی بیان میں جو بٹھا آدمی اور گھوڑیکا اور جسا گوشت
 کھایا جاتا ہی پاک ہی اور جو بٹھا کٹی اور خوک اور چار پائی شکار کرنیوالی کا ناپاک
 اور جو بٹھا بلی کا اور مرغی کا جو چھوٹی پھری اور شکاری چڑیوں کا اور جتنی جانور
 کہ گہر میں گہسی رہتی ہین مکروہ ہی اور جو بٹھا گدہ ہی اور خچر کا مشکوک مشکوک کے
 یہہ معنی ہین کہ نہ تو پاک کہہ سکیں نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کی سوای دوسرا
 موجود نہ ہوئی تو اوس سی وضو کری اور تیمم ہی کر لی خواہ وضو کی پہلی خواہ چھی
 اور اگر پانی مکروہ ہوئی تو فقط وضو کری **ساتویں فصل تیمم کی بیان میں**

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کس
 فرق پر پانی ہوئی یا اوسکی پاس پانی ہی اور ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سے وضو
 کری تو آپ یا اوسکا جانور یا سارے ہی یا پانی کی گھاٹ پر دشمن کا خوف ہی یا کوئی
 اسطرح کا جانور بیٹھا ہی کہ پہاڑ کہاوی یا کنواں ہی مگر اوسکی پاس پانی نکالنے کا سبب نہیں بلکہ
 پاس پانی ہی اور وہ بی قیمت نہیں تیا اور اوسکی پاس قیمت موجود نہیں ہی یا اوسکی پاس
 مگر قیمت پانی کی اس قدر مانگتا ہی کہ اوس میں اوسکا بڑا نقصان ہی یا اپنی گھر میں
 اور پانی ہی موجود ہی مگر اوسکو بیماری ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرے گی
 تو بیماری زیادہ ہوگی یا جاڑی کا ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو ضرر
 کریگا تو ان سب صورتوں میں تیمم کریگا خواہ محدث ہوئی خواہ جنب محدث اوسے
 کہتی ہیں کہ جسکو وضو نہ ہوئی اور جنب وہ ہی کہ جسکو حاجت نہانی کی ہوئی خلاصہ
 یہ ہے کہ تیمم مرد اور عورت دونوں کی واسطی ہی وضو اور غسل کی بدلی میں اگر
 مرد کو حاجت غسل کی ہوئی یا اونکا وضو نہ ہوئی یا عورتوں کو حاجت غسل کی ہو
 یا اونکا وضو نہ ہوئی یا حیض یا نفاس صحاف ہو میں ہیں اور ان سب کو پانی کی
 قدرت نہ ہوئی ان سب عذروں کی سبب سے جبکہ چکی تو اسوقت میں تیمم
 کریں اور عیدین اور جبار کی نماز کی واسطی اگرچہ پانی موجود ہوئی لیکن ہشت ہو
 کہ اگر وہ وضو کریگا تو نماز نہ ملے گی تیمم درست ہی مگر بادشاہ کی تین اور ولی
 میت کی تین پانی کی جوتی ہوئی تیمم درست نہیں ہی اسواسطی کہ ان دونوں کو
 نماز جانی کی ہشت نہیں ہی لوگ انتظار رہنگی اور جمعہ کی نماز اور وقتی
 نماز کی فوت ہونیکے ہشت سے پانی کی قدرت رکھتی ہوئی تیمم درست نہیں
 اسواسطی کہ اوسکا بدلہ موجود ہی جمعہ کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت
 اوسکی یہ ہے کہ پہلی نیت کرے تیمم کی اسواسطی کہ نیت تیمم میں فرض ہی تب دونوں

ہاتھوں کو زمین پاک پر ماری ایک بار اور مسح کرے تمام منہ کو بال جسمی کی جگہ سے ہڈی کی تختی
 اور کان کی لہریں دوسری کا کلی لہر تک تب پیر دوسری بازو و نو ہاتھوں کو ماری اور مسح
 کرے دو نو ہاتھوں کو کہنیوں تک اس طرح پر کہ پہلی بائیں ہاتھ سے دہنی ہاتھ کو مسح کرے
 تب دہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا کہین کوئی عضو باقی رہے
 تو تیمم درست نہ ہوئی اور پھر یہی کہ اس طرح پر ہاتھوں کو مسح کرے کہ پہلی بائیں ہاتھ کی
 وسطی اور بنصر اور خنصر اور تہوڑی پٹیلی سے دہنی ہاتھ کی پٹیلیہ کو انگلیوں کی سرسی
 کہنیوں تک مسح کرے تب دہنی ہاتھ کی پٹیلیہ کو مسح کرے اور باہم سے مسح کرے انگلیوں کی
 سر تک اور اسے طر حسی دہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے اور تیمم میں یہی تین فرض
 ہیں نیت کرنا اور منہ کا مسح اور دو نو ہاتھوں کا مسح اور فقط دو بار ہاتھ مارنی کا
 حکم ہے اور دوبار کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ انگلیوں کی اندر غبار نہ پہنچا ہو وی تو تیسری
 بار ہاتھ مار کی انگلیوں میں خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانی کی ہوئی اور
 وضو پہنچا ہو تو دو نو کی وسطی ایک تیمم کفایت ہی کر نیت دو نو کی وسطی کرے اور اگر
 ایک ہی کی وسطی نیت کی تو دوسری کا تیمم نہوا مثلاً غسل کے وسطی نیت کی تو وضو کا
 تیمم نہوا یا وضو کی وسطی نیت کی تو غسل کا تیمم نہوا تو مناسبت ہے کہ دو نو کی وسطی
 نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت ہے اور تیمم کرنا زمین پاک سے درست ہے اور جو کچھ
 زمین کے جنس سے ہے اس پر بھی تیمم درست ہے جس طرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہر تال اور
 گچ اور سرمہ اور یہی محیط میں ہے **مسئلہ** تیمم کرنا پتھر پر درست ہے اگرچہ اس پر
 گرد نہ جمی ہوئی اور گرد پر پتھر اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہے اور جو چیز کہ زمین
 کی جنس نہیں ہے اس پر تیمم درست نہیں جس طرح چاندی اور سونا مگر جب تک
 کہ یہ سب بھی گلائی نہ ہو دین اور مٹی میں ملی ہو دین تو تیمم درست ہے **مسئلہ**
 اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہیں ہے اور اگر ان پر بھی غبار ہوئی تو درست

مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گھونٹا لٹا دیا اور اس کی منہ پر ہاتھ پر کر دجی
 اور اوسنی تیمم کی طرح پر منہ اور ہاتھ کو اوسی غبار سی مسح کیا تو تیمم درست ہی
 اور رکعت سی تیمم درست نہیں اور اگر ایک زمین پر پہلی نجاست تھی اور اب اس کا اثر
 جاتا رہا اور وہ زمین سوکھ گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہ ہوگا اور نماز درست ہوگی
 اور اگر کپڑی پاک پر یا دوسری چیز پر کر دجی ہو وی تو اوس ہی تیمم درست ہی **مسئلہ**
 اور اگر کوئی شخص قید میں ہوئی اور پانی نہ پاوی وضو کی واسطی مثلاً ایک قیدی ہوئی
 کہ اوسکو کافر وضو کرنی ہی منع کری یا ایک شخص ہی کہ اوسکو کسی نے کہا ہی کہ اگر تو وضو کرے گا
 تو تجھکو قتل کرونگا تو اس صورت میں تیمم کری اور نماز ادا کری لیکن جب وہ منع کرنی والا
 چلا جاوی یا عذر دفع ہو جاوی تب نماز کو دہراوی اور اگر قید ہوئی نجس مکان میں اور
 وہاں نہ تو پانی ملی اور نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہوئی تو کسی چیز سی زمین یا دیوار کو کھود
 اور تیمم کر لی نماز ادا کری اور اگر کھودنی ہی نہ سکی تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرمایا ہی کہ نماز
 تب نہ پڑھی بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظاری کری اور ابو یوسف رحمہ اللہ فرمایا ہی کہ
 نماز یونکی مشابہت پر اشاری ہی نماز پڑھی اور جب عذر دفع ہوئی تب نماز دہراوی اور پھر
 مسئلہ محیط میں ہی **مسئلہ** اگر کوئی آدمی اس طرح کی مکان پر جاوی کہ وہاں تو پانی ہی
 اور نہ خاک تمام کیچڑ ہی مثلاً پانی برسانہ تو اس قدر جمع ہوا کہ وضو کری اور نہ خاک باقی
 کہ تیمم کری تو کپڑی یا بدن میں کیچڑ لگا دیوی جب سوکھ جاوی تب اوس ہی تیمم کری اور
 اگر کسیکو سید ہی کہ پانی ملیگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کری آخر وقت تک در اگر اول
 وقت میں تیمم ہی نماز پڑھ لی پھر پانی پایا اور وقت باقی ہی تو نماز نہ دہراوی اور جسکو شبہ
 ہوئی کہ پانے نزدیک ہی تو اوسکو ایک تیر کے پٹی تک پانی ڈھونڈنا
 واجب ہے اور پٹے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہی
 اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسی مکان پر

ہوئی کہ اگر وہ ان جاوے اور وضو کرے تو قاضی چلا جاویں اور اسکی
 انگلیہ سے غائب ہو جاویں تو اسوقت میں تیمم درست ہے وہ ان نہ جاویں غرض یہ ہے کہ
 عاجزی کی وقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کی وقت میں اور وقت ہونی کی پہلے
 درست ہے مسئلہ اور جنس وقت کہ بہت سادہ جنس کا رخصی ہوئی یا بہت سادہ مجتہد کا
 رخصی ہوئی اور تہوڑا سا اچھا تو اس حالت میں تیمم کرے اور اس چپے بدن کو نہ دھوے
 اور اگر بے بدن اچھا ہی اور تہوڑا سا رخصی تو تمام اچھے بدن کو دھوے اور زخم پر مسح کرے
 خواہ غسل ہوئی خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پیٹی پر مسح کرنے کا اگر کسی نے انشا
 مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی ہے ایک ہی تیمم سے غرض اور نفل جو چاہی سوا اگر کسی
 اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے
 مثلاً میاں تہا اور آب آرم ہوا یا جنگل میں تہا آب یا پانی ملا اسکی کام کی موافق یعنی محدث ہو
 تو وضو کی لائق اور جنب ہو تو غسل کی لائق واللہ اعلم بالصواب **ابو فیصل**
موزون پر مسح کرنے کی بیان میں مسئلہ جو شخص کہ موزہ
 پہنی ہوئے اوپر یا اونکا دھونا فرض نہیں ہے پاؤں دھونے کی جگہ پر موزون
 مسح فرض ہے اس شخص کی واسطی مسئلہ اور مسح موزہ کا محدث کی واسطی ہے
 جنب کی واسطی نہیں یعنی جو کوئی کہ وضو کرتا ہے اس سبب سے کہ اسکا وضو ٹوٹا
 اسکی واسطی مسح موزہ کا درست ہے اور جسکی تنین حاجت نہانی کی ہے اسکی واسطی
 مسح موزی کا درست نہیں اور مسح موز لیکا ہاتھ کی تین انگلیوں کی برابر فرض ہے اور
 اس میں کوئی دوسری چیز فرض نہیں ہے اور سنت اس میں یہ ہے کہ پاؤں کے
 انگلیوں کی سر سے مسح شروع کرے اور پہلی تک کہینچ لجاویں اور مسح کی وقت ہاتھ کی
 انگلیوں کو کھلے رکھے سب سے نہ رکھے اور سخت اور سہل یہ ہے کہ انگلیوں کا خطا موزون
 ظاہر ہوئی صورت اسکی یہ ہے کہ سر کا مسح کر کے دوسری بانی سے ہاتھ کو ترک کر کے

دہنی ہاتھ کی انگلیوں کو دہنی پاؤں کی موزی پر رکھی اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں
 پاؤں کی موزی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کی تین یا دو انگلیوں سے پہلی انگلی کے پچھلی اور انگلیوں کو
 کھلی رکھی اور مسج ایک بار کفایت ہی دو تین بار بہت نہیں اور موزی کی اوپری طرف
 مسج کرتی تلوی کی طرف بکری اور موزہ اس طرح کا ہوگی ٹخنوں کو چھپا دی اور اگر موز
 منہ بہ کشادہ ہوئی اس طرح پر کہ اوپری پاؤں نظر پڑی تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن جب پاؤں کے
 تین انگلی چوٹی کی موافق ٹخنہ کھلا ہوئی تو اس موزی پر مسج درست نہیں ہی اور جرموق پر ہی مسج
 اگر چہ ٹیکہ ہوئی اور جرموق اس کو کہتی ہیں جو موزی کی دہریہا جانا ہی ہو اس کی موزہ نجاست اور
 کیچڑ کی گنی سی بچا رہی اور پاتیا پر ہی جو سخت بنا ہوئی کہ بغیر باند ہی پہلی پر کھڑا رہی اور گر نہ پڑی مسج
 درست ہی اور مسج موزہ کا تہہ رست ہو گا جب حدت کی وقت پوری وضو پر پہنا ہو گا گو کہ
 پہلی کی وقت پورا وضو نہ ہو مثلاً ایک شخص نے پہلی پاؤں ہو یا اور موزہ پہنا تب باقی بند کو دھو یا تو
 وضو پورا نہ ہوا اور مسج درست ہو گا کیونکہ حدت کی وقت میں پورا وضو پایا گیا پہلی کی وقت میں پورا وضو
 ہونا شرط نہیں ہی کہ پورا وضو کر لی تب موزہ پہنی اور مسج کی مدت مقیم کی اسطی ایک ان
 ہی ورسا فر کیو اسطی تین ان جیسا کہ بغیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ المقیم ہو گا
 وَلَكِنَّهُ وَالْمَسَاءُ فَوَلَّيْنَاكَ اَيَّامًا وَكَلَامًا اسکی معنی یہ ہیں کہ مسج کی موزی مقیم ایک ان اور مسج
 تین ان و مدت مسج کی حدت آنی کی وقت سے شمار کی جاوے گی مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو
 کیا اور موزہ پہنا اور اسکا وضو طہر کی وقت تک رہا اور اس وضو سے طہر پڑی اور بعد طہر کے
 اسکا وضو ٹوٹا تو دوسری روز کی طہر تک اسکی مدت ہی اور جب مدت مسج کی تمام ہوئی
 اور اسکا وضو رہی تب پاؤں دھونا فرض ہوئی فقط پاؤں کو دھو ڈالی تمام وضو
 کرنا ضرور نہیں اور مسج موزہ پر عورت مرد دونوں کی واسطی ہی اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی
 مسج کو بھی توڑتی ہی اور موزیکہ اوتارنا خواہ دونوں اتاری خواہ ایک ہی اور مدت کا پہنا
 مسج کو توڑنا ہی اور دونوں پاؤں دھونا ہی فرض کرتا ہی یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہیں اتارا

مقام کو دھو ڈالی اور دوسری مقام کا دھونا ضرور نہیں اور اگر مسح کرنا ٹکٹھی پر ہی
 ضرر کرے تو اسکا ترک کرنا جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو مسح ترک کرنا جائز نہیں اور
 اس میں کچھ شرط نہیں ہے کہ ٹکٹھی طہارت کی وقت باندھی ہوئی اگرچہ لی طہارت باندھی
 ہوئی مسح درست ہے خواہ محدث ہوئی خواہ جنب مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہے جب
 اور اسکی ہاتھیں ٹکٹھی بندھی ہے اور مسح کرتا ہے پانی سے ٹکٹھی پر تو جائز ہے مسح کرنا
 اور یہی محیطین ہی مسئلہ اور مسح ٹکٹھی پر اسوقت درست ہے کہ اس عضو پر مسح
 نہ کر سکی خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس عضو کی دھونی سے ضرر ہوئی تو مسح کرے عضو پر اور
 اگر عضو پر پہنچ کر سکی اس سبب سے کہ اسکو پانی ضرر کرے یا ٹکٹھی بندھی ہوئی اور
 اسکا کہونا ضرر کرے تو ٹکٹھی پر مسح کرے اور جسوقت کہ سب عضو پر مسح کر سکی تو
 اسوقت ٹکٹھی پر مسح درست نہیں مسئلہ اور جس بیک بدن پہنچا ہوئی اور
 اسکی دھونی سے عاجز ہوئی تو اس پر پانی دھوے اور اگر پانی ہی دہانی نہ سکی تو مسح
 کرے اور اگر مسح نہ کر سکی تو اسکی گرد و بگرد کو دھوئی اسکو چھوڑ دیوے اور
 کسی کا ہاتھ پہنچا ہوئی اور وہ وضو سے عاجز ہوئی تو کسی سے مدد چاہی کہ وہ وضو کرے
 دیوے اور اگر مدد نہ چاہی اور تیمم کرے تو جائز ہے اور جب کسی نے پاؤں کی بوائی پر دھوا
 لگا لی تو وہ اسی دوائی پر پانی دھوے اور جب پانی دھائی چکا دوا پر تپ دوا کرے
 تو اگر چنگی ہوئی ہے دوا گری ہے تو اس مقام کو دھوئی اور اگر بغیر چنگی ہوئی ہے تو
 ہوئی تو نہ دھوئی اور جب کسی شخص نے فصد لی اور اسپر گدی رکھی اور پٹی باندھی تو
 اگر وہ شخص بغیر دوسری کی مدد کی آپ ہی پٹی کھولنی اور باندھنی سکتا ہے تو پٹی کھولنی اور
 گدی پر مسح کرے پٹی پر جائز نہ ہوگا اور اگر بغیر دوسری کی مدد کی کھولنی باندھنی نہیں سکتا
 تو اس سے پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کی نیچی جوا چاہا بدن ہی اس کا دھونا
 زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جائز ہے اور اگر ضرر نہ کرے تو پٹی کو کھولنی اور اچھی بدن کو

دہوئی اور گدی پر مسج کری اور اگر پی کا کہولنا ضرر نہ کری مگر اوسکا اوٹھالینا زخم کی
 جگہ پر ہی زخم کو ضرر کری تو پی کو کہولی اور اس جگہ پر ہی اوٹھاوی اور پی کی نیچی جو اچھا بد
 اوسکو زخم کی جگہ تک دہوئی تب پی کو باندھی اور زخم کی جگہ پر مسج کری اور اگر اوسکا
 کہولنا باندھنا مشکل ہوئی جیسا کہ ہم لکھ چکی تو پی پر مسج کری اور اس صورت میں جو
 بدن کہ اچھا ہی کہولی کی طرف پی کی گرہ کی نیچی اوسکا دھونا ہی ضرور نہیں ہی اس پر ہی
 مسج کفایت کرتا ہی اس واسطے لیگا اگر اوس طرف دھوویگا تو پی تر ہوگی اور اوسکی تر فیصد
 جگہ پر نیچیگی اور نگہ پی اور پی کی مسج میں یہ شرط ہی کہ تمام کٹھی اور پی پر مسج کری اور
 جب پی یا کٹھی پر مسج کیا پھر اوسکو کہولا اور اوٹھالیا اوس مقام سی اور پیر باندھا تو
 مناسب ہی کہ مسج ہی پیر کری اور اگر نہ کری تو مضائقہ ہی نہیں ہی اور اگر پی یا کٹھی زخم کا
 گر پڑی اور دوسری پی یا کٹھی اوسنی بدلی تو بہتر ہی ہی کہ مسج ہی پیر کری اور اگر نہ کیا تو
 مضائقہ ہی نہیں ہی اور تین بار اوس پر مسج کرنا کچھ شرط نہیں ہی بلکہ ایک ہی بار کفایت
 اور اوسکی واسطے کچھ مدت نہیں مقرر ہی **وسوین فصل حیض اور**
نفاس اور استخاضہ اور معدور کی بیان میں مسئلہ
 حیض وہ خون ہی کہ عورت بالغ کی رحم سی اخیر در کی پختگی اور وہ عورت سن
 ایاس کو نہ پہنچی ہوئی اوسکیا صاف صاف کرتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عورت بالغ کی یہ
 معنی ہیں کہ وہ عورت نو برس کی ہوئی اور اگر نو برس سی کم عمر کی لڑکی خون دیکھی تو
 وہ حیض نہیں مثلاً اگر چہ برسی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھی تو وہ حیض نہیں ہی
 بلکہ بیماری ہی اور جب نو برس کی لڑکی خون دیکھتا ہے یہ حیض ہی اور وہ بالغ
 ہوئی **مسئلہ** اور جو خون کہ رحم سی نہ ہوئی تو وہ حیض ہی نہیں ہی اور اسے
 جو خون کہ رحم سی مرض کی سبب آوی مثلاً درد دہوئی تو وہ بھی حیض نہیں ہی اور
 حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہہ ہی کہ عورت

ساتھ برس کے ہوئی پہر اگر عورت سن یا اس کی بعد کچھ دیکھی تو وہ حیض نہیں ہی مگر
 جب سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکھی گئی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر
 ندیا سبز یا مٹی کی رنگ خون دیکھی گئی تو وہ استحاضہ ہی اور بہت کم مدت حیض کے
 تین دن اور اسکی رات ہی اسکی یہ معنی ہیں کہ تین دن رنگ گزرنی میں جو رات آئی ہوئی
 اور یہ معنی نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین ہی روز ہوئیں مثلاً ایک عورت فی شنبہ کی
 فجر کو خون دیکھا اور دو شنبہ کی روز آفتاب ڈوبتی وقت خون موقوف ہوا اور اس میں
 تین روز اور دوئی رات ٹھہری تو یہ حیض ہی اور بہت زیادہ مدت اسکی دس دن
 جیسا کہ بغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اقل الحيض للامانة البكر
 والثيب ثلثة ايام وکما ليحيا واكثره عشرين ايام اسکی یہ معنی ہیں کہ بہت
 کم مدت حیض کی عورت کی واسطی خواہ مرد نہ دیکھی ہوئی خواہ مرد دیکھی ہوئی تین روز اور
 اسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی سولہ روز مسلمہ حیض تین پاک ہونی کو
 طہر کہتی ہیں اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہیں اور زیادہ کا حد نہیں ہے اور طہر کہتی
 اوس پاک کی کو کہ عورت دو حیض کی بیچ میں دیکھی مثلاً ایک عورت فی رمضان مبارک کی
 پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسویں کو وہ صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو
 خون دیکھا تو یہ پچیس روز دو حیض کی درمیان میں گزری ہیں اسکو طہر کہتی ہیں مسلمہ
 حیض والی عورت حیض کی مدت میں جس رنگ کا خون دیکھی سو اسی سفیدی خالص کے
 تو وہ حیض ہی اور حیض کی خون کی چھ رنگ ہیں سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز
 اور تیرہ رنگ اور مٹی کی رنگ تیرہ اسکو کہتی ہیں کہ سفیدی مائل ہوئی اور مٹی کی رنگ
 اسکو کہتی ہیں کہ سیاہی مائل ہوئی مسلمہ حیض کی مدت میں دو خون کی بیچ میں جو
 پاک دیکھی تو وہ پاک ہی حیض میں داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اسکو چھ روز
 حیض رہتا ہے اور اوسنی دور دو خون دیکھا اور دو روز پاک ہی شب پھر دو روز

خون دیکھا تو وہ جو دو روز بیچ میں پاک رہی وہ دو روز بھی حیض میں داخل ہیں اور اسکو
ظہر تک کھیتی ہیں اور حیض کا یہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھی اور روزہ نہ رکھی
مگر جب صاف ہوئی تب جتنی روز کہ روزہ نہیں کیا ہے اوتنی ہی روز قضا کا روزہ
رہی اور جو نماز اس حالت میں قضا ہوئی ہی اسکی قضا نہ پڑھی اور اسکی یہ حد ہی
کہ جب مہتر آدم صَلَّوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حَوَّارِضِی اللہُ تَعَالٰی عِنَّمَا جہان میں آئی تب حَوَّارِ
نماز میں تھیں کہ حیض دیکھا اور حَوَّارِی بہشت میں حیض نہ دیکھا تھا اور جب حَوَّارِ کو نماز
میں حیض آیا تب حَوَّارِی مہتر آدم صَلَّوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا کہ نماز ادا کروں یا نہیں
مہتر آدم نے مہتر جبریل علیہ السلام سے پوچھا مہتر جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
پوچھا حکم ہوا کہ نماز نہ ادا کری بعد چند روز کی پھر حیض آیا تب حَوَّارِی مہتر آدم سے
پوچھا کہ روزہ رکھوں یا نہیں مہتر آدم نے کہا کہ روزہ مت رکھو پھر جب حَوَّارِی سے
پاک ہوئیں تب مہتر جبریل نے اللہ کا حکم پہنچایا کہ حَوَّاسی کہو کہ روزہ قضا کا رکھی تب
مہتر آدم نے مناجات کی کہ یا بار خدا یا نماز میں تو قضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو مہنی فرمایا
کہ مت پڑھو پھر اسکی قضا بھی نہ پڑھی اور روزی کو توئی کہا کہ مت رکھو پھر اسکی قضا بھی
اور حیض والی عورت مسجد میں بخا دی اور طواف کعبہ کا کری اور اس عورت کی بدنی
جو از ار کی نیچی ہی ناف سے لیکر زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہی اور بوسہ لینا اور جو
بہن کہ از ار کی اوپر ہی اسکا چھونا حلال **مسئلہ** شوہر کی تنین اپنی عورت سے
اور مولیٰ کی تنین اپنی لونڈی سے حیض کی حالت میں جماع کرنا حرام ہی اور جو شخص کہ حلال
جانی تو وہ کافر ہوئی **مسئلہ** اگر کسی شخص کی تنین غلطی سے یا نادانی میں سبب
حرص کی حیض کی حالت میں اپنی عورت سے اتفاق جماع کا پڑا تو واجب ہی اسپر کہ
رات دن استغفار کری اور سبب ہی کہ ایک دنیا یا آدھا دنیا صدقہ دیوی اسکا
کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑھی جنب اور نفاس کی طرح خلاف محدث کی کہ وہ

قرآن بغیر چھوٹی پٹری اور عورت حائض اور نفاس قرآن ہی نہ چھوٹی محدث اور جنب کی طرح مگر جزدان میں ہوئی تو بی چاروں چھوٹیں یعنی محدث اور جنب اور حائض اور نفاس محدث اور جنب کی معنی تو لکھی چکی ہیں اور حائض اور عورت کہتی ہیں جو حیض میں ہوئی اور نفاس اسکو کہتی ہیں جو نفاس میں ہوئی اور نفاس کا بیان اگلی لکھتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور مکر وہ ہی قرآن شریف کا چھوٹا اسکی تین آستین سی اور نفاس وہ خون ہی کہ لڑکا پیدا ہونے کی بعد اور اور اسکی کم مدت کی حد نہیں ہی اور اسکی بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز ہیں اور اگر جو د لڑکی پیدا ہوئیں ایک پہلی اور ایک سچی تو پہلی لڑکی پیدا ہونے کی بعد سی نفاس ہی اور اگر حمل گر پڑی اور بعضا عضوا و سکا بنا ہوئی تو وہ بھی لڑکا یا بچہ عورت بھی نفاس ہی اور حیض نفاس کا ایک ہی حکم ہی جیسا کہ لکھی پڑی حیض کیو اسطیٰ ویسا ہی نفاس کی واسطیٰ یہی ہی اور جس عورت کا خون موقوف ہو حیض اور نفاس کی بڑی مدت کی بعد یعنی دس روز کی بعد حیض موقوف ہو اور چالیس روز کی بعد نفاس موقوف ہو تو اس عورت سی غسل کی پہلی جماع درست ہی اور جو عورت کہ دس روز سی کم میں حیض سی صاف ہوئی اور چالیس روز سی کم میں نفاس سی صاف ہوئی تو اس عورت سی غسل کے پہلی جماع درست نہیں ہی مگر جب اسقدر وقت گزر جاوی کہ اس میں غسل کر سکی اور تحریمہ نماز کا باندہ سکی تو اتنی دیر کی بعد اس سی جماع درست ہی اگرچہ غسل کیا ہوئی مگر نماز بی غسل درست نہیں ہی اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہوئی دس روز سی کم میں یعنی تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو روز میں اور اسکی عادت کم ہوئی مثلاً اسکی عادت تہی ظہر کی وقت اور یہ خون موقوف ہوا دوپہر کی وقت تو اس صورت میں واجب ہی کہ غسل میں دیری کری نماز کی آخر وقت تک اسو اسطیٰ

شاید پہلے نہ خون آجادی کیونکہ اوسکی عادت کی پہلی موقوف ہوا اور اتنی دیری نہ کری
 کہ وقت مکروہ ہو جادی بلکہ وقت مستحب تک دیری کری اور اگر خوف نماز جانی کا
 ہوئی تو غسل کہ کی نماز پڑھی ایسا نہ کری کہ نماز فوت ہو جادی **مسئلہ** اگر ایک
 عورت اگر کاجنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو اوسکو چاہی ہی کہ نماز پڑھ کر
 اور روزہ رکھی اور منتظر نہ رہی کہ چالیس روز گزریں اور جو بعض عورتیں چالیس روز
 کم مین پاک ہوتی ہیں اور نماز نہیں پڑھتی ہیں جب تک کہ چالیس روز نہیں گزرتی ہیں
 یہاں تک نہایت غلطی ہی ایسا ہرگز نکلیا چاہی **مسئلہ** اور جو خون کہ حیض کی کم مدت
 یعنی تین روز سی کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی مدت یعنی دس روز سی زیادہ ہوئی
 یا نفاس چالیس روز سی زیادہ ہوئی یا حاملہ عورت خون دیکھی تو یہ سب استحاضہ
 یا جو عادت کہ اوسنی حیض اور نفاس کے پہچان رکھی ہی اوس سے زیادہ ہوئی تو وہ
 بھی استحاضہ ہی مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور اوسنی بارہ
 روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کی بعد مین استحاضہ ہی اور وہ سات
 روز حیض اور ایک عورت ہی کہ اوسکی عادت نفاس کے تیس روز تھی اور اوسنی
 پچاس روز خون دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کی بعد مین استحاضہ ہی اور وہ تیس
 نفاس ہی اور یہ حکم معتادہ کیواسطی ہی معتادہ اوسکو کہتی ہیں کہ جسکی تین حیض و
 نفاس ہو ہوئی اور جو عورت ایسی ہی کہ اوسکو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا
 اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ مین یعنی اوسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکی
 واسطی حیض ہر مہینہ سی دس روز مین اور جو خون کہ دس روز سی زیادہ ہی وہ استحاضہ
 ہی اور نفاس اوسکی واسطی چالیس روز ہی اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ مین
 وہ استحاضہ ہی اور استحاضہ کا یہ حکم ہی کہ جس عورت کو استحاضہ ہوئی وہ نماز
 پڑھی اور روزہ رکھی اور اوسکا شوہر جماع کری **مسئلہ** عورت استحاضہ والی

جس شخص کی زخم ہوئی اس طرح کا کہ او سین سی خون یا سپ پھی جاوی یا کسی شخص کی پیشانی
 بہا جاوی یا ناک سی خون بہا جاوی یا انوکسی شکم سی لی خستیا رہو اچل جاوی اور
 اسکو قدرت ضبط کی نہوئی یا اس طرح کا دوسرا آزار ہوئی تو ان سب کا یہ حکم ہی
 کہ یہی سب ہر نماز کی وقت میں وضو کرین اور اوسی وضو سی فرض نفل جو چاہین سو
 ادا کرین جب تک کہ وقت نماز کا باقی ہی ان سبہوں کا وضو باقی ہی و جب وقت گزر جاو
 ان سبہوں کا وضو ہی ٹوٹ جاوی دوسری نماز جو آئی والی ہی و سکی واسطی دوسرا وضو
 کرین اور ان سب کا وضو وقت کی جانی سی ٹوٹا ہی اور وقت کی آئی سی نہیں یعنی اگر
 ظہر کی وقت آئی کی پہلی معذوری وضو کیا اور وضو کی بعد ظہر کا وقت آیا تو اسکا
 وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کی وقت میں وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اسکا وضو
 بھی ٹوٹا اور ایسی آدمی کو معذور کہتی ہین اور یہ نہ کوئی خیال کیسی کہ اسکا وضو
 وقت جانی کی پہلی ٹوٹا ہی نہیں اسکی ہبہ معنی ہین کہ معذور کا وضو اس قدر
 سبب سی جو کہ تباہی نہیں ٹوٹا جب تک کہ وقت باقی ہی اور دوسرے چیز سی تو
 ٹوٹا جا ہی مثلاً ایک شخص کے زخم سی خون جاری ہی اور اوسی وضو کیا تو جب تک
 کہ وقت باقی ہی اس خون پہنی سی وضو نہ ٹوٹی گا اور اگر دوسرے چیز وضو کے
 توڑنی والی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اسکا وضو ٹوٹی گا اگرچہ وقت باقی رہی او
 عذر کی ثابت ہوئی کی ہبہ حد ہی کہ وہ عذر یعنی استحضار خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت
 نماز کا تمام لی لیوی اس قدر کہ تمام وقت میں وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نہاد
 اور عذر کی باقی پہنی کی ہبہ شرط ہی کہ ہر وقت پایا جاوی اور جب ایک وقت نماز
 اس صحت سی خالی گذری تو وہ شخص عذر سی باہر آوی وہ معذورین نہ داخل ہو
 اور اگر ایک شخص کے تین ایک نماز کی بیچ وقت میں کوئی حدث جس طرح سی ہوا یا جو
 زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی آوی اور وہ حدث جاری ہو جاوی تو وہ شخص توقف

کری اور انتظار کری کہ وہ حدت موقوف ہوتا ہی یا نہیں اور اگر وہ حدت موقوف
 نہ ہوئی اور نماز کا وقت آخر ہوئی لگی تب اسی حدت کی حالت میں وضو کر کے نماز ادا
 کری پھر اگر وہ حدت دوسری نماز کی وقت کو پہنچی لیوے تو وہ شخص معذور میں داخل
 ہوئی اور وہ نماز جو اسی ٹپہ پہنچی وہ درست ہوئی اور اگر دوسری نماز کی وقت کو پہنچا
 اور حدت موقوف ہوا تو اس شخص کا عذر ثابت نہ ہوا اس نماز کو دہرا دیں
 کہ وہ حدت آدھی ہی وقت تک با اور عذر ثابت نہ ہونے کی یہ شرط لکھ چکی ہیں کہ ایک
 وقت نماز کا تمام لیوے اور بیان اس شخص کو سچ وقت میں حدت ہوا تھا
 اور دوسری وقت کو نہ لیا تو اس صورت میں آدھی ہی وقت ٹہرا اس سبب سے شخص
 معذور نہ ہو خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کی ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سی خون جاری
 رہے یا عورت کو استحاضہ ہوئی یا کسی کی ناک سی خون جاری رہے یا کسی کی پیشاب کی
 مقام سی خون یا پیپ جاری رہے یا دوسری کوئی حدت میں گرفتار ہوئی تو وہ
 شخص نماز اسی حالت میں پڑھے مگر پانچون وقت تازہ تازہ وضو کیا کری فائدہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ عورت حیض والی ہر نماز کی وقت میں ستر
 دفع استغفر اللہ کہی تو اللہ تعالیٰ ہزار رکعت کا ثواب دیوے ستر گناہوں کی بخشش
 اور ستر درجہ بہشت میں دیوے اور استغفار کی لفظ کی ہر حرف کی بدلے میں ایک
 نور دیوے اور جتنی بابل کہ اس کی بدن میں ہر بابل کی شمار کی موافق ثواب حج او
 عمرہ کا لکھی اور جب حیض سی پاک ہوئی اور غسل کری اور دو رکعت نماز پڑھے
 اور ہر رکعت میں الحمد کی بعد تین بار قل ہو اللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام
 گناہ صغیرہ اور کبیرہ گزری ہوئی بخشش اور دوسری حیض تک اس پر گناہ نہ
 لکھی اور وہ عورت ستر نہید کا ثواب پاوی اور بہشت میں اس عورت کی
 واسطی محل درست کریں اور اس کی سر میں جتنی بابل ہیں ہر بابل پچاس عورت

تین ایک نور دیوین اور اگر دوسری حیض کی پہلی مری تو شہید مری ہوئی فائدہ
مستحب ہی حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کی وقت میں وضو کری اور سبحان اللہ
کہا کری اس قدر کہ جب کہ اوس قدر دیری میں اگر نماز پڑھتی تو پڑھ چکتی اس میں بہ

(=)

فائدہ ہی کہ اوس عورت سی نماز کی عادت بخانی رہنی گیارہویں فصل نجاست کی پاک کرنی کی بیان میں جو نجاست کہ تندرہ ہی یعنی

خشک ہونی کی بعد اوسکا نشان معلوم ہوتا ہی بسطرح خون وغیرہ ہی تو اوس نجاست سی
نمازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا پاک ہوتا ہی پانی کی دھونی سی اور اوس چیز کی دھونی
جو بہنی والی اور پاک ہوئی و ایسی ہو وی کہ اوسکی دھونی سی جو کچھ لگا ہوئی تو چھوٹ
جاوی بسطرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہی اور پاک ہوتا ہی دھونی سی جبکہ اوس نجاست کا
نشان مٹ جاوی مگر جب بسطرح کی نجاست ہوئی کہ اوسکا داغ چھوٹنا پانی ہی بغیر
صابون کی مشکل ہوئی بسطرح سی مہندی کا رنگ یا تیل یا پاکی ملا ہوئی یا دوسرے چیز
اس طرح کی لگی ہوئی تو اس صورت میں فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہی اگرچہ
داغ نہ چھوٹی کیونکہ دھونی میں اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو مہیضائے اور
وہ جو بہنی اوپر بیان کیا کہ جو چیز بہنی والی اور پاک ہوئی و ایسی ہو وی کہ اوسکی
دھونی سی جو کچھ لگا ہوئی تو چھوٹ جاوی تو اسطرح بیان کرنی میں شراب اور میٹھا
وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب ورمیشاب بہنی والا تو مہی گری پاک نہیں اور دودھ اور
تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہ سب بہنی والی ہی ہیں اور پاک ہی ہیں مگر اونکی دھونی
جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹی گا مسئلہ اور جو نجاست کہ تندرہ نہ ہو وی یعنی خشک
ہونی کی بعد اوسکا نشان معلوم نہ ہوئی بسطرح شراب ورمیشاب وغیرہ تو اسطرح
نجاست اگر بدن میں لگی ہوئی تو تین بار دھونا کفایت ہی اور اگر کپڑی میں لگی ہوئی
تو تین بار دھوئی اور ہر بار پھوڑی اور یہ شرط ہی کہ میسری بار خوب سانچوڑے

اپنی نوک موافق اور جو چیز پھوڑنی کی قابل نہ ہوئی جس طرح چٹائی اور جام وغیرہ تو اس کی
تین دھوئی اور دھو کی چھوڑ دی اس قدر کہ سب پانی تنگ جاوی اور جب ٹیکنامو قوت
ہو جاوی تب پھر دھوئی اور چھوڑ دیو یہاں تک کہ ٹیکنامو قوت ہو جاوئی سطح
تین بار کری **مسئلہ** اور موزہ اور جو زمین پر ملنی سی پاک ہوتا ہی اگر اوسمین
ناپاکی لگی ہوئی مثلاً غلیظہ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اس قدر ملی کہ ناپاکی سب چھٹ جاوے
اور اگر نندار ناپاکی نہ ہوئی جس طرح میثاب وغیرہ تو فقط دھوئی سی پاک ہوتا ہی **مسئلہ**
اگر کپڑی یا بدن یا دوسری چیز میں مٹی لگ جاوی تو دھوئی سی پاک ہوئی خواہ مٹی
خشک ہوئی خواہ تر اور خشک مٹی ملنی سی بھی پاک ہوتی ہی اور جسمین ناپاکی نہ اثر کری
جس طرح شمشیر اور چھوڑی اور آئینہ اور تانبی کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکی ہی زمین پر
ملنی سی پاک ہوئی یا دھوئی سی اور زمین اور اینٹ کا فرش سو کہہ جانی اور نجاست کا
اثر مل جانی سی پاک ہوئی اور اوس پر نماز پڑھنا درست ہی مگر تیمم درست نہیں اور
درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑی رہیں تب تک نجس ہو جاوین تو سو کہہ مٹی سی
پاک ہوئیں اور جب کاٹی جاوین تب اگر نجس ہو جاوین تو بغیر دھوئی پاک نہ ہوں
فصل بارہمین نجاست کی قسم اور اوسکی حکم کی بیان میں
(۲۵) اور نجاست دو قسم ہی غلیظہ اور خفیفہ **مسئلہ** غلیظہ کہتی ہیں ناپاک کو جس طرح
شراب اور آدمی کا پیشاب اور غلیظہ اور مٹی اور قی اور خون اور پیپ اور سب لید
اور سب گوبر یہ سب نجاست غلیظہ ہی اور صاحب محیط اور صاحب شرح
وقایہ کا بھی یہی قول ہی اور قنوی مختصر شافعی میں بھی یہی ہی **مسئلہ** اور جس جانور کا
گوشت حرام ہی اوسکا پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہی جس طرح گدھا اور بلی اور چوہ
وغیرہ اور مرغ کا پچال اور بٹ کا بھی غلیظہ ہی اگرچہ انکا گوشت حلال ہی **مسئلہ**
اور خفیفہ کہتی ہیں کم ناپاک کو گھوڑا یا پیشاب اور جسکا گوشت حلال ہی اوس جانور کا

پیشاب جسطرح گای اور بکری اور اوست وغیرہ اور پخال اون چڑیونکی ہی جنگا گشت
 حرام ہی جسطرح باز وغیرہ خفیضہ ہی **مسئلہ** اور پخال اون چڑیونکی جنگا گشت
 حلال ہی پاک ہی مگر حسن پخال میں بدبو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جس طرح پخال مرغی اور
 کی جیسا کہ ہم لکھ چکی **مسئلہ** اور کبوتر اور تیر اور مور اور گوریہ وغیرہ کا پخال
 پاک ہی **مسئلہ** اور نجاست غلیظہ سی درم شرعی کی موافق معاف ہی اور اگر
 درم شرعی سی زیادہ ہوئی تو نہیں یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی برابر کی ہوئی
 اور نماز پڑھ لیوی تو معاف ہی اور زیادہ میں نہیں معاف اور درم شرعی کا
 اندازہ بتیلی کی غار برابر ہی یعنی جب بتیلی کشادہ کری اور پانی لیوی تب
 جہان تک پانی پڑا ہی وہی غار بتیلی کا ہی **مسئلہ** اور نجاست خفیضہ
 کپڑی کی چوتھی حصہ سی کم تلک معاف ہی اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک
 ہوئی تب نہیں یعنی جب تک کپڑا ناپاک ہی چوتھی حصہ سی کم تب تلک نماز اس
 کپڑی ہی درست ہی اور جب چوتھا حصہ پورا ناپاک ہو تب نماز درست نہیں
مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہیں ہی **مسئلہ** اور گدہ ہی اور حجر کا لعا
 پاک چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہی اس واسطی کہ وہ مشکوک ہی اور پاک چیز کی پانچویں
 نہیں جاتی **مسئلہ** اور پیشاب کرتی وقت جو سوئی کی نوک برابر چھینٹ
 پڑی تو وہ کچھ چیز نہیں ہی **مسئلہ** اور جس کپڑی کا ستر ناپاک ہوئی تو اسکی
 ابری پر نماز درست ہی **مسئلہ** اور جس بچھڑی کا ایک کنارہ ناپاک ہوئی وہی
 دوسرے کنارے پر نماز درست ہی خواہ اسکی ایک کنارے کی بلانی سی دوسرا کنارہ
 ہلی خواہ نہ ہلی کیونکہ وہ بچھو نایا بجای زمین کی ہی اور یہ **مسئلہ** فتاوی مختصر شافعی میں
 اور یہی شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور اگر ایک کپڑا پاک ہوئی اور اوس میں
 ناپاک کپڑا بھیگا ہو ایسا گیا ہوئی اور اوس ناپاک کپڑی کی نئی اس پاک کپڑی میں لگی

ہوئی مگر اس قدر بھی آئی ہوئی کہ پچوڑنی سی نہ پچڑی تو اس پاک کپڑی کی اوپر نماز
درست ہی اور اگر ایک کپڑا پاک بھیگا ہو اس کو بھی مکان پر چومٹی اور گوبری لیا
رکھا گیا تو اس کپڑی پر نماز درست ہی اور اگر کسی شخص کی کپڑی کا ایک کنارہ
ناپاک ہو گیا اور اس شخص کو سہو ہوا اور اس شخص کی کوئی کنارہ اس کپڑی کا
بغیر ٹہرائی ہوئی دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہی گھون کی مسئلہ کی طرح مثلاً ایک شخص کی
گھون گدی کی ٹوڑی چلائی اور گدی کی اوپر پیشاب کیا اور اس گھون کے دو
حصہ ہوئی اور اس گھون کی مالک دو شخص ہیں دونو شخصوں نے اپنا اپنا
حصہ لی لیا مثلاً دو من تھا ایک ایک من لیا تو اس صورت میں دونو حصہ پاک ہیں
اس واسطی کہ احتمال ہی دونو کی تین کہ دوسری کی حصہ میں نجاست ہوگی یا اوسمین
کچھ کسی فقیر کو دیا تو اس صورت میں بھی سب پاک ہی اس واسطی کہ احتمال ہی کہ نجاست
اوسی میں گئی اور اس پاک کا اعتبار ضرورت کی واسطی ہی تاکہ حسن جہ ہو
تیسرے میں فصل سہرا اور استنجا کی بیان میں
پیشاب کی بعد تین بار کہنکھاری اور اس عضو کی جڑ کی پاس سے نرم نرم
تین بار دو ہی گای کی پستان کی طرح اور اس عضو کی سوراخ کو زمین پر یا
کلون پر مسح کری جسمین جو پیشاب باقی ہوئی وہ نکل جاوی اور کلون لیکر پہلی
مسئلہ اور شرح اوراد میں فتاویٰ حجتہ سی لکھا ہی کہ مناسب ہی وضو کرنا ہی
کہ پہلی کی بعد استنجا کری اس واسطی کہ شاید اسکی پیشاب کی مکان سے کچھ نکلے تو پھر وضو
د برائی کا محتاج ہوئی مسئلہ اور اس پہلی میں اختلاف ہی بعض کہتی ہیں
کہ چار سو قدم ٹہلی اور بعض تین سو قدم اور بعض اس قدم اور بعض کہتی ہیں کہ جتنی برکی
اوسکی عمر ہوئی اتنی قدم اور بعض کہتی ہیں کہ زمین پر یا نواری اور کہنکھاری اور
دہی پاؤں کو بائیں پاؤں میں بائیں پاؤں کو دہنی پاؤں میں پیچنی خواہ اونچی برسی نیچی کو اور تری

لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیوں کی طبیعت مختلف ہی ہے جس میں کئی تسلی ہو جاوی کہ اس ہم
 پاک ہوئی وہی معتبر اور درست ہے کہ وہ اوس طرح استیجا کری اوسو اسطی کہ ہر آدمی
 آدمی اپنی احوال سے خوب خبر رکھتا ہے مسئلہ بعد اوسکی پانی سے تین مرتبہ اس
 عضو کو بائیں ہاتھ سے دھوئی اور تینوں مرتبہ بائیں ہاتھ کو بھی دھوئی کیونکہ یہ
 اور اگر پانی میسر نہ ہوئی تو استبراف فقط کلوخ سے کفایت ہے اور اسکو استبراکہتی ہیں
 اور یہی فتاویٰ مختصر شافعی میں بھی لکھا ہے کہ اسکو استبراکہتی ہیں یعنی جو پیشاب باقی ہے
 اوس سے پاکی طلب کرنا اور غائط سے فراغت ہونی کی بعد نجاست پاک کرنی کو استیجا
 کہتی ہیں اور غائط کہتی ہیں جاضرور کو صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر حسیا ج غائط کی
 رکھتا ہوئی تو پہلی استین اوٹھالیوی بعد اوسکی بائیں ہاتھ میں تین کلوخ یا کم یا زیادہ
 لیوی اور جاضرور میں جاوی اور جب جاضرور میں جاوی تب پہلی بایان پاؤں
 رکھی اور جاضرور پہر پی وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹ نہ کری اور جس چیز پر
 خدای تعالیٰ کا نام لکھا ہوئی یا قرآن میں سے کچھ لکھا ہوئی تو اسکو اپنی ساتھ نہ
 لے جاوی اور رنگی سر نہ جاوی اور جاضرور پہر پی کی پہلی کلوخ درست کر لیوی اور
 جاضرور میں آنی کی وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ کی ساتھ منہ مانگی اور کہی
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْتَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
 اور جاضرور پہر پی وقت بائیں پاؤں پر زور کری جس میں جلدی فراغت ہوئی اور
 جس جگہ جاضرور پہر پی اوس جگہ پانی سے استیجا نہ کری اور اگر میدان میں ہو
 تو آدمیوں سے دور جاوی جس میں کسی کی نظر نہ پڑی اور جس جگہ پر بیٹھیکا وہاں پہنچی
 پہلی ستر نہ کہولی اور آدمیوں کی بیٹھنی کی جگہ پر اور سیوہ دار درخت کی نیچی جاضرور
 پہر پی نہ بیٹھی اور ہوا کی مقابلہ پر اور بلندی کی طرف پیشاب نہ کری اور آفتاب اور
 مہتاب کی طرف بھی نہ دیکھی فرشتوں کی تعظیم کی سبب سے جو اوپر مقرر ہیں اور جب

حاضر در پچکی تب کلوخ لیوی اسطرح پر کہ مرد ہوئی تو گرمی کی دنون میں پہلی
 کلوخ کو آگے پیچھی کو لیجاوی اور دوسری کلوخ کو پیچھی سی آگے تو
 لادی اور تیسری کلوخ کو پیراگی سی پیچھی کو لیجاوی اور اگر زیادہ کی حاجت
 ہوئی تو زیادہ لیوی اسواسطی کہ استخاکر نا تین کلوخ سی سنت ہی اور اس میں چھ
 عدد نہیں مقرر ہیں خواہ تین سی کم میں صفائی ہوئی خواہ زیادہ میں غرض صاف
 ہونی سی ہی اور کلوخ اسطرح پر لیوی کہ پاک بدن پر نہ پہنچی اور گرمی کی دنون
 میں اسواسطی آگے سی پیچھی کو لیجانا کہہا کہ خصیہ گرمی میں لٹک آتا ہی اوس میں پہلی
 لگ نہ جاوی اور جارٹی کی دنون میں گرمی کی اولی گرمی یعنی پہلا کلوخ پیچھی سی
 آگے کو لادی اور دوسرا آگے سی پیچھی کو لیجاوی اور پرتیسرا پیچھی سی آگے کو لادی
 کیونکہ جارٹی میں خصیہ نہیں لٹکتا ہی اوس میں لگنی کا خوف نہیں ہی اور
 پہلا کلوخ پیچھی سی آگے کو لانی میں زیادہ صفائی ہوتی ہی اور اگر عورت ہوئی
 تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سی پیچھی کو لیجاوی اسواسطی کہ اوسکی اندام نہانی میں
 لگی اور دوسرا پیچھی سی آگے کو لادی اور تیسرا آگے سی پیچھی کو لیجاوی اور عورت
 واسطی کلوخ لینی میں گرمی جاڑا برابر ہی ہمیشہ اسطرح پر کیا کری اور
 کلوخ کی بعد پانی سی آبدست کرنا ادب ہی جب چاہی کہ پانی سی استخاکری
 تب کشادہ ہو کی بیٹی اور پہلی ہاتھ دہوئی تب بعد اوسکی اونٹلی کی پیٹ
 آب دست کری خواہ ایک اونٹلی خواہ دو خواہ تین مگر اونٹلی کی نوک سی آبدست
 نہ کری کیونکہ اوس سی بوا سیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکی تب پھر دوسرا
 بار ہاتھ دہوئی مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استخاک سات مرتبہ میں
 اور بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی ہی اور بعضی عالموں نے کہا ہی کہ اسقدر
 دہوئی کہ اوس کی دل کی تسلی ہو جاوی اور بائیں ہاتھ سی آبدست کر ہی مسئلہ

جسوقت نجاست درم شرعی ہی یاد و اوس مقام کی گردگردگی نہ ہوئی تو اسوقت ہتجا کرنا پانی سی
 سنت ہوئی اور اگر درم شرعی ہی یاد و گلی ہوئی تو اسوقت ہتجا کرنا پانی فیض ہوئی اور اگر درم شرعی کی یاد
 گلی ہوئی تو اسوقت ہتجا کرنا پانی سنی واجب ہوئی لیکن افضل یہی ہے کہ پانی ہی ہتجا کری مگر جو مقام ایسا
 ہوئی کہ وہاں پانی ہی بہت کثرت سے تو اسیون کی نظر اسکی عورت پر پڑی و اوس سے بدن چپہ
 تو اوس مقام میں کلوح پر کیا فیت کرتی بدست ترک کرتی کہ بدن کہو لسی فیض ہوئی **مسئلہ**
 اور ہتجا کرنا پتھر اور مٹی کی ڈھیلی اور خاک و دررگ و در لکڑی و درندہ اور روٹی اور پانی لکڑی
 روہی اور پٹھی اور ہیکری اور شیشہ وریکی ہوئی اینٹ اور گہا لیں مگر کوئی ہی اور اوس چیز
 کہ ناپاک ہی جس طرح گور اور اوس چیز سی کہ کہانی کی ہی جس طرح نکل و در دینی ہاتھ سی اور کاغذ
 سی اگرچہ سفید ہوئی و لچھی لڑی سی اور تیز لکڑی اور تیز پتھر سی مگر وہی مگر ضرورت کی وقت
 سوائے گوبر اور کاغذ کی ان سب چیزیں دینی اور دینی ہاتھ سی درست ہی **مسئلہ** اگر اسیا
 بہ من لکھا ہی کہ کاغذ سی اگرچہ سفید ہوئی استخا کر ہی سوائے کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کی دین سی ہی
 اور بہت کی بعد تھوڑی سی کہ پسی فی کو پونجی ناکہ رانوں پر ٹیکلی اور دیکھ داب ہی ہسکو متفقا کہتی ہیں

تیسرا باب نماز کی بیان میں *

اور اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل نماز کی وقتوں کی بیان میں
 فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی سی سفیدی ہی کہ وہ آسمان کے
 کنارے بڑھا ہوا ہوئی اور اسوقت سی جب تک کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہی اور درآ
 سفیدی جو ظاہر ہوئی ہی اسکو صبح کا دیکھتی ہیں وہ رات میں داخل ہی فجر کی نماز کا وقت
 نہیں ہی اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب بھلی ہی شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ ہجر
 سایہ سایہ اسکی چوڑائی اوسکا دونا ہوئی ہیہ ایک روایت میں ہی ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 اور دوسری روایت میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سی یون ہی کہ جب تک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ

اصلی چڑاکی اوسکی برابر نہوئی اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی جمہم السدکانی
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور سایہ اصلی کی معنی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرتی ہیں
مسئلہ جب کوئی راوہ کری کہ سایہ اصلی پچانی تب ایک جگہ برابر زمین پر ایک
لکڑی کھڑی کر کے گاڑ دی اور اوس لکڑی کی سایہ کی سر پر ایک نشان کر دیو یہی پیر جب تک
کہ سایہ کم ہوتا ہی تب تک معلوم کری کہ آفتاب سر نہیں آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہوئی
اور نہ زیادہ تب و سکی تین استوا کہتی ہیں اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہی
ٹھیک دو پہر کو ہوتا ہی اور فتاویٰ مختصر شافعی اور شرح ہدایہ میں بھی لکھا ہی
اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اوس
سایہ کو کہتی ہیں کہ جہانسی کم ہونا سایہ کا موقوف ہوئی اور زیادہ ہونا شروع
ہوئی اور یہ وہی مضمون ہی جو لکھ چکی خلاصہ یہی ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا
ہو اسایہ اصلی چوڑا کی اور دوسری روایت بموجب جب ہر چیز کا سایہ
اوسکی برابر ہو اسایہ اصلی چوڑا کی تب وہ ظہر کا آخر وقت ہی
پیر اوس وقت سی عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی
جب تک کہ آفتاب نہیں ڈوتا اور جب آفتاب ڈوتا ہی تب مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ شفق غائب
نہیں ہوتی اور شفق کہتی ہیں اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبنے کی بعد
بچیم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اوسکو ہندی میں سیندری کہتی ہیں یعنی تک کہ
سرخی ہتی ہی مغرب کا وقت بھی رہتا ہی اور جب سرخی مٹ جاتی ہی تب مغرب کا
وقت بھی جاتا ہی اور اوس وقت سی عشا کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی
رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہوئی اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کی بعد سی
شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہوئی **مسئلہ** اور

وتر اور عشا کا وقت ایک ہی لیکن ان دونوں میں ترتیب لازم ہے کہ پہلے عشا
 پڑھی تب وتر پڑھی اس واسطیٰ وتر کو پہلی نہیں پڑھتی ہین بیان وقت مستحب کا
 اور مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اور سو وقت کہ صبح روشن ہوئی مگر ایسی وقت
 شروع کری کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سے باقرات پڑھ سکی اور اگر اوسکی
 وضو میں فساد ہوئی تو پھر وضو کر کے اوسے قدر دہرا سکی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 فیہ وسلم فرمایا **وَابِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ الْكُتُبِ** روشنی میں ادا کرو فجر کی نماز
 کی تین پس بیشک روشنی میں ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ ہی مزدوری اور ثواب
 کی واسطیٰ اور مستحب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کی دنوں میں جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا **إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرَحْ وَابِ الصَّلَاةِ** جو وقت سخت
 ہوئی گرمی پر سرد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر میں تاخیر کرو تاکہ گرمی کم ہو جائے اور صحیح
 بخاری میں بالصلوٰۃ کی جگہ پر بالنظر ہی معنی ایک ہی ہین یعنی سردی کرو نماز
 ظہر میں **فَإِشْدَادَ الْحَرِّ مِنْ قِيَمِ جَهَنَّمَ** اس واسطیٰ کہ سختی گرمی کی دوزخ کی
 جوش کرنی سی ہی اور مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اس قدر تاخیر نہ کری کہ
 آفتاب کا رنگ بدل جا دی اور آنکھ میں چوند ہی نہ لگی کیونکہ اس قدر تاخیر کر دے
 اور مستحب ہی تاخیر عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدھی رات
 تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدھی رات کی تاخیر کرنا بغیر عذر کی مکروہ اور مستحب ہی
 تاخیر وتر کی آخر رات تک اوس شخص کی واسطیٰ جو اپنی جاگنی پر اعتماد رکھتا ہی و
 جسکو جاگنی کا اعتماد نہیں ہی وہ سوئی کی پہلی ادا کری اور مستحب ہی ظہر کی نماز
 جاڑی کی دنوں میں اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ اول
 وقت ادا کرنا مگر بدلی کی روز اور مستحب ہی بدلی کی روز اول وقت ادا کرنا عصر
 اور عشا کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا بیان **وَنَقُولُ جَسَدٌ زَوْرٌ سَلِيلٌ**

کروہی مسئلہ آفتاب نکلنے وقت اور جب آفتاب سر پر آوی یعنی ہیکڑ پہنکی
 وقت اور آفتاب ڈوبتی وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست نہیں ہے
 مگر اوسے روز کی عصر اگر کسی سی اسقدر تاخیر ہوئی ہوئی کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہوئی
 تو آفتاب ڈوبتی وقت درست ہی لیکن اسقدر تاخیر نہ کیا چاہی کیونکہ اسقدر تاخیر نہ کر دہے
 جیسا کہ لکھ چکی **مسئلہ** حبشی ایک رکعت عصر کی پانچ اوسنی عصر پائی ولیکن اور
 سب نمازین ان تینوں وقتوں میں نہیں درست ہیں اور مکروہ ہی نفل پڑھنا جب
 امام جمعہ کا خطبہ پڑھنی کو اوٹھی اور بعد صبح صادق کی جب تک آفتاب نہ نکلے اور عصر
 نماز پڑھنی کی بعد سی جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کری نفل مکروہ ہی مگر دو رکعت سنت
 فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہی اوسکا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی
 درست ہی اون دونوں وقتوں میں یعنی بعد صبح صادق کی اور بعد عصر پڑھنی کی مغرب
 پڑھنی تک لیکن امام جب خطبہ کو اوٹھی تب اوسوقت یہ سب بھی مکروہ ہی اور
 دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کئی جاتی ہیں بغیر حج کی دو فرض کی یہ معنی کہ
 ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملا کی پڑھی اور جو نماز فوت ہی
 اوسکو جس قدر چاہی ادا کری اوسکا ذکر نہیں ہی اس مقام میں **مسئلہ** اور
 جو عورت کہ پلک ہوئی حیض یا نفاس سی عصر کی وقت میں تو وہ عصر پڑھی اور عشا
 وقت میں تو وہ عشا پڑھی **مسئلہ** اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان
 ہوا آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہی مگر اسقدر کہ تحریمہ باندھی تو اسوقت
 نماز کی قضا پڑھنا اون دونوں پر واجب ہی اور اگر ایک عورت کی تین آخر وقت حیض
 ہوا تو اوپر اسوقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہیں واجب ہی **سوال** حسین
 کیا مصلحت ہی کہ رات اور دن میں سترہ رکعت نماز اللہ تعالیٰ فی فرض کی آیت
 رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت کہ :

تو دن میں ہی اور رات میں جواب دن کی اٹھ رکعت کی سبب اٹھ
 دروازی بہشت کی کشادہ ہوتی ہیں اور رات کی سات رکعت کی سبب سی ساتون
 دروازہ کی دروازی بند ہوتی ہیں اور فجر کی دو رکعت کی سبب سی دن کے گناہ اور
 رات کی گناہ بخشتی جاتی ہیں اور قنونی مختصر شافعی میں بھی گناہی فصل دوم
اذان اور اقامت کی سیان میں مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی
 نماز اور جمعہ کی نماز کی واسطی سنت مودکہ ہی مرد و عورتوں کی حق میں
 سنت نہیں اور نفلوں کی واسطی اور جنازی اور عیدین کی نماز کی واسطی
 سنت نہیں اور اذان کہنا نماز کی وقت میں سنت ہی وقت کی قبل اور تنگی
 بعد سنت نہیں ہی اور اگر وقت کی پہلی کوئی اذان کہی تو اسکو پھر دہر الیوی
 اور امام ابو یوسف اور امام شافعی سمجھا اللہ کی نزدیک فجر کی نماز کی واسطی اخیر ہی
 رات میں اذان کہنا روا ہی اور وہ شخص اذان کہی کہ جو وقت پہنچتا ہو ہی تا
 کہ ثواب اذان کہنی کا پاوی اور اذان کہتی وقت قبلہ طرف متوجہ ہو ہی اور اپنی
 دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں کرسی اور جب حی علی الصلوٰۃ پہنچی تب منہ
 دہنی طرف پھیری اور جب حی علی الفلاح پہنچی تب منہ بائیں طرف پھیری
 اور لفظین اذان کی مشہور ہیں اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کی بعد الصلوٰۃ
 خیر من النجوم دومرتبہ کہی اذان کی لفظ جدا جدا کہی اور ٹہر ٹہر کی اور راگ سی کہی
 اور کوئی حرف اذان میں سی کم نہ کری اور اذان کی در میان میں کوئی حرف نہ
 نہ کری اور حرف کا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ کی واسطی زیادہ کم نہ کری
 ولیکن خوش گلو اچھی واز سی اذان کہنا بہت خوب ہی مگر جبکہ اذان کی لفظ میں
 کچھ نہ بگڑی اور قدم ایک ہی جگہ پر کہی ہی **مسئلہ** اور اگر اذان کا مکان مسطح
 مینی اگر گرجی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنی میں دہنی بائیں منہ پھیری بغیر

پاؤں کی ڈھبائی تو اعلام ہوئی تو پاؤں ڈھبائی مثلاً ایک اذان کا مکان سطح کا ہوئی کہ اوچھین کر کی سو
 اور اوچھین ہی دوازہ ہزار کی اگر پاؤں ایک جگہ پر کی ہو تو اس وقت پاؤں ڈھبائی اور دہنی گھر کی میں
 نکالی اور کبھی چلی علی الصلوٰۃ تب پر جاوی نہیں گھر کی گھڑا ورنہ پاس کر کے کہیں نکالی اور کبھی چلی علی الصلا
 تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہوئی اور اعلام کی معنی نماز کی واسطی خبر کرنا مسئلہ اور قامت مثل اذان ہی کہ
 قامت کی الفاظ جلدی جلدی کی اور چلی علی الصلا کی بعد قامت الصلوٰۃ کہی دوبار اور نہ پہلے طر
 کری اذان کی طرح اور اذان کہنی کی بیچ میں اور قامت کہنی کی بیچ میں بات نہ کہی یعنی اذان قامت ہی
 ہوئی بات کہنی مسئلہ اور متاخرین لوگوں کی توثیق کہ پسند رکھا ہی نماز کی واسطی اور قدیم لوگوں کے
 نزدیک کہ وہی مگر جو کیفیت مکرر نہ ہیں اور روایت ہی مجاہد ہی اور ہون لی کہ باکرمین عبدہ بن عبد
 ستہ ایک مسجد میں گیا اور اوچھین اذان ہو چکی تھی اور ہم راہ کہہتی تھی کہ وہیں نماز پڑھیں موزن ش
 کہی عبد العبد بن عمر مسجد بنی امیہ کی کہ اس محل میری ساتھ بیعت الی کی پاس سے اور
 اوس مسجد میں نماز پڑھی اور عبد العبد بن عمر توثیق کہنی والوں کو مکررہ جانا اس واسطی کہ لوگوں نے
 بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نکالا یہ جامع ترمذی میں ہی سی حدیث قدیم لوگوں مکررہ جا
 اور توثیق کی معنی اعلام کی بعد اعلام کرنا مثلاً الصلوٰۃ الصلوٰۃ خواہ قامت قامت
 یا مانند اسکی دوسری لفظ کہنا **مسئلہ** موزن اذان اور قامت کی درمیان میں چار
 رکعت کی موافق بیٹھی مگر مغرب کی وقت نہ بیٹھی بلکہ تہوڑی سی پر کرسی تب قامت
 کہی **مسئلہ** اگر ایک نماز فوت ہوئی ہوئی تو اسکی واسطی اذان اور قامت دونو
 کہی اور اگر بیت سی نمازین فوت ہوئی ہوئیں تو پہلی نماز کی واسطی اذان اور قامت کہی
 اور باقی نماز دن میں مختار ہی چاہی دو نو کہی چاہی فقط قامت کہنی پر کفایت کری
مسئلہ محدث کی اذان جائز ہی اور قامت اوسکی مکررہ ہی اور اگر وہ قامت
 کہی تو دہرائی ہی نہ جاوی اور جنب کی اذان اور قامت دونو مکررہ ہیں اگر وہ اذان
 کہی تو دہرائی جاوی اور قامت کہی تو دہرائی نہ جاوی اس واسطی کہ شریعت میں دوبار

اقامت کہنا نہیں آیا ہی کیونکہ اقامت حاضر لوگوں کی خبر کیواسطی ہی تو بس ایک ہی کفایت ہے اور
 اذان غائب لوگوں کی خبر کیواسطی ہی تو ہمیں شہر میں ہی کہ بعضوں نے سنا ہوگا اور بعضوں نے نہ سنا
 ہوگا تو یہ دہرائی میں اسکی فائدہ ہی مسئلہ حجت اور عورت اور عورت اور دیوانی کی اذان
 مکروہ ہے اور اگر کسی سب کہیں تو مستحب ہے کہ پھر دہرائی میں مسئلہ مسافر اذان اور اقامت
 دونوں کی اور اگر دو نو ترک کری تو مکروہ ہے ولیکن اگر اقامت پر کفایت کری تو جائز ہے اور جو شخص کہ
 جماعت مسجد میں نماز پڑھی تو وہ اذان اور اقامت دونوں کی اور اگر وہ ایک ہی ترک کری تو
 مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنی گھر میں نماز پڑھی اور اسکا گھر شہر میں ہوئی تو وہ اذان اور اقامت دونوں کی
 اور اگر وہ دو نو ترک کری تو جائز ہے اسکی تین اذان اور اقامت محلہ کی مسجد کی کفایت جیسا
 کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے اَنْ اُحْتَجَّ بِكُفَيِّنَا یعنی اذان محلہ کی کفایت کرتی ہے چنانچہ
 تین اور یہ حکم اسوقت ہی کہ اسکی محلہ کے مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانوں میں
 گھر ہوئی ہو اور وہاں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہوئی تو وہاں کی نماز کی حکم شہر
 والی نماز کی جیسا کہ لکھ چکی یعنی دو نو ترک کری تو جائز ہے اور اگر وہاں کے مسجد میں اقامت
 نہوتی ہوئی تو وہاں جو شخص کہ اپنی مکان میں نماز پڑھی اسکا حکم مسافر کا ہی یعنی اگر فقط اقامت
 کہی تو جائز ہے اور اگر دو نو ترک کری تو مکروہ ہی مسئلہ اور جب اقامت میں تکی علی اصلو
 کہی تب امام اور سب لوگ کھڑی ہو جاوین اور جب قدامت الصلوۃ کہی تب امام
 نماز شروع کری فصل تیسری نماز کی شرطوں کی بیان میں اور
 شرطین نماز کی جہہ ہیں وہ سب نماز کی پہلی فرض ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کا
 بدن پاک ہوئی یعنی اگر محدث ہوئی تو وضو کر لیوی اور اگر جنب ہوئی تو غسل کر لیوی
 اور اگر بدن میں کوئی نجاست لگی ہوئی تو دھو لیوی جیسا کہ ہم لکھ چکی ہیں ان سب
 بیان دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہوئی اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے
 نماز پڑھے لیوی بغیر عذر کی تو نماز باطل ہوئی مسئلہ جس شخص کا تین حصہ کپڑا ناپاک ہوئی

اور ایک حصہ پاک اور اسکی پاس دوسرا کپڑا نہ ہوئی اور نہ کپڑی کا پاک کرنی والا ہو
 ہوئی جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اوسی کپڑی سی نماز پڑھی اور پہرہ دہراوی اور اگر
 اس کپڑی کی ہوتی ہوئی تنگا پڑی تو درست نہیں ہی اور اگر تین حصہ سی یا وہ
 ناپاک ہی اور ایک حصہ سی کم پاک تو افضل ہی اوسی کپڑی سی پڑھنا اور اگر تنگا
 ہی پڑھی تو درست ہی اور اگر تمام کپڑا ناپاک ہوئی اور تنگا پڑھنی درست
 لیکن اوسی کپڑی سی پڑھی تو بہتر ہی جسمین اوسکا بدن عورت چہار ہی اور
 جو شخص کہ کپڑا نیاوی تو وہ تنگا نماز پڑھی اشاری سی خواہ کپڑا خواہ مٹھا مگر
 مستحب ہی کہ مٹھے کی پڑھی اشاری سی واسطی کہ اندام نہانی مٹھنی کی وقت چہا
 رہتا ہی اور یہی افضل ہی **میسری** شرط نماز کا مکان پاک ہوئی اسقدر
 کہ دونو پاؤں اور دونو زانو اوپر رکھ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اوسکی سوای
 اور باقی جگہ ناپاک ہوئی تو نماز درست ہی **مسئلہ** اگر مصلی چوٹا ہوئی
 اسطرح کہ اگر دونو پاؤں رکھی تو سر تک نہ پہنچی اور زمین ناپاک ہی تو اس حالت میں
 مصلی پاؤں کی نیچی رکھی سجدہ کی جگہ پر نہیں کیونکہ نماز میں پاؤں کا پاک جگہ پر
 ہونا معتبر ہی جب پاؤں پاک جگہ پر ہوا نماز درست ہوئی اور عوام لوگ
 اسطرح کا مصلی سجدہ کی جگہ رکھتی ہیں اور پاؤں کی جگہ خالی رکھتی ہیں ایسا نہ کیا
 چاہی **مسئلہ** اگر مریض کی نیچی بچھو نا بخش ہوئی اور مریض کا حال اسطرح رہی
 کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکی نیچی بچھاوین تو اوس وقت پہر ناپاک ہو جاوی تو اس
 صورت میں وہ مریض اوسے بخش کپڑی پر نماز ادا کرے نماز اوسکی درست ہی اور
 اگر کوئی مریض اسطرح کا ہی کہ بچھو نا بدلنی سی اوس مریض کو ایذا ہوئی ہی اگرچہ دوسرا
 بچھو نا ناپاک نہیں ہوتا ہی تو اس صورت میں ہی وہ مریض اوسے بچھوئی پر نماز
 پڑھی **مسئلہ** اور اگر بالکل زمین ناپاک ہی یا تمام کچڑی اور کہیں خشک نہیں

تو اس صورت میں نماز گہری ہوگی اشارہ سی اور اگر یہی مسئلہ عمدۃ الاسلام سی
 کہنا ہی چاہی شریعت نماز کی عورت کا چپا نا ہی اور عورت کہتی ہیں اور سن بن کو
 جس کا چپا نا فرض ہی اور سکا ہم بخوبی بیان کرتی ہیں اشارہ اللہ تعالیٰ مسئلہ
 عورت مردوں کی واسطی ناف کی نیچی سی انوکھی نیچی تک ہی اور ناف عورت میں داخل
 نہیں ہی اور زانو عورت میں داخل ہی اور لونڈیوں کی واسطی عورت مرد کی طح ہی
 مگر اسکی واسطی ٹہنہ اور پیٹ ہی عورت ہی اور آزار عورتوں کی واسطی تمام بدن عورت
 ہی منہ اور دونو بتیلی اور دونو قدم کی سوا ہی اور بیٹنیوں عضو نماز کی حق میں
 نہیں ہیں اگر نماز میں ہی سب کہلی رہینگی تو نماز درست ہوگی لیکن شہوت کی نظر سے
 دیکھیں کی حق میں ہی عضو ہی عورت کا حکم کہتی ہیں تو پیر کا نہ مرد کی تین منہ اور
 دونو بتیلی اور دونو قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہی مسئلہ جو بدن عورت
 داخل ہی اور میں ہی ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرنا ہی مثلاً آزار
 عورت کی پہلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج ان میں کسی عضو کا چوتھا حصہ
 کہلنا ہوگا تو نماز درست نہ ہوگی اسطرح بال جو سری لنگٹا ہی چوتھا حصہ کہلنا ہوگا
 تو نماز درست نہ ہوگی کیونکہ مرد و سر عضو ہی اور بال جو لنگٹا ہی مرد و سر عضو ہی ظاہر
 یہی ہی کہ عورت میں ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کہلنا نماز کو باطل کرتا ہی اس میں پہلی
 اور دوسری عضو ہی سب اگلی یا مرد کا ذکر یا خضیہ چوتھا حصہ کہلی گا تو نماز درست
 نہ ہوگی کیونکہ ذکر و سر عضو ہی اور خضیہ و سر عضو اسطرح دو سے عضو کا کہلنا
 جو عورت میں داخل ہی اور اسطرح لونڈی کا حکم ہی مسئلہ عورت چپا نا دوسر
 آدمی سی فرض ہی اپنا دیکھنا منع نہیں ہی مثلاً کوئی شخص اپنی تین نماز میں نکلا دیکھی
 تو نماز درست ہی اور اگر دوسرا دیکھی تو نماز درست نہ ہوگی مسئلہ اور جو شخص کپڑا
 بنادی نکلا بیٹھہ کی رکوع سجدی نماز اور اگر یہی ہوگی اور اگر نہ ہی بہتر ہی

جیسا کہ اوپر لکھ چکی باوجود میں شرط قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا مگر جو شخص کہ قبلہ کی طرف منہ نہ لانی
 سکی دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلہ طرف ہو وی یا کوئی جانور یہاں ملے والا قبلہ طرف ہو وی اوسکی
 خوف سے قبلہ طرف منہ نہ لانی سکی تو اس صورت میں جس طرف سکی اوس طرف نماز پڑھنی چاہیے کہ
 خواہ بٹھی خواہ لیٹ کی مسئلہ اگر کوئی اس طرح کی مکان میں جا پڑے کہ اوسکو قبلہ کی طرف معلوم نہ ہو تو
 اوس جگہ جو شخص کہ حاضر ہو وی اوس سے پوچھی اور نماز ادا کری اور اگر بغیر پوچھی نماز
 پڑھی اپنی دل میں ٹھہرائی تو درست نہیں ہی اگرچہ قبلہ طرف پڑھی ہو وی اور اگر اوس
 جگہ کوئی نہ ہو وی کہ اوس سے پوچھی تو اپنی دل میں تحریری کری جس طرف کہ اوسکی دل کو یقین
 ہو وی اوس طرف نماز پڑھی اور بعد نماز کی اگر معلوم ہو کہ قبلہ کی طرف منہ نہ تھی تو نماز
 اوسکی درست ہو وی اور پہلے دہرا وی اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہو وی اور تحریری کی معنی
 دل میں ٹھہر لینا مسئلہ ایک شخص نے تحریری کر لی نماز شروع کی اور اوسکی ایک
 رکعت پڑھنی کی بعد معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوس طرف پہر جا وی اور
 باقی نماز اوس طرف ادا کر لی اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھی کہ پہلے اوسکی
 تین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوس طرف پہر جا وی اور باقی نماز اوس
 طرف ادا کری اسی طرح اگر چار رکعت چار طرف پڑھی تو درست ہی مسئلہ اور
 اگر کوئی شخص بغیر تحریری کی نماز شروع کری تو نہیں درست ہی اگرچہ اوسنی قبلہ طرف
 پڑھی ہو وی کیونکہ جس مکان میں قبلہ معلوم ہو وی تو اوس مکان میں قبلہ تحریری کی طرف
 اور اوسنی تحریری نہ کی مسئلہ اگر اندھیری رات میں ایک جماعت نے جامعہ کی نماز
 پڑھی اور ہر ایک نے ایک طرف قبلہ ٹھہرا لیا اور اپنی اپنی تحریری کی طرف ہر ایک نے منہ
 کیا اور انہیں سے کسیکو معلوم نہیں ہی کہ امام کس طرف منہ کی ہی مگر سب کوئی
 یہہ جانتا ہی کہ امام ہماری پیچھے نہیں ہی تو سب کی نماز درست ہو وی لیکن اگر انہیں
 کسی نماز میں جانا اوس طرف کی تین کہ جس طرف امام منہ کی ہی اور اوسنی جان کر ہو

اوسے طرّف منہ نہ کیا تو اوس شخص کے نماز نہ درست ہوگی اور اسی طرح اوسکی نماز بھی درست نہ ہوگی جس نے معلوم کیا کہ امام ہماری پچھی ہی اور قبلہ کی طرف ہماری یا زمین و موعقبہ بیچ میں ہی صورت اوسکی یہ ہے کہ جاڑی میں جب خوب چھوٹا دن ہوئی تب اون دنوں آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کری اور گرمی میں جب خوب بڑا دن ہوئی تب اون دنوں میں آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کری اوسی دنوں کی بیچ میں قبلہ ہی اگر ان دنوں طرفوں کی باہر پڑے تو نماز درست نہیں ہے اور بعض کہتی ہیں کہ دہنی طرف و حصّہ چھوڑی اور بائیں طرف ایک حصہ اور بیچ میں نماز ادا کری چھپی مشرطنیت کرنا ہی اور نیت کی معنی دل میں قصد کرنی کی ہیں یعنی دل میں جانتا کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہی اور نیت کرنا دلمین فرض ہی اور زبانی سبب ہی اگر نیت کرنی والا دل میں جانتا کہ یہ فجر کی نماز ہی مثلاً تو یہ نیت درست ہوگی اور اگر زبان سے نیت کری اور دل میں نیت نہ کری تو نماز درست نہیں ہے تو پہر افضل یہی ہے کہ دلمین قصد کری اور زبانی بھی اوسکی لفظ کہی **کلمہ نفل** اور تراویح اور سبختوں کیو اسطی اگر مطلق نماز کی نیت کری تو درست ہی یعنی اگرچہ صلوٰۃ النفل یا صلوٰۃ السنۃ یا صلوٰۃ التراویح نہ کہی فقط یہ نیت کری کہ میں اس کی نماز ادا کرتا ہوں تو درست ہی اور فرض کیو اسطی شرط ہے کہ نیت میں مقرر کری کہ فلانی وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہوں جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کہی در اگر چار رکعت ہوئی مثلاً ظہر کی تو آربع رکعات صلوٰۃ الظہر کہی اور تین رکعت ہوئی مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات صلوٰۃ المغرب کہی **کلمہ** اگر مقیم فی ظہر کو وقت فقط صلوٰۃ الظہر کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اوسکی نماز درست ہوگی اس واسطی کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جب اوسنی ظہر کی نیت کی گویا کہ چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کی عدد کی نیت کرنا کچھ بشرط نہیں ہے اگر اوسنی اربع خواہ ثلاث نہ کہا تو نماز ہو جاویگی

مسئله امام کی تین امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے مثلاً ایک شخص کہی وہ
 اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہی اور دوسرا شخص آیا اور اقد کیا نماز مقتدی کی درست
 ہوگی مگر مقتدی کی واسطی نیت اقد کی شرط ہی اگر مقتدی نیت اقد کی نہ کری تو نما
 اس کی درست نہ ہوگی اور اقد کی معنی تابع داری کرنا **مسئله** اگر امام رکوع میں
 جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت زبان سی کہنی نہیں سکتا اس سبب سی کہ اگر تمام نیت
 زبان سی کہی تو اس کی کثرت کو پناوی تو اس طرح کہی کہ دَخَلْتُ فِي صَلَاتِهِ جُزْأً
 اِکْمَامًا خواہ بندی میں کہی داخل ہوا میں اس امام کی نماز میں **مسئله** اور نیت
 نماز کی بندی میں یا جو زبان کہ اس کی بیوی اور زبان میں درست ہی **مسئله**
 اگر دل میں جانی کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتی ہیں اور نیت کرتی وقت اس کی زبان سی
 عصر نکل جاوی تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور زبان کا سہو کچھ نہ یاں نہیں کہتا ہی
 اس واسطی کہ نیت دل کی معتبر ہی اور اس کی دل کی نیت نماز میں کچھ کہنی سی ملتی ہی تو
 نیت کی شرط یہی کہ نیت اور تحریمہ میں فرق نہ کری یعنی نیت اور تحریمہ کی درمیان میں
 کوئی کام نہ کری کہ نیت اور تحریمہ جدا ہو جاوی بلکہ نیت کی پاس ہی تکبیر تحریمہ کی پہلی
 تحریمہ کا بیان اگلی کہتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ **فصل چوتھی نماز کی صفت**
 کی بیان میں نماز کی اندر سات فرض ہیں اور وضو کو نماز کی صفت کہتی ہیں
 پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہی اور تحریمہ کہتی ہیں پہلی تکبیر کی تین اس واسطی کہ جو کچھ کہ
 نماز کی پہلی سباج ہی جس طرح کہانا پینا اور بات کرنا وغیرہ تحریمہ کہنی کی ساتھ ہی ہر سب
 حرام ہو جاتا ہی اور تحریمہ کیا ہی کہ جس لفظ میں اللہ کی تعظیم کلی اس لفظ سی نماز شروع
 کرنا جس طرح اللہ اکبر یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن یا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا
 لا الہ الا اللہ اور مانند اس کی جو لفظیں ہیں اور جس لفظ میں دعا اور سوال ہی جس طرح
 اللہم اغفر لی یا استغفر اللہ اور مانند اس کی تو اس لفظ سی شروع کرنا درست

نہیں ہی مسئلہ مناسب ہے کہ بغیر یہ کی کہی یعنی ان کی لفظ میں جو ہمزہ ہی اوپر
 مد کر ہی اس واسطی کہ اس کی معنی اس طرح پڑ ہو جاتی ہیں کہ اللہ بزرگ ہی یا نہیں اگر اس
 معنی پر معتقد ہوئی تو کا فر ہوئی لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواستہ متقدم ہوئی خواہ نہیں
 اور اگر اگر کہی بی کی بعد الف کہی یعنی اکبار کہی تو اس کی نماز باطل ہوئی اور اگر اس کی معنی پر
 معتقد ہوئی تو کا فر ہوئی اس واسطی کہ اکبار نام شیطان کا ہی مسئلہ اگر معتقد ہی
 امام کی پہلی تکبیر تحریمہ کی کہی تو وہ معتقد ہی امام کی نماز میں نہیں داخل ہوا اور صحیح یہ
 ہی کہ اپنی نماز میں نہیں داخل ہوا اور دوسرا فرض نماز کا قیام ہی اور قیام کی معنی
 بڑی ہونے کی ہیں مسئلہ کبھی ہو کی نماز پڑھنا فرض ہی اور قیام اس قدر فرض ہی
 کہ قرات فرض اس میں پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کی ترک نہیں کر سکتا ہی اور
 قیام فرض نماز میں فرض ہی اور نفل اور سنت میں فرض نہیں اگر نفل یا سنت بیٹھ ہی
 بیٹھ ہی تو درست ہی مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھ ہی درست نہیں ہی اس واسطی کہ فجر کی
 واجب کی قریب ہی اور تفسیر فرض نماز کا قرات ہی اور قرات کہتی ہیں قرآن
 پڑھنے کو مسئلہ اور نماز میں ایک آیت دراز جسطرح آیت الکرسی یا آیت قل اللہ
 اکبم الملک یا مانند اس کی یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی امام ابو یوسف اور امام محمد
 رحمہما اللہ کی نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہی چھوٹی
 ہوئی خواہ بڑی جسطرح طیار یا ق یا مانند ہاں تک ان اور شرح وقایہ میں کہا ہی کہ
 ایک آیت پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک ہی آیت پر کفایت کری تو وہ شخص گنہ گار
 ہو دی واجب ترک کرنی کی سبب ہی اس واسطی کہ فقط قرات فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا
 واجب ہی اور سورہ لانا ہی فاتحہ کی ساتھ واجب ہی جیسا کہ اگلی کہیں انشاء اللہ
 مسئلہ قرآن پڑھنا فرض نماز میں دو رکعت میں فرض ہی اور نفل اور سنت اور
 وتر میں سب رکعات میں فرض ہی مسئلہ امام حمبہ اور عیدین میں اور فجر کی نماز میں

اور پہلی دو رکعت مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں اور ہوی خواہ قضا
 قرآن چیرسی ٹپڑی اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت و تیرین بھی مضام کی حیثیت پر
 جہر کی اور جہر کی معنی بلند آواز سی ٹپڑنا اور باقی سب نمازوں میں خفی ٹپڑی اور
 خفی کی معنی آہستہ ٹپڑنا اور جہر کی یہ حد ہی کہ اگر بہت کم جہر کی تب بھی دوسری
 سناوی اور خفی کی یہ حد ہی کہ اگر کم خفی کی تب بھی آپ سنی اور اکیلا نمازی اگر ادا
 نماز پڑھتا ہی تو اسکو اختیار ہی چاہی چہر ٹپڑی چاہی خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو واجب
 اسکو خفی ٹپڑنا اور سنت قرأت کی سفر میں و طح پر ہی ایک ضرورت کی حالت میں جس
 طرحی دشمن کا خوف یا چورون کا خوف ہوئی اسطرح پر ہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کا خوش
 آوی ٹپڑی اور دوسری غیر ضرورت کی حالت میں جب امن ہو وی اور کسی کا خوف
 نہ ہوئی تو اس صورت میں فخر اور ظہر کی نماز میں فاتحہ کی بعد شل سورہ بروج اور اذا استقام
 انشققت کی ٹپڑی اور عصر اور عشا کی نماز میں فاتحہ کی بعد وہ سورہ پڑھی جو سورہ بروج
 سی چوٹی ہو وی اور مغرب کی نماز میں نہایت چوٹی سورہ پڑھی اور سنت قرأت کی
 حضرمین ہی و طح پر ہی پہلی طرح یہ کہ فراغت کی وقت فخر اور ظہر کی نماز میں طوال
 مفصل پڑھی اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھی اور مغرب کی نماز میں قصار
 مفصل پڑھی اور طوال مفصل سورہ حجرات سی سورہ بروج تک ہیں اور سورہ بروج
 کم مکن تک اوساط مفصل ہیں اور کم مکن سی آخر قرآن تک قصار مفصل ہیں اور دوسری
 طرح یہی کہ ضرورت کی وقت جس طرح وقت تنگ ہی تو اس صورت میں مقدر
 پڑھی کہ وقت نہ جاوی اور حضر کہتی ہیں اسکی مقیم ہونیکلی جگہ کو اور مکروہ ہی کسی
 سورہ کا مقرر کرنا نماز کیو اسطی یعنی اسطرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھی تب اسکی سوا
 دوسری سورہ نہ پڑھی **مسئلہ** اور موتم قرآن نہ پڑھی بلکہ سنی اور چپڑی اور
 موتم کہتی ہیں اسکو جو پہلی رکعت سی امام کی نماز میں ملا ہو وی اور موتم اسو اسطی کہا

تاکہ معلوم ہو وہی کہ جو پہلی رکعت سی نہ ملا ہو گا تو وہ امام کی فراغت ہونی کی بعد اپنی
 اوپری نماز پڑھیں چاہی اور اسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ ہے کہ امام کی
 پڑھتی وقت مقتدی چپ رہی اور سنی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی **وَإِذَا قُؤِ الْقُرْآنُ**
فَاَسْمِعُوْا لَهُ وَاَصْلُوهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب پڑھا جاوی قرآن نماز میں تب
 سنو تم سب اوسے قرآن کی تین اور چپ ہو جب تک کہ امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب حجت
 کی جاؤ اور جمعہ کی روز جب امام خطبہ پڑھی تب بھی چپ ہی اور سنی ہو سہی کہ خطبہ میں
 قرآن کی آیت شامل رہتی ہی اور کہا گیا کہ جہاں کہیں کہ قرآن پڑھا جاوی وہاں
 سنو اور یہ آیت سورہ اعراف میں ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی **اِنَّمَا جَعَلَ الْكَلَامَ لِكُلِّ تَقْرِیْہِ** امام نہیں کیا گیا ہی
 مگر اسو سہی کہ اقتدا کی جاوی اوسکی ساتھ اور اوسکی پیروی کی جاوی تو چاہی کہ اوسکی
 موافقت اور متابعت کری **فَاِذَا كُفِّرُوكُمْ بِرُءُوسِهِمْ وَاِذَا قُؤِ الْقُرْآنُ فَاسْمِعُوْا لَهُ**
 جب تکبیر کہی امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھی امام تب خاموش ہو تم سب
 اور سنو اوسکی قرات کی تین اور اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور
 ابن ماجہ نے روایت کی ہی خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی سنی اور چپ ہی یہاں تک کہ اگر
 امام خواہش دلانی یا دہشت دلانی کی آیت پڑھی یا خطبہ پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود بھیجی تب بھی چپ رہی مگر جب خطبہ پڑھی اور یہ آیت پڑھی **يَا أَيُّهَا**
الَّذِينَ آمَنُوا أَصْلُوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تب سنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر درود بھیجے **سَلِّمُوا** اگر ایک شخص نے عشا کی پہلی دونوں رکعت میں فاتحہ پڑھا اور
 سورہ نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں فاتحہ کی بعد سورہ پڑھی اور چہر سی پڑھی
 اون دونوں رکعتوں کو اگر امام ہو ہی اور اگر کسی نے پہلی دونوں رکعت میں فاتحہ
 نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھی کیونکہ آخری دونوں

رکعت میں فاتحہ پڑھیں تو اگر اوس فاتحہ کا بدلہ بھی پڑھیں تو ایک رکعت میں دو فاتحہ ہو جائیگی اور یہ غیر مشروع ہے اور چوتھا فرض نماز کا رکوع ہی اور رکوع کی معنی پیٹھ پر خم کرنا مسئلہ اگر کوئی شخص گزرا ہوا ہو یعنی کھڑا ہو وی اور اوسکی پیٹھ کا خم رکوع کرنی کی موافق ہو وی تو وہ شخص رکوع کی واسطی سرسئی اشارہ کرے یا پھر ان فرض نماز کا سجدہ ہی اور سجدہ کی سعی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں لگا وی اور اگر سجدہ فقط پیشانی سے کری اور ناک نہ لگا وی تو درست ہے اور اسکی اولیٰ درست نہیں مگر جبکہ پیشانی میں زخم ہے تب اگر فقط ناک سے سجدہ کری تو درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنی دونوں باؤں اور دونوں زانو اور دونوں ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں باؤں فرض ہے یہاں تک کہ اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دونوں باؤں اوٹھالیو تو اوسکی نماز باطل ہو وی مسئلہ اگر ایک شخص گھڑی کی بیج پر سجدہ کرتا ہے یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہے اوسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً اوسکا اوڑھنی یا پیرنی کا کپڑا اوسکی سجدہ کی جگہ پر جا پڑی اور وہ اوسپر سجدہ کری تو درست ہے اور اگر کسی حجم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریزی تو اگر اوسکی پیشانی زمین پر پہنچتی ہے تو درست ہے اور اگر نہیں پہنچتی ہے تو نہیں اور سیطرہ اگر از دام ہو وی اور جگہ کم ہو وی تو نماز کے پیٹھ پر سجدہ کری اور وہ نمازی وہی نماز پڑھتا ہو وی جو یہ پڑھتا ہے تو درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے یعنی یہ پڑھتا ہے وہ عصر یا عشاء پڑھتا ہے وہ قضاء یا عشاء جماعت پڑھتا ہے اور وہ جماعت سے بی نصیب ہے اکیلا پڑھتا ہے تو اوسکی پیٹھ پر درست نہیں ہے اور سیطرہ جو شخص کہ نماز پڑھتا ہے ہمیں اوسکی پیٹھ پر بھی درست نہیں ہے سوال اس میں کیا حکمت ہے کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہے اور سجدہ دو جواب اس میں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں کی عین حکم ہوا

کہ آدم کو سجدہ کر و تب فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنة نے سجدہ نہ کیا یہ جب فرشتوں
 نے ملوث ٹھایا اور ابلیس کے سینے دیکھا کہ لعنت کا طوق اوسکی گلی میں پڑا یہی تب شکر اذہ کیا
 کہ حق تعالیٰ نے ہکواپنی فرمان برداری کی توفیق دی اور سپہوں نے پہرہ دوسرے سجدہ کیا
 اسواسطیٰ دوسجدہ فرض ہوئی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلی سجدی میں اشارہ ہی
 کہ ہم خاک سی پیدا کئی گئی ہیں اور خاک پر سر رکھتی ہیں اور دوسری سجدی میں یہ اشارہ
 کہ ہم خاک میں ملین گئی تو خاک پر سر رکھیں اور یہ کافی میں لکھا ہے اور عمدۃ اللام
 میں منافع سی لکھا ہے کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کی شکر کیواسطیٰ ہی اور دوسرے سجدہ ایمان
 باقی رہنی کیواسطیٰ اور چہاں فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہی اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے اور قعدہ
 معنی پٹنی کی ہیں اور سنا تو ان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نمازی اوسکام کی
 سبب سی جو نماز کا تباہ کر نیوالا ہی مثلاً ایک شخص نے قعدہ اخیرہ کی بعد کوئی بات کہی یا
 تعقیبہ مارکی ہنسا تو وہ شخص نمازی باہر آیا و لیکن سلام کی لفظ کی ساتھ نمازی باہر آنا جواب
 ہی پانچویں فصل نماز کی واجبوں کی بیان میں واجب ہی نماز میں پہلی سوۃ فاتحہ
 پڑھنا اور دوسری فاتحہ کی ساتھ تمام سورہ خواہ تین آیت چھوٹی خواہ ایک
 آیت بڑی کا ملانا اور تیسری مقرر کرنا قرات کا پہلی دو رکعت میں یعنی قرات
 دو رکعت میں فرض ہی و لیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھی خواہ پہلی میں
 مگر دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہی چوتھی نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی ہر فرض او
 واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا پانچویں تعدیل ارکان اور تعدیل ارکان کی معنی
 ٹھہنا رکوع اور سجدہ میں ایک بار تسبیح کہنی کے موافق چھٹی پہلا قعدہ یعنی پہلا ٹھہنا
 چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز میں فرض ہو دی خواہ نفل خواہ سنت
 سنا تو تین تشہد پڑھنا و نو قعدہ میں اور تشہد کہتی ہیں التحیات کو جیسا کہ
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تین ہی تشہد

(۵)

يُطَاعُ بِمَا كَرِهَ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور محیط اور شرح وقایہ

ہدایہ اور قدوری میں سیکو تشہد کبہا ہی اور اس طرح مشہور یہی ہی آٹھویں نماز سی ماہرانا
لفظ سلام کی کہہ کر نویں عاقبت پڑھنا وتر میں دسویں عیدین کی نماز میں
بکیر و نکا کہنا گیارہویں بلند پڑھنا جس میں بلند پڑھنا جاتا ہی جیسا کہ اوپر لکھ چکی
مسئلہ اور امام کی تین بلند پڑھنا واجب ہی اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی او سکی
تین بلند پڑھنا سب ہی بارہویں آہستہ پڑھنا جس میں آہستہ پڑھنا جاتا ہی
یعنی ظہر اور عصر میں فائدہ جانو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع اسلام میں
سب نمازوں میں بلند پڑھتی تھی اور مشرکین انڈا کرتی اور گالی دیتی اللہ اور رسول کو
تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا کہ رات کی نمازوں میں بلند پڑھو اور دن کی نمازوں میں آہستہ
تب ظہر اور عصر کی نماز میں حضرت آہستہ پڑھتی تھی اس واسطی کہ کافروں سے وقت
انڈا دینی کی واسطی مستعد رہتی اور مغرب کی وقت کافروں کی پینی میں مشغول رہتی
اور عشا اور فجر کی وقت سوتی رہتی سو اون وقتوں میں حضرت بلند پڑھتی تھی اور
یہی حکم باقی رہا ہی اگرچہ وہ عذر مسلمانوں کی غلبہ کی سبب جاتا رہا اور سو ای ان فرض
اور واجب کی جو کچھ کہ نماز میں ہی وہ سنت ہی یا سبب چھٹی فصل نماز کی سنتوں
کی بیان میں اور سنت ہی نماز میں دونوں ہاتھ کا اوٹھنا تحریم کی تکبیر اور دعائوں
کی تکبیر اور عیدین تکبیر کی واسطی کان کی لہر تک اور عورتیں کند ہی تک اوٹھنا وین اور
ہاتھ اوٹھنا کی وقت اونٹلیوں کو مٹھی سی کہل رکھنا یعنی مٹھی بند ہی نہ رکھی اور یہ
نہ کوئی خیال کری کہ اونٹلیوں کا پیلا ناسنت ہی بلکہ اونٹلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دی نہ
پھیلا دی نہ مٹا دی اور یہی شرح وقایہ میں ہی اور امام کی تین تکبیریں بلند کہنا

اور تپا پر سنا تخمیر کی تکبیر کی بعد فرض نماز ہو دی یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہو
 یا مقتدی یا اکیلا اس میں سب برابر ہیں اور تپا یہی **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ**
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ مسئلہ
 اور ہدایہ میں آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز میں نہ کہی اور قاضی شہاب الدین ایک علما
 لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت میں نہیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے
فائدہ صاحب عمدۃ الاسلام فی شامان میں سی لکھا ہے کہ توبہ مہتر آدم علیہ السلام کی ثنا
 پڑھنی کی برکت سی قبول ہوئی ہماری تین حکم ہوا کہ پہلی ہم ثنا پڑھیں حسین ہمارے مقبول
 پڑی **فائدہ** اور ثنا تسبیح ہی اون فرشتوں کی جو عرش اوٹھائی ہیں ایک
 فرشتہ کہتا ہے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ** دوسرا کہتا ہے **تَبَارَكَ اسْمُكَ**
 تیسرا کہتا ہے **تَعَالَى جَدُّكَ** چوتھا کہتا ہے **لَا إِلَهَ غَيْرُكَ** تو ہر جو شخص کہ ثنا پڑھتا ہے
 تو ثواب پاتا ہے اون چاروں فرشتوں کا جو عرش اوٹھائی ہیں اور تعوذ یعنی **أَعُوذُ**
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ آہستہ کہنا اکیلا ہو دی خواہ امام اور سبق ہی
 یعنی جو شخص کہ چھی سی نماز میں ملا ہے کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنی کی واسطی ہی اور سبق
 قرآن پڑھیکا اس واسطی وہ کہی مگر جب اپنی باقی نماز کی پڑھنی کو اوٹھی تب پہلی تعوذ
 پڑھ کی قراءت شروع کری اور مقتدی جو شروع نماز سی ملا ہے نہ کہی کیونکہ وہ قرآن
 نہ پڑھیکا اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں یہی لکھا ہے **مسئلہ** اور عیدین میں کیا
 بعد تکبیر کی تکبیر کی بعد تعوذ کہی حسین قرآن پڑھنی کی نزدیک تہری اور تسمیہ
 یعنی **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** آہستہ سی کہنا اور الحمد اور سورت کی بیچ میں تسمیہ
 نہ کہی اور یہی شرح وقایہ میں لکھا ہے امام ہو دی خواہ اکیلا اور فاتحہ کی بعد آہستہ
 آہستہ کہنا امام ہو دی خواہ اکیلا اور مقتدی کی واسطی چہرہ نماز میں سنت ہی یعنی جب
 امام ولا الضالین پڑھی تب مقتدی آہستہ سی آمین کہی اور آمین کی معنی مقبول ہو

اور مردوں کی واسطی دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ناف کی نیچی اور عورتیں چپا
 پر ہاتھ رکھیں اور رکوع میں جاتی وقت تکبیر کہنا اور رکوع میں دونو ہاتھوں سے
 دونو زانو پکڑنا اور زانو پکڑتی وقت اونگلیوں کو کہلی رکھنا **مسئلہ** اور
 ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب رکوع میں جاوی تب دونو زانو دونو ہاتھوں سے پکڑی اور
 اونگلیوں کو کشادہ کر لی ورنہ یہ سنت ہی ولیکن سجدہ میں اونگلیوں کو سٹمی رکھی
 اور اسکی سوا سب حالت میں اونگلیوں کو اپنی عادت پر چھوڑ دیوی اور رکوع
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدھی کھڑا ہونا رکوع کی عہد
 اور جب رکوع سے سر اٹھائی **سَبَّحَ اللَّهُ مَلِكٌ** کہنا امام کی واسطی سنت
 ہی اور مقتدی کی واسطی **رَبَّنَا اَلْحَمْدُ** کہنا سنت ہی اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں
 لکھا ہے کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہی تو وہ دونو کہی یعنی **سَمِعَ اللہُ** حمد و ربنا لا الحمد
 اور **سَمِعَ اللہُ** حمد کی یہی معنی ہیں کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ اس شخص کے
 سراہی کو جو اسکو سر لہتا ہی اور سجدی میں جاتی وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت
 میں دونو ہاتھ اور دونو زانو کوزمین پر رکھنا اور پیشانی اور دونو پاؤں کہنا
 تو فرض ہی اور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** سجدہ میں کہنا تین بار اور مردوں کی واسطی
 سنت ہی قعدہ میں بائیں پاؤں نکال پھانا اور اسی پر بیٹھنا اور دہنا پاؤں کھڑا
 رکھنا اور عورتوں کی تین سنت ہی بائیں چوڑ پر بیٹھنا اور دونو پاؤں دہنی
 طرف نکالنا اور سیکو عربی میں توڑک کہتی ہیں اور دو سجدہ کی بیچ میں بیٹھنا اور بیٹھا
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا مانورہ پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعا
 مانورہ کہتی ہیں اسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو وی یا قرآن کی موافق
 ہو وی اور وہ دعا نہ پڑھی جو آدمی کی کلام میں ملتی ہو وی مثلاً اللہ تعالیٰ مجھکو بہت
 مال دی یا فلاں عورت کی ساتھ میری شادی ہو وی اس طرح نہ کیا جائی اور دو

طرف سلام پہرینا فصل ساتوین نماز کی مستحب کی بیان میں
 اور اسکو آداب کہتی ہیں مستحب ہے نماز میں سجدی کی گہرہ پر دیکھنا قیام میں
 اور رکوع میں پشت پاؤں پر دیکھنا اور سجدی میں ناک کی طرف دیکھنا اور قعدہ میں
 گودی کی طرف دیکھنا اور یہ حکم فرض نفل سب میں برابر ہی اور جہائی آتی وقت نہ
 بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتی وقت دو نو بقیلیان آستین سی باہر نکالنا اور کہنا سی
 دفع کرنا اپنی مقدور بہر اور جب مؤذن اقامت میں حی علی الفلاح تک پہنچی تب نماز
 کی واسطی کھڑی ہو جانا اور جب مؤذن قدامت الصلوٰۃ تک پہنچی تب امام کی تسبیح
 شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنی اور ترتیل کی معنی حرفوں کا ادا کرنا اور وقفوں
 کا دیکھنا اور وقف کہتی ہیں ٹھہرنی کو یعنی جہان رہا وہو وی وہاں ٹھہ جاوی اور
 رکوع میں سر کو مٹہ کی برابر رکھنا اور سجدہ میں جاتی وقت پہلی دو نو زانو رکھنا بعد اسکی
 دو نو ہاتھ بعد اسکی ناک بعد اسکی پیشانی اور اوٹھتی وقت اسکی اولی کرنا یعنی پہلی
 سر اوٹھا دی تب ہاتھ تب زانو اور سجدہ میں دو نو ہاتھوں کی بیچ میں سر رکھنا اور
 ہاتھ اور پاؤں کی اونگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا اور قیام میں دو نو پاؤں کے
 بیچ میں چار اونگل کا فرق رکھنا اور قعدہ میں دو نو ہاتھ دو نو زانو پر رکھنا اور منہ
 داہنی اور بائیں پہرینا سلام میں اور رکوع اور سجدی کی تسبیح تین مرتبہ سی زیادہ
 کہنا اس شرط پر کہ طاق کہی جفت نہ کہی اسواسطی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طاق پر ختم
 کرتی تھی یعنی یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہی اور یہ حکم اکیلی کی واسطی ہی اور
 اگر امام ہو وی تو اسطرح پر زیادہ نہ کری کہ مقتدیوں کو رنج ہو وی یہاں تک
 بہاگنی نہاگنی کریں کیونکہ یہ مکروہ ہی اور محیط اور فتادی مختصر شافی میں لکھا ہی کہ
 امام کو چاہئی ہی کہ پانچ مرتبہ کہی تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنی سکین اور سجدی میں
 بازو دوں کو کشادہ رکھنا شکم سی اور شکم کو ران سی اور ران کو پہلی سی اور پہلی کو زین سی

اور عورت جو وی تو اسکی اولیٰ کری یعنی خوب سمیٹ ہوئی سجدہ لری اور پیٹ کوزن
 میں چپٹا وی اور سبق کی تمین منتظر رہنا کہ امام فراغت کری تب باقی نماز کی واسطی
 کھڑا ہو وی اور نحر کی نماز میں پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت میں اور تیس آیت
 دوسری رکعت میں اور پھر کی نماز میں دو نو رکعت میں تیس آیت کی موافق پڑھی او
 عصر اور عشا کی نماز میں بیس آیت کی موافق اور مغرب میں چوٹی سورتیں اور وہ لم کئی
 آخر قرآن تک ہی اور یہ حکم اختیار کی حالت میں ہی اور ضرورت کی حالت میں جو کچھ ہو سکی
 وہ پڑھی اور اسکا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہیں **فصل آٹھویں نماز کی ادا کر سکی**
قاعدی کی بیان میں اس فقیر عاجز نے جب فرض اور واجب اور
 سنت اور سب نماز کی بیان کئی تب اسکی دل میں یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز
 کی ادا کرنی کی ترکیب یہی بیان کیا چاہئی کہ جس میں صاف صاف ہر ایک لوگوں کو
 معلوم ہو جاوی اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور سب کو
 اسکی مقام پر ادا کریں سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پڑھنا ہو وی تب دل کو
 خوب رجوع کری اور دنیا کی اندیشی دل سے دور کری اور یہ معلوم کری کہ میں
 اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں اور اگر میں نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ تو مجھ کو دیکھتا ہی جیسا
 کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ** اسکی بمعنی
 ہیں کہ تو عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس قدر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہی اور اس میں کچھ
 شک نہیں ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو دیگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور
 شرم کی ساتھ سر جھکائی ہوئی نہایت خوف اور شوق اور محبت سے کھڑا دیگا **فَاَنْ**
كُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يُرَاكَ پھر اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا ہی تو اللہ
 تو مجھ کو دیکھتا ہی تو جو شخص کہ یہ جانی گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھتا ہی تو وہ شخص
 ہی نہایت خوف اور احتیاط سے کھڑا ہی گا اور داغی بائیں نہ دیکھیکا اسکو خیال

کیا چاہی کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی رو برو کھڑا ہو وی اور بادشاہ اسکی احوال کو دیکھ کر
 کہ یہ شخص کس طرح کام کرتا ہی تو اس شخص کو یہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی طرف دیکھی
 یا بائی کرے یا کسی سی بولی یا ہنسی اور نماز میں تواضع تعالیٰ کی رو برو کھڑا ہوتا ہی جو
 سب بادشاہوں کا بادشاہ ہی اور تمام عالم کا پیداکرنی والا اور سب پر غالب اور جو چاہے
 سو کر ڈالی اور جو چاہے سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو مناسب ہی کہ جب نماز پر
 کھڑا ہو وی تب اس معبود کی سوائی سب کا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز
 میں مشغول ہو وی اور نماز کی یہ ترکیب ہی کہ پہلی قبلہ طرف کھڑا ہو وی اور
 دونوں پاؤں کی درمیان میں چار اونچل کا فرق چوڑی اور دونوں ہاتھ لٹکادی و
 اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا
 مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ پڑھی تب نیت کرے اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھا وی سطح پر
 کہ دونوں انگوٹھی کان کی لہر میں چپو جاوین اور تکبیر تحریمہ کی کہی یعنی اللہ اکبر اور
 اگر عورت ہو وی تو کندھی تک ہاتھ اوٹھا وی اور تکبیر تحریمہ کی کہی اور تکبیر
 بعد دامن ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھی ناف کی نیچی اور عورت ہو وی تو حیاتی پر
 ہاتھ رکھی اور رکوع کی قومہ میں اور عیدین کی تکبیر و ن میں ہاتھ چوڑے
 رہی خلاصہ یہی کہ جس قیام میں کہ دراز ذکر ہو وی یعنی بہت بڑھنا ہو و
 تو اوسمیں ہاتھ باندھی رہی مثلاً نماز میں قرآن پڑھتی وقت یا دعا قنوت
 پڑھتی وقت یا جلازی کی نماز میں اور جس قیام میں کہ ذکر دراز نہیں ہی یعنی بہت
 بڑھنا نہیں ہی تو اوس میں ہاتھ چوڑی رہی مثلاً رکوع کی قومہ یا عیدین کی
 تکبیر و ن میں اور قومہ کہتی ہیں رکوع کی بعد کھڑی ہونیکو اور ہاتھ باندھنی کے
 یہ ترکیب ہی کہ داہنی ہاتھ کی انگوٹھی اور چپوٹی اونچلی سی حلقہ باندھی اور بائیں
 ہاتھ کو اسی سی پکڑی اور باقی تین اونچلی بائیں ہاتھ کی اوپر رکھی اور نہایت سے

تب تعوذ پڑھی تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی تب سورہ فاتحہ پڑھی ایک مرتبہ یہ سہا
سی آمین کہی اور فاتحہ کی ساتھ سورۃ ملاوی اور اگر ایک ہی آیت ملاوی مثلاً
مَدَامَن تَب بھی درست ہے تب سورۃ ملانی کی بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جاوی اس
طرح سے کہ اسکی الف کو قیام سے شروع کری اور اکبر کی ہی رکوع میں تمام کری اور دونو
ہتیلی سے دونو زانو پکڑی اور اونگلیوں کو کشادہ کری اور پٹہ خوب بچھاوی اسقدر کہ
نہ تو سراونچا کری اور نہ اونڈہای دیوی بلکہ چوڑا در برابر رکھی اور رکوع میں آرام کری
اور تین مرتبہ سبحان بی العظیم کہی تب بعد اسکی سمع اللہ لمن حمد کہتی ہوئی کھڑا ہو جاو
اسطرح پر کہ سمع اللہ کی سب سے پہلی رکوع سے شروع کری اور حمد کی ہی کو قومہ میں تمام کری
اگر مقتدی ہوئی تو ربنا لک الحمد کہی اور قومہ میں آرام کری بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہو
سجدی میں جاوی اس طرح پر کہ اسکی الف کو قومہ سے شروع کری اور اکبر کی ہی کو سجد
میں تمام کری لیکن سجدی میں جاتی وقت پہلی دونو زانو رکھی زمین پر بعد اسکی دونو
ہاتھ بعد اسکی ناک بعد اسکی پیشانی اور سجدی میں جاوی تب دونو ہاتھوں کی بیچ میں ہتھ
رکھی اور دونو ہاتھوں کو دونو کانوں کی برابر رکھی اور اونگلیاں سمٹی رہیں اور دونو
بازو کشادہ رکھی اور شکم کو ران سے دور رکھی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ شکم کو اسقدر کشادہ
رکھی کہ اگر کبری کا بچہ چاہی تو نکل جاوی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب کہ صاف میں ہو تو اپنی
تین کشادہ نہ رکھی تاکہ اسکی پاس الی کو ایذا ہووی اور پاؤں کی اونگلیوں کو قبلہ
طرف متوجہ کری اور اگر عورت ہووی تو سمٹی ہوئی سجدہ کری جیسا کہ اوپر لکھ چکی اور رکھی
سبحان بی الاعلیٰ تین مرتبہ خواہ زیادہ اور نام ہووی تو پانچ مرتبہ کہی بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہو
سراوٹھاوی اسطرح پر کہ اسکی الف کو سجدی سے شروع کرنی اور اکبر کی ہی کو بیٹھنی میں
تمام کری اور اسطرح اوٹھی کہ پہلی ناک تب پیشانی تب دونو ہاتھ اوٹھاوی اور بائیں پاؤں
بچھاوی اور دھانسا کھڑا رکھی اور اونگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بیٹھی اسقدر کہ اسکا بدن

آرام لیوی اور نظر سینہ پر رکھی بعد اسکی اللہ اکبر کہتا ہوا پہلی سجدی کی طرح دوسری
 سجدہ کری اور وسطی طرح سبحان لی الا علی کہی بعد اسکی دوسری سجدی ہی اللہ اکبر کہتا ہوا
 پہلی سر اوٹھاوی تب دونوں ہاتھ تب دونوں زانو اور سیدہ کھڑا ہو جاوی دونوں
 پاؤں پر نعلین بیٹھی ہوئی اور زمین پر ہاتھ ٹیک کی نہ کھڑا ہو وی اور دوسری رکعت بھی
 پہلی رکعت کی طرح ادا کری مگر دوسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نہ کہی اور نہ ہاتھ
 اوٹھاوی اور جب دوسری رکعت تمام ہو وی تب بایں پاؤں بچاوی اور اوپر
 بیٹھی اور دھنسا پاؤں کھڑا رکھی اور انگلیاں پاؤں کی قبلہ رخ رکھی اور دونوں ہاتھوں
 دونوں زانو پر رکھی اور منہ کی کھلی اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں زانو پر بھیجی ہوئی اور
 شافعی محمد اسکی نزدیک خضر و زبیر کو بند کری در بچاوی انگلی اور ابہام کو حلقہ کر کے نہ
 اور سب سے پہلی کلمہ کی در بچاوی اشارہ کری یعنی اوسکو اٹھاوی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا
 اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھتی وقت اور اسی طرح ہماری عالمون
 سی بھی روایت ہی یہی مضمون شرح وقایہ کا بھی غرض یہ کہ ہماری مذہب میں ہی نیست
 اور عورت ہو وی تو اوسیطر بھی جیسا کہ عورتوں کی واسطی لکھ چکی تب بعد اسکی
 التحیات پڑھی اور بچاوی التحیات پر کچھ زیادہ نہ کری اور دوسری دونوں رکعت میں فقط
 الحمد پڑھی اور یہ افضل ہی اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہی یا جب کھڑا رہی پہلی
 دونوں رکعتوں میں تب بھی جائز ہی مگر افضل ہی الحمد پڑھنا اور جب دونوں رکعت تمام
 ہو ویں تب اوسیطر بھی جسطرح پہلی ہاتھ اور التحیات پڑھی اور درود پڑھی اور
 درود بھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ
 وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ
 مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ
 اور یہ درود محیط اور شکوہ سی لکھا ہی جب درود پڑھ چکی تب دعا اور ثورہ پڑھی اور دعا

ما ثوره یہی اللہم اغفر لی ولقہ الدینی ولقہ ثقی الدنیا ولجميع المؤمنین
والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اکھباہم منہم واکفہم
بجھتک ما ارحم الراحمین یہی ٹی درجائی توبہ یہی اللہم انظمت
نفسہ ظلم اکثر ولا تغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفر
مزعینک و ارحمہنی انت انت الغفور الرحیم اسکی یہ معنی ہیں کہ
ای الہی بیشک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت ساستم اور کوی نہیں بشتا ہی بندو کی
گناہوں کو مگر توبہ ہی سوتو مجھکو بخش دی خاص بخشنا اپنی پارس سے اور رحمت اور مہربانی
کر میری اوپر بیشک توبہ ہی بخشنی والا بندوں کی گناہوں کا اور بندوں پر مہربانی
کرنی والا شکوہ مصباح میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو کوی دعا سکھلائی کہ اسکو میں اپنی نماز کی
آخر میں پڑھوں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو اسی
دعا کو پڑھا کر خلاصہ یہی ہے کہ جو دعا کہ حضرت نے فرمائی ہو وہی یا آیت قرآن کی ہو
وہ پڑھی تب دعا مانورہ کی بعد داہنی طرف منہ یہی اس طرح پر کہ کندہ نظر پڑی
اور اسکا رخسار چھپی ہی نظر پڑی اور کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ
اور اسی طرح بائیں طرف کہی اور امام ہو وہی تودو نو سلام میں آدمی اور فرشتوں
نیت کری جو سب اسکی بھی ہیں اور اگر مقتدی ہو وہی تو امام کی نیت کری اور اگر اکیدا
ہو وہی تو فقط فرشتوں کی نیت کری اور جب امام سلام سے فراغت ہو وہی تب
داہنی یا بائیں پہر کی بیٹی اور جو دعا کہ چاہی پڑھی مگر بہتر یہی ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی
پڑھی بعد اسکی دونو ہاتھوں کو دونو کانوں کی برابر اوٹھائی اس طرح پر کہ دونو انگلیں
ظاہر ہو ورنہ اور جو حاجت چاہی سوا اسکی مانگی اور چاہی توبہ مناجات پڑھی
سُبْحَانَكَ لَا تُؤَخِّرُ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُرْحَمَةً اِنَّكَ

اِنَّكَ الْوَخَّابُ رَبَّنَا اَتَمْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ
عَذَابَ النَّاسِ اِرْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر اکیلا ہو وی تو مختار ہی چاہی داسنی

ع

بائیں منہ کس بیٹی چاہی نہ بیٹی فصل نوین جماعت کی بیان میں

ہدایہ میں لایا یہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى لَا يَتَخَفَتْ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ اِیْنِ
جماعت سنت موکدہ ہی اوس سی خلاف نہیں کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہی اور جماعت
نواب اکیلی بیٹی سی زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ صَلَّوْا اَلْجَمَاعَةَ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفَدَّ بِسَبْعٍ وَعَشْرِ
دَرَجَةٍ اِیْنِ جو نماز کہ جماعت کی ساتھ بیٹی ہیں وہ نماز زیادتی کرتی ہی ثواب
اوس نماز سی کہ اکیلی بیٹی ہیں سنا میں درجہ اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں
ہی خلاصہ یہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کی ہی مکملہ اور
بہتر ہی امامت کی واسطی وہ شخص کہ جو نماز کی مسلمی خوب جانتا ہو ہی اور اگر اس
میں برابر ہو وین تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہو وی اور اگر اس میں
بہی برابر ہو وین تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہو وی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی مَنْ صَلَّی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِيَتْ كَأَمَّا صَلَّی خَلْفَ نَبِیٍّ اِیْنِ جس
شخص نے نماز پڑھی عالم پرہیزگار کی پیچھی تو ایسا ہی کہ اوسنی بی کی پیچھی نماز پڑھی
اور اگر اس میں ہی برابر ہو وین تو وہ شخص جو کہ عمر میں زیادہ ہو وی اس واسطی
کہ اوسکی امام ہونی میں جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر میں برابر ہو وین تو اوسوقت
وہ شخص بہتر ہی کہ جس سی سب لوگ راضی ہو وین مکملہ اور مکروہ ہی امام کرنا
غلام کو اس واسطی کہ اوسکو فراغت علم سیکھنی کی نہیں رہتی ہی اور اعرابی کو اس واسطی

کہ اون

کہ اون میں نادان بہت ہوتی ہیں اور اعرابی کہتی ہیں جنگلی لوگوں کو جو شہر کی باہر
رہتی ہیں اور بدکار کو اسواسطی کہ وہ اپنی دین کی کام کی پہلائی نہیں کرتا ہی اور اندی
اسواسطی کہ اوس سے نجاست لگنی کی احتیاط کم ہوتی ہی اور حرام زادی کو اسواسطی
کہ اوسکی باپ نہیں ہی کہ اوسکو ادب کری تو اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ وہ نادان ہوتی
ہیں اور اسواسطی امامت ان سے ہونے لگ کر وہ ہی کہ انکی امام ہونی میں لوگوں کو نفرت ہو
ہی اور اگر آپ سی بی سب آگے ہو دین اور امامت کریں تو درست ہی جیسا کہ انکو
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ وسلم نے فرمایا اَیُّہَا دُؤْلَجِبْ عَلَیْکُمْ مَعَ
کُلِّ امْرِئٍ شَأْنٌ اَکَانَ اَوْ فَاجِرًا یَغْنِی لِرَّائِی کرنا کافرون سے فرض ہی تہاری
اور ہر امیری کے ساتھ ہو کر نیک ہوئی یا بدکار ہوئی وَاَنْ عَمِلَ الْکَبَاثُ اور اگر چہ گناہ کبیرہ
کرتا ہوئی وَالصَّلٰوْۃُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
اور نماز واجب ہی تہاری اور جماعت میں ہر مسلمان پیچھے نیک ہوئی یا بدکار وَاِنْ
عَمِلَ الْکَبَاثُ اور اگر چہ گناہ کبیرہ کرتا ہوئی یعنی جائز ہی اوٹکی ساتھ اقدار نا اگر چہ
مکروہ ہی اور یہ اسوقت ہی کہ اوسکی بدکاری کفر تک نہ پہنچی ہو دی یا ہر ہر کار مرد
اوس جگہ پر حاضر ہو وی وَالصَّلٰوْۃُ وَاجِبَةٌ عَلَیْ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
فَاجِرٍ اَوْ اِنْ عَمِلَ الْکَبَاثُ اور نماز جنازی کی واجب ہی ہر مسلمان پر نیک
ہو وی یا بد اور اگر چہ گناہ کبیرہ کری اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی یہ
حدیث مشکوٰۃ مصابیح سے لکھا اور مکروہ ہی امامت بدعتی کی اور مکروہ ہی عجمت
عورتوں کی جبکہ فقط عورتیں ہی ہو دین یعنی عورت ہی امام اور عورت ہی مقتدی
ہو وی اور عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت کہ امام ہو وی وہی بیچ میں کڑی
ہو وی آگے نہ بڑھی اور اسے طرح اگرنگی لوگ جماعت کی نماز پڑھتی ہیں تو جو امام
ہو وی وہ بیچ میں کڑا ہو وی آگے نہ بڑھی **مسئلہ** اور مکروہ ہی جوان عورت کا

حاضر ہو مناسب جماعت میں اور بڑی عورت کا ظہر اور عصر میں اور اگر فجر اور مغرب
 اور عشا کی وقت جماعت میں حاضر ہو وین بڑی عورتیں تو کچھ دہشت نہیں ہی
مسئلہ اور درست ہی اگر اقتدا کری وضو والا تیمم والی کی ساتھ اور پاؤں
 دھونی والا نوزی پر مسج کر نیوالی کی ساتھ اور کھڑا ہونی والا کوزہ پشت کی ساتھ
 اور بیٹھنی والی کی ساتھ اس واسطے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کی امامت کی ہے
 اور بشارت کرنی والا اشارہ کرنی والی کی ساتھ اور نفل پڑھنی والا فرض پڑھنی والی
 ساتھ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور اگر مرد اقتدا کری عورت
 کی ساتھ اور لڑکی کی ساتھ اور بیٹوں کی ساتھ تو درست نہیں ہی اور اگر قرآن پڑھنی
 آدمی کی ساتھ اقتدا کری تو درست نہیں ہی اور امی کہتی ہیں او سکھو جو ایک آیت بھی
 قرآن کی نہ جانتا ہو وحی اور اگر اقتدا کری وہ شخص کہ کپڑا پہنی ہی تنگی کی ساتھ یا وہ
 شخص کہ رکوع اور سجدہ بی اشاری کرتا ہی او سکی ساتھ اقتدا کری کہ جو اشارہ سی
 رکوع اور سجدہ کرتا ہی اور فرض پڑھنی والا نفل پڑھنی والی کی ساتھ تو درست
 نہیں ہی **مسئلہ** اور اقتدا لنگری فرض پڑھنی والا او سکی ساتھ جو دوسرا فرض
 پڑھتا ہی مثلاً نہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی **مسئلہ**
 اور جو شخص کہ معذور ہو وی یعنی ناک سی خون جاری ہو وی یا پیشاب جاری
 ہو وی یا اور کچھ عذر ہو وی جیسا کہ اوپر لکھا چکی تو جو شخص کہ ظاہر ہو وی و
 او سکی ساتھ اقتدا نہ کری کیونکہ او سکی امامت درست نہیں ہی اور معذور کی
 نماز درست ہی مگر ہر نماز کی وقت وضو کری گا **مسئلہ** عمدۃ الاسلام میں
 لکھا ہی کہ رافضی کی پیروی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا
 منکر ہی نماز درست نہیں ہی **مسئلہ** ہدایہ میں لایا ہی کہ مقتدیوں کی ساتھ
 امام نماز کہ بہت طول نہ کری جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم فرمایا ہی اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَخَفِّفْ جبکہ نماز پڑھی تم لوگوں
 میں سے کوئی شخص آدمیوں کو واسطی یعنی اونکی امامت کری تب چاہی کہ تخفیف کری اور لوگوں
 کی اوپر رعایت کری فَإِنْ فِیْهِمَا الشَّقِیْمُ وَالضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ اسواسطی کہ
 اونکی بیچ میں بیمار اور کم زور اور بڑا ہی وَاِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا
 شَاءَ اَوْ رَجِبْ نماز پڑھی تم میں سے کوئی اپنی ہی واسطی یعنی اکیلا پڑھی تب چاہی کہ طویل کری
 جس قدر کہ چاہی اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں ہی **فائدہ** اور جس طویل سی امام کو نہ
 کیا ہی اوس سے یہ مراد ہی کہ جب قدر قرأت سنت ہی اوس سی طویل نہ کری اور جب قدر
 کہ سنت ہی اوس قدر تو پڑھا چاہی **مسئلہ** شرح وقایہ میں لایا ہی کہ امام طویل نہ
 کری پہلی رکعت کو دوسری رکعت سی سوای فجر کی نماز کی **مسئلہ** اگر ایک ہی مقتدی
 ہو وی تو اوسکو امام اپنی برابر دہنی طرف کھڑا کری وراگر مقتدی ایک سی زیادہ ہو و
 تو امام کی کھڑا ہو وی **مسئلہ** اور اگر امام کو نماز میں حدت ہو وی تو مقتدی بھی
 نماز کو دہرا وی اسواسطی کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز میں شامل ہی جب امام نئی زمین
 فساد ہو اتب مقتدی کی نماز میں بھی فساد ہو **مسئلہ** پہلی صف میں مرد
 کھڑی ہو وین دوسری میں لڑکی کھڑی ہو وین تیسری میں بیچڑی کھڑی ہو وین چو
 میں عورتیں کھڑی ہو وین **مسئلہ** اگر ایک عورت مرد کی برابر کی نماز پڑھی
 تو اگر وہ عورت شہوت دلانی والی ہوئی اور دونوں کی درمیان میں کچھ لڑنہو و
 اور دونو تحریم کی وقت سی ملی ہو وین اور جو وہ پڑھتا ہو وی سو یہ پڑھتی ہو وی
 یعنی دونو سبوق نہ ہو وین اور شروع نماز سی تحریمہ میں شریک ہو وین تو اس
 صورت میں اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہو گئی اور اگر
 امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہو گئی **مسئلہ**
 اور ہدایہ میں لایا ہی کہ امامت کی نیت کرنی کی شرط اوس وقت میں ہی کہ جب عورت

اکی مقتدی ہو وی مرد کی برابر **مسئلہ** اگر نماز پڑھائی امی فی قرآن پڑھنی والی کو اور امی کو تو سبھون کی نماز باطل ہوئی اور اسکی وجہ یہی ہے کہ قاری کی نماز اسواسطی باطل ہوئی کہ او سکھو قرات کی قدرت تھی اور اوسنی قرات ترک کی اور امی کی نماز اسواسطی باطل ہوئی کہ جب اوسنی خواہش کے جماعت کی تب واجب ہوا اوسپر کہ اقتدا کری قاری کی ساتھ تاکہ قرات قاری کی اوسکی قرات پڑی سوا اوسنی ترک کیا اوس قرات کو قدرت رکھتی ہوئی **مسئلہ** اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرات کی پھر اوسکو حدت ہوا تب اوسنی آخری دونوں رکعت میں امی کو خلیفہ کیا تو اس صورت میں سبھون کی نماز باطل ہو گئی اور خلیفہ کرنی کا مسئلہ اکی معلوم ہو دیا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہدایہ میں بھی ہے **مسئلہ** عہدۃ الاسلام میں سراجی سی لکھا ہے کہ اگر کسی کی محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو چاہی کہ قدیم میں نماز ادا کری اور اگر دونوں ساتھ ہی بنی ہوئی ہوں تو اوسوقت جو نزدیک ہو وی اوس میں نماز پڑھی اور بچا ہی کہ دور کی مسجد میں جا وی جماعت کی کثرت کیواسطی واللہ اعلم بالصواب

دسویں فصل نماز میں جدت ہو جانے کی بیان میں

اگر ایک نمازی کو نماز میں بغیر قصد کی آپسی حدت ہو وی تو وضو کری اور پھر اوسی نماز کو پوری کری یعنی جس مقام سی حدت ہوا ہو وی اوسی مقام سی پڑھی یا کہ اگر التحیات کی بعد حدت ہو تو چاہی کہ وضو کری اور اکی سلام پھیری اسواسطی کہ نمازی باہر آنا اپنی کام کی ساتھ فرض ہی مگر افضل ہے کہ وہرا کی پڑھی او سکھو جانی دیوی **مسئلہ** اگر امام کو نماز میں حدت ہو وی تو امام دو سری شخص کو خلیفہ کری یعنی اپنی مکان پر پہنچ لیوی وہ نماز پڑھانی لگی جس مقام سی امام نے چھوڑا ہو و اور امام چلا جا وی اور وضو کری اس صورت میں اگر امام یعنی خلیفہ نماز سی فراموش ہوا ہو وی تو او سکھو جانی وضو کیا ہی اختیار ہی چاہی اوسی مقام پر جہاں وضو

تا

کیا ہی پڑھ لیوی تاکہ کم چلنا پڑی نماز میں اور چاہی پھر آدمی پہلی مکان پر تاکہ ایک ہی مکان
 پر نماز ادا ہو وی اور یہی حکم اکیلی پڑھنی والی کا بھی ہی یعنی چاہی وضو کی جگہ پر پڑھنی و
 اگر وہ امام یعنی خلیفہ نمازی فراغت نہ ہوا ہو وی تو پہلا امام پھر آدمی اور اپنی خلیفہ کی
 پیچھی نماز پوری کری اور یہی حکم مقتدی کا بھی یعنی اگر امام نے فراغت کی ہی تو چاہی وضو
 جگہ پر پڑھنی اور چاہی پہلی مکان پر پڑھنی اور اگر امام فراغت نہیں ہوا ہی تو پھر آدمی
 اور امام کی پیچھی نماز پوری کری اور اسکی ولاحق کہتی ہیں **فصل کیا رہوین**
لاحق کی بیان میں اور لاحق کا مسئلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی
 رکعت سی جماعت میں داخل ہوا مگر تمام نماز اوس امام کی ساتھ نہیں پائی اس
 سبب سی کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہی چلا جاوی اور
 وضو کر کے پھر آدمی اس صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہی کہ
 اوس رکعت کو جو اوسنی نہیں پائی ہی پہلی بغیر قرات کی ادا کری تب بعد اسکی
 امام کی تابعداری کری مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کی ساتھ پہلی ایک رکعت پڑھا
 کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنی کو جب تک کہ وہ آویتی تک امام دوسری ایک
 رکعت پڑھ چکا تب وہ وضو کر کے آیا تو چاہی ہی کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنی نہیں
 پائی ہی پہلی بغیر قرات کی پڑھ لیوی تب باقی جو دو رکعت ہیں اوسکو امام کی ساتھ
 پڑھی اور اگر امام نمازی فراغت ہو گیا تو اس صورت میں جو اوسنی نہیں پائی
 اوسکو بغیر قرات ادا کر لیوی اور اس شخص کو لاحق کہیں گی **فصل**
بارہوین سبوق کی بیان میں اور جو شخص کہ امام کی ساتھ
 آخر نماز میں ملی یعنی اوسکی اوپر کی نماز جاوی تو اوسکو سبوق کہتی ہیں
 اور سبوق کا مسئلہ اس طرح پر ہی کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز میں امام کی تین
 دوسری رکعت میں پادی تو ثنا اور تہود تسمیہ کہی اور جب امام سلام پڑھا تب چاہی کہ

گملاوٹھی اور آپ سلام نہ پڑھیں اور وہ ایک رکعت جو اوسنی نہیں پڑھی
ادا کریں اور اگر اوسکو معلوم ہو وی وہ سورت جو امام نے پڑھی ہی تو فاتحہ کے
بعد اوسی سورت کو چہر سی پڑھی اور نہیں تو سورہ اخلاص پڑھی اور اگر امام کو
تشہد میں پاوی تو چاہی کہ دو نور رکعت اور پکی ادا کری جس طرح فجر کی نماز
پڑھتا ہی یعنی فاتحہ کی بعد سورت ملاوی اور چہر سی پڑھی خلاصہ یہ ہے کہ اسطرح
سی کوئی وقت ہو وی جماعت میں داخل ہو جاوی اور جو اوسنی نہ پائی ہو وی

اوسکو جب امام سلام پھیری تب ادا کر لیوی **فصل تریہون نماز**
کی فاسد ہونی کی بیان میں نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا

سہو سی کہی خواہ قصد سی سونی میں یا جہنمی میں نہو ٹی یا بہت اور قصد کے
معنی کوئی کام جان بوجہ کی کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سی سلام کرنا اور اگر
سہو سی سلام کریگا تو نماز فاسد نہ ہوگی اسواسطی کہ سلام اللہ کی ذکر میں داخل
ہی اگر سہو سی سلام کریگا تو ذکر میں داخل ہو دیگا اور اگر قصد سی کریگا تو بات
میں داخل ہوگا اور یہ غلط ہے کہ اگر سہو سی اوسکی منہ سی نکل گیا تو اللہ کا نام
مضائقہ نہیں اور اگر کسی شخص کو قصد سی سلام کیا تو بات کرنا پڑا اور فاسد
کرتا ہی سلام کا جواب دینا قصد سی ہو یا سہو سی اور نالہ کرنا بلند آواز سی اور
آہ کرنا درد یا بیماری سی اور آف کرنا اور آواز سی ونا درد سی یا مصیبت سی
اور کہنگہاں یا بغیر عذر کی اور چہنیک کا جواب دینا یعنی تر جمک اللہ کہنا اور خبر کی
جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور خوش خبر کی جواب میں الحمد للہ
کہنا اور عجیب خبر کی جواب میں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا اور قعدہ دینا اپنی امام کی سوا دوسری کو کو
اگر اپنی امام کو قعدہ دیوی تو نماز باطل ہو وی اور قعدہ نی کی یہ معنی میں کہ جو کلمہ نماز میں قرات
بہول جاوی وکلو یا دلا دینا اور نماز میں قرآن مکہ کی پڑھنا اور مجلس جگہ پر سجدہ کرنا

اور نماز میں دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرنا ہی مثلاً کہی کہ یا اللہ تعالیٰ
 ظانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہی کہ چھتو ہزار دینار دے یا کہی کہ مجھ کو اچھا کلمہ اداوی
 اور مثل اسکی جو بات ہی اور نماز میں کہانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ
 زیادہ کری نماز کو باطل کرنا ہی اور زیادہ کام کی پیہ معنی ہیں کہ ایسا کام کری کہ جو کوئی
 دیکھی تو وہ جانی کہ پیہ نماز نہیں پڑھتا ہی یا نمازی آپ بوجی کہ پیہ نماز زیادہ کام کیا یعنی
 نمازی کی عقل پر چوڑ دیوی اور نماز کو نہیں فاسد کرتا ہی نہشت کی ذکر سی یاد و زنج کی
 نہشت سی رونابک اسطرح کار و نماز میں مستحب ہی اور کہنکبار ناعدک ساتھ یعنی او
 بنائی کی واسطی کہنکباری جس میں فراوت ہو سکی اور وہ دعا جو آدمیوں سے نہیں طلب
 کرتا ہی اور تھوڑا کام کرنا اور کسی کا گزرنا نمازی کی آگ سی نماز کو باطل نہیں کرتا ہی گرو
 شخص گنہ گار ہو تا ہی خلاصہ پیہ ہی کہ اگر نماز چوٹی مسجد میں پڑھتا ہو دی تو نمازی کی
 آگ سی جانا جس جگہ ہی ہو دی گنہ گار کرتا ہی اسواسطی کہ چوٹی مسجد ایک ہی مکان ہے
 اور اگر ٹری مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہو دی تو اس صورت میں اگر او سکی سجدہ
 کی جگہ پر سی کوئی جاوی تو وہ گنہ گار ہو تا ہی اور اگر نمازی مکان پر نماز پڑھتا
 ہو دی یعنی اونچی مکان پر اور کوئی او سکی سامہنی سی جاوی تو اس صورت میں اگر چاہی
 کا بعضا عضو نمازی کی بعضی عضو سی برابر ہو جاویگا تو وہ جانی والا گنہ گار ہو دے
 اور اگر برابر ہو دیگا تو گنہ گار نہ ہو گا **مسئلہ** اور جب کوئی شخص نماز
 میدان میں پڑھتی تب ایک سترہ ایک گز کا لانا اور ایک اونچل کا موٹا اپنی آگ
 گار دیوی اور وہ سترہ او سکی نزدیک اور دونو ابرو میں سی ایک ابرو کی برابر
 ہو دی اور سترہ کھڑا ہو وی زمین پر پڑا نہ ہو دی اور زمین پر خط نہ کھینچی اور اگر
 سترہ نہ ہو دی اور کوئی سامہنی آوی یا سترہ ہو دی اور کوئی ستری اور نماز
 کی پنج میں وی تو اسکو منع کری سبحان اللہ کہہ کر یا انشاری سی اور تسبیح اور اشار

ساتھ نہ کری خواہ شیخ خواہ اشارہ دو نو میں ہی ایک کری اور امام کا سترہ کفایت ہی سکی
 واسطے اور سترہ کہتی ہیں اگر کو مسئلہ اور جب جانی کہ اس میں کوئی نہ آویگا
 تو ستر کا ترک کرنا جائز ہی فصل چودھوین نماز کی مکروہات
 کی بیان میں مکروہ ہی نماز میں کپڑا سر پہنا کر ہی پڑھنا اور اس کے
 کناروں کا چھوڑ دینا اس طرح پر کہ انگلی رہیں اور کپڑا یکساں سینا دونوں انوی
 سجی میں جاتی وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگی اور کپڑی یا بدن سے کہیلنا اور بال کا ہٹنا
 بطور کی چاندی پر یعنی پیچ سر پر اور اوٹھلینو کا توڑنا یعنی لمبایا کہینچنا تاکہ آواز دی اور
 دھنی بائیں دیکھنا گردن پیر کی اس طرح پر کہ منہ قبلہ سے ہر جاوی اور بغیر گردن پیر سے
 آنکھوں کی کنار سے دیکھنا نہیں مکروہ ہی اور مکروہ ہی کنکریوں کا ٹالنا مسجد کی واسطے
 مگر ایک بار مضائقہ نہیں اور ہاتھ مکہ پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑا کرنا اور کھجی کے
 بیٹھک بیٹھنا اور وہ اس طرح پر ہی کہ زانو کھڑا کری اور چوڑے ٹیڑھے اور مردوں کی
 تین دونوں بازو وٹکا بچھانا مسجد میں اور عورتیں اس طرح سجدہ کریں اوٹھو مکروہ نہیں
 اور چار زانو بیٹھنا بغیر عذر کی اور نماز کی باہر چار زانو بیٹھنا مکروہ نہیں ہی اور امام کا
 کپڑا ہونا مسجد کی محراب میں اور امام کا کپڑا ہونا اکیلی دکان پر یعنی قد آدم کی اونچی پر
 یا اسکی اولیٰ یعنی امام اکیلا نیچے ہوئی اور مقتدی اونچی پر ہووین اور مکروہ صحت
 ہونا نمازی کی آگے یا بازو کی برابر یا چپٹ کی اوپر یا سر کی اوپر انگلی ہوئی یا قبلہ طرف کی
 دیوار میں ہووی اور اگر سچے دی یا قدم کی نیچے ہووی تو مکروہ نہیں ہی اور اگر
 نماز کی ادب میں سستی کری اور بی لحاظی ہی انگلی سر ٹیڑھی تو مکروہ ہی اور نماز کی بات
 کرنا اور ناچیز جان کی انگلی سر ٹیڑھنا تو کفر ہی اور اگر اپنی تین ناچیز اور خراب جان کی
 انگلی سر ٹیڑھی تو مکروہ نہیں ہی اور اچھا کپڑا ہولے ہوئی بڑا کپڑا یا چھوٹا کپڑا یا چھوٹا کپڑا
 آدمیوں کی پاس نہ جاسکی مکروہ ہی اور نماز میں پیشانی کا اونچا خاک سے فرغت

ہونی کی پہلی اور آسمان کی طرف دیکھنا اور گپڑی کی پیچ پر سجدہ کرنا اور ایتون کا
 اور تین چ کا شمار کرنا اور نگلیون سی اور اوس کی پٹری کا پیرنا حسین صورت
 بنی ہو وی **مسلمہ** اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور جاضور
 پہنا مسجد کی اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا **مسلمہ** اور مکروہ نہیں
 مسجد میں گچ سی یا آبنوس سی یا سولی کی پانی سی نقاشی کرنا اور محراب میں سجدہ
 کرنا اس طرح ہر گھر کہہ رہا ہو وی مسجد میں اور نماز پڑھنا اوس کی سچی جو بیٹہ پیری ہو
 بات کہہ رہا ہی اور اوس بھوئی پر نماز پڑھنا حسین صورت بنی ہو وی مگر سجدہ
 صورت پر نہ کری یا صورت چھوٹی ہوئی جو کہ دیکھنی والی کو نظر نہ پڑے مثلاً جیوی
 یا کبھی کی صورت ہو وی یا صورت اوس کی ہو وی جس کی جان نہیں ہوتی ہی
 شلاکشی کی یا درخت کی صورت ہو وی یا صورت جان دار کی ہو وی مگر اوس کا
 سر نہ بنا ہوئی اور نماز میں سانپ یا بچھو کا مارنا **مسلمہ** اور پیشاب
 کرنا اوس گھر کی حیثیت پر حسین محراب بنالی ہی نماز پڑھنی کیو اسطی
 کہ وہ گھر مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہی **مسلمہ** اور مکروہ ہی مقدس کیو اسطی
 اکیلی گھر اہونا صفوں کی سچی جس وقت کہ صفوں میں جگہ خالی ہو وی یعنی اگر
 جگہ خالی ہو وی تو اوس جگہ گھر اہو وی تاکہ وہ جگہ ہر جاوی اور اگر صفوں
 کچھ جگہ خالی نہ ہو وی تو سچی گھر اہونا مکروہ نہیں ہی اور اگر کسی شخص کو صف میں
 سی اپنی طرف کہنچ لیوی اور اوس کی ساتھ گھر اہو وی تو یہ بہت خوب ہی اور
 یہ سکہ محیط میں ہی **مسلمہ** اور مکروہ ہی نماز میں تحریمہ کی گیارہ بار
 کہنا یعنی اے اے اے کہہ کر کہنا اور نماز میں ہونمنا اسطی کہ پاس کا آدمی سنی
 اور اس قدر ہو گیا کہ سنی بات میں داخل ہی اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور
 بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قراوت کا رکوع میں جا کر

اور رکوع کی تسبیح قوم کی شروع میں کہنا اور سجدی کی تسبیح جلسہ کی شروع میں
 کہنا اور مکروہ ہی پہلی رکعت و راز کرنا نفل میں اور مکروہ ہی دوسری رکعت و راز
 کرنا پہلی رکعت سے سب نماز میں اور پیرسین اور تاج کا اوتارنا اور پیرنا اور موزی کا
 اوتارنا تہوڑی کام سی اور بہت کام سی تو نماز باطل ہوگی اور جو شعبوی اور پیر
 سو گھنٹا اور ہوا کرنا کپڑی یا پٹنگی سی ایک دو بار اور انگہ بند کرنا اور بعضوں نے
 کہا ہی کہ اگر حضور دل کیواسطی بند کری تو کچھ دہشت نہیں ہی اور ترک کرنا
 کسی سنت کا اور وہ چیز منہ میں کہنا کہ جسکی رکعتی سی قراوت نہ ہو سکی اور
 جو چیز کہ دانت میں ہی مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تہوڑا ہو وی اوسکا ٹھکانا او
 سجدی میں جاتی وقت دو نو ہاتھ زانو کی پہلی زمین پر کہنا بغیر عذر کی اور
 او بٹنی وقت اوسکی اولیٰ کرنا یعنی ہاتھ کی پہلی زانو اوٹھانا بغیر عذر کی اور
 کشادہ رکھنا انگلیوں کا سوا سی رکوع کی اور تھوکنے اور ناک چھینکنا او
 کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سوا سی اوسکی نماز میں نہ پڑھی اور ایک رکعت میں دو سورہ کا پڑھنا
 بیچ کی ایک سورت چھوڑ کی اور پچھلی سورت کو پہلی پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہو
 مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ پڑھی اور دوسری میں ثبت ید او رناز کا طول کرنا
 اس قدر کہ مقتدیوں کو گران معلوم ہو وی اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیوں کی جلدی
 کیواسطی اور ایک ہی سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور استین
 کہنیوں کی اوپر تک اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کی
 مسئلہ اور مصحف اور شمیر یا شمع اور چراغ اگی ہو وی تو کچھ دہشت
 نہیں ہی مگر آگ بلی ہوئی مکروہ ہی مسئلہ کہ باندھی ہوئی نماز پڑھنا کرنا
 نہیں ہی یہ مسئلہ شرح اور اسی لکھا ہی

فصل پندرہویں و تریں
فی نمازی بیان میں و تریں رکعت واجب ہی تین رکعت کی

از او کمی ہو دین اور او سکی دعا قبول ٹری پی اور ساتھ دوزخی کو قیامت کی دن
 شفاعت کرے اور جب مری تو شہید مرام ہو وی سو بعد او سکی جو خوب تحقیق کیا
 نہ اسکی کہیں سندنہ پائی مگر بعد سلام پیرنی و ترک کہی **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَلْبِ**
 تین بار اور تیسری بار آواز کو کہی پی اور بلند کری ہیہ حصن حصیل اور شکوہ مصباح
 مضمون ہی اور بعد و ترک دو رکعت ہکلی نفل بیٹھہ کی پڑہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی شکوہ میں روایت ہی **فصل سولہویں**
سنتوں کی بیان میں فجر کی نماز کی پہلی اور طہ کی نماز کی بعد اور غروب کی نماز کی بعد اور
 عشا کی نماز کی بعد دو رکعت سنت ہی اور طہ کی نماز کی پہلی اور جمعہ کی نماز کے
 پہلی اور جمعہ کی نماز کی بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نزدیک
 جمعہ کی بعد چہر رکعت سنت ہی پہلی چار رکعت پڑہ کی تب دو رکعت سنت ٹری
 اور یہ محیط میں ہی اور عصر کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی پہلی اور عشا کی نماز کی
 بعد چار رکعت مستحب ہی اور مغرب کی نماز کی بعد ہی چہر رکعت مستحب ہی **مسئلہ**
 اور مکروہ ہی دن کو ایک سلام کی ساتھ چار رکعت نفل سی زیادہ پڑہنا اور
 رات کو آٹھ رکعت نفل سی زیادہ پڑہنا ایک ہی سلام کی ساتھ ہیہ نہ کو لی جائے
 مری کہ رات کو نفل زیادہ پڑہنا منع ہی اسکی ہیہ معنی ہیں کہ دن کو چار رکعت ہی
 زیادہ اور رات کو آٹھ رکعت سی زیادہ کی نیت نہ باند ہی اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باند ہنادن اور رات دو میں **مسئلہ**
 فرض میں دو رکعت میں قرات فرض ہی اور وتر اور سنت اور نفل میں سب
 رکعت میں **مسئلہ** جب نفل نماز قصد سی شروع کری تب او سکا تمام
 کہ نما فرض ہو جاوی **فصل سترہویں تراویح کی بیان**
 میں تراویح بیس کھات عشا کی بعد اور وتر کی پہلی رمضان کی چاند رات سی

ج۱

ج۲

آخر تک جماعت کی ساتھ اور بغیر جماعت کی بھی مردوں اور عورتوں دونوں کی واسطی سنت
 مودہ ہی جب چاہی کہ تراویح ادا کری تو بیس رکعت کو دس سلام ہی ادا کری یعنی دو
 رکعت کی نیت باندھی دو رکعت تمام کر کی دو نوط سلام پیری اور چار رکعت کی بعد
 چار رکعت کی موافق بیٹی اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی سبحان ذی الملک والملكوت
 سبحان ذی العزت والعلیة والقدر والکبریا والحدوت سبحان الملک
 النبی الذی یموت ولا یموت ابد ابد اسبوحہ قل وسبحنا ورت الملک والکبریا والحدوت
 بعد اسکی دونو ہاتھ جہاں کی برابر اوٹھا دی اور یہ مناجات پڑھی اللھم انا نسئک
 النجۃ ونعوذ بک من النار یا خالق الجنۃ والنار رحمۃک باعتر یا غفار
 یا کرم یا ستار یا کریم یا جبار یا خالق یا بار اللھم اجزنا من النار یا مجیر یا
 یا مجیر رحمۃک یا ارحم الراحمین اسی طرح چار چار رکعت کی بعد یہی تسبیح اور یہی
 مناجات پڑھی اور جب بیس رکعت تمام ہو وین تب وتر کو جماعت کی ساتھ ادا کری اور
 امام وتر کو بلند آواز سی پڑھی اور مقتدی چپ رہی اور رکوع اور سجدی میں امام کی اتباع
 کری جماعت کی طرح پر اور امام وتر میں پہلی رکعت میں الحمد کی بعد سبح اسم یا انا انزلنا
 پڑھی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھی تب بعد اسکی بیٹی اور التحیات پڑھی
 اوٹھی اور فاتحہ کی بعد قل ہو اللہ بلند آواز سی پڑھی تب بعد اس کی دونو ہاتھ
 کان کی لہر تک پہنچادی اور تکبیر بلند کہی اور دو عاقنوت پڑھی اور مقتدی بھی عا
 قنوت پڑھی بعد اسکی رکوع سجدہ کرگی نماز تمام کری اور دو عاقنوت ہاتھ باندھی
 ہوئی پڑھی **مسئلہ** سوای رمضان کی وتر کو جماعت کی ساتھ نہ پڑھی **مسئلہ**
 اور تراویح میں ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہو وی تو ایک ختم تمام رمضان
 میں کری اور اگر لوگ سستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک نہ کری اور دو ختم کری
 تو فضیلت ہی اور تین ختم کری تو افضل ہی اور ترکیب ختم کی یہی ہے کہ اگر بیس

آئین ہر رکعت میں پڑھی تو ایک ختم ہو دی تمام رمضان میں اور اگر میں آئین ہر
 رکعت میں پڑھی تو دو ختم ہو دیں اور اگر تیس آئین ہر رکعت میں پڑھی تو تین ختم
 ہو دیں اور یہی محیط میں لکھا ہے **کلمہ** اور اگر امام حافظ قرآن نہ ہو دی
 تو ہر رکعت میں ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھی یا کوئی سورہ فصلا فصل سی پڑھی
 الم تر کیف سی آخر قرآن تک دوبار پڑھی تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی جاوی
 اور اسکا حکم ختم کا ہی اور یہ قول حسن ہے **کلمہ** عمۃ الاسلام میں ہے
 لکھا ہے کہ اگر شہر کی لوگ تراویح ترک کریں تو بادشاہ اذکی ساتھ لڑائی کری اس
 سنت کی قائم کرنی کی واسطی **کلمہ** اور تراویح اس واسطی سنت ہے کہ
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رات تراویح پڑھی جب کہ غازی بہت جمع ہوئی
 تب حجرہ مبارک سی حضرت باہر نہ آئی اور عذر بیان فرمایا کہ اگر میں اس نماز کو ہمیشہ
 ادا کروں تو یہ خوف ہے کہ تم سبھوں پر فرض ہو جاوی اور اسکا ادا کرنا میرے
 مشکل ہو دی حضرت نے است پر شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفاء راشدین
 رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اس واسطی کہ خوف فرض ہونیکا نہ تھا **فصل**
 اہل ہارہ میں کسوف اور خسوف کی نماز کی بیان
 میں کسوف کہتی ہیں سورج گھن کو اور خسوف کہتی ہیں چاند گھن کو کسوف کی وقت
 سنت ہے کہ امام جمعہ کا آدمیوں کی ساتھ دو رکعت جماعت کی ساتھ بغیر اذان
 اور اقامت اور خطبہ کی ادا کری اور ہر رکعت میں ایک رکوع کرے سب غفلوں کی
 طرح پر اور قرات دراز کری اور آہستہ پڑھی جب نماز سی فراغت ہو دی تب
 دعائیں مشغول ہو دی جب تک کہ آفتاب روشن ہو دی اور اگر امام حاضر نہ ہو
 تو اکیلی اکیلی نماز پڑھیں اور جب بابتاب میں خسوف لگی تب ہر کوئی نماز اور دعائیں
 اکیلی اکیلی مشغول ہو دی جب تک کہ بابتاب روشن ہو دی اور اسی طرح ہی جو خوف

مگر اگر آدمی مثلاً آندھ ہی آدمی یا تاریکی آدمی یا دشمن ظاہر آدمی یا مینہ ہیشیہ برسی لگی یا اگر جی
 ایسہ بچال آدمی یا تمام عالم میں سیاری ہو وی تو ایسی وقت میں نماز اور دعا میں شغول
 ہونا سنت ہی مسئلہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی مگر وہ نماز کی جماعت
 مکروہ نہیں ہی ایک تراویح کی نماز اور دوسری کسوف کی نماز مسئلہ کسوف کی

۷۶

نماز مکروہ وقت میں نہ ادا کری ہیہ دونوں مسئلہ عمدۃ الاسلام سی کہی ہیں **فصل**
انیسویں استسقا کی نماز کی میان میں اور استسقا کہتی ہیں پانی

طلب کرنے کو جب مینہ نہ برسی تب مسلمان جمع ہو وین اور میدان میں جا وین
 اور دعا کریں اور استغفار کہیں قبلہ طرف منہ کر کے اور اکیل اکیل نماز ادا
 کریں بغیر خطبی اور جماعت کی می طرح تین روز باہر نکلیں اور ان تینوں روز استغفار
 بہت کہیں اس واسطی کہ استغفار کو مینہ کی طلب کرنے میں بڑا اثر ہی جیسا کہ اسد
 علی فرمایا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُسَلِّمُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ

صِدْرَارِ اِیہ آیت سورہ نوح میں ہی یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سی کہتی
 خلاصہ اسکا یہ ہی کہ گناہ بخشو او اپنی رب سی بیشک وہ ہی بخشنی والا اور جب
 تم توبہ کرو اور گناہ بخشو او تو اللہ تعالیٰ تم پر بدلی بھیجی خوب دہرلی کا پانی برس اوی

اور استسقا کی نماز میں زمی کو حاضر نہ کریں اور چادر نہ گھوما وین اور زمی کہتی ہیں
 میطیع الاسلام کا ذکر کو مسئلہ اور خلق اپنی گناہوں سی نئی سری توبہ کریں

۷۷

تاکہ اللہ تعالیٰ او سکی برکت سی مینہ برس اوی **فصل بیسویں فرض**
پانی میں جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کیا اور اوسے نماز کی اہلی اقامت

کہی گئی تو اگر اوسنی پہلی رکعت کی واسطی سجدہ نہ کیا ہو وی تو نماز کو قطع کری اور
 اقامت اگر ہی یعنی اوس نماز کو چوڑ کی جماعت میں شامل ہو ولیم اگر سجدہ کیا ہو وی
 پہلی رکعت کی واسطی اور وہ نماز ثلاث یا ثنائی ہو وی یعنی تین رکعت والی یا دو رکعت

والی ہو وی تو اس صورت میں بھی نماز کو قطع کری اور اقتدا کری اس واسطی کہ اگر
قطع نہ کریگا اور دوسری رکعت پڑھیگا تو ثنائی نماز ہوگی تو تمام ہو جاوے گی اور اگر ثلاثی
ہو ویکے اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اس میں زیادہ پڑھ چکیگا اور تہوڑی باقی رہی
اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہی تو اس کی جماعت جاوے گی اور اگر دوسری رکعت پڑھ کر
جماعت میں ملا تو اوسنی آفتاب ڈوبنے کی بعد اور مغرب ادا کرنی کی پہلی دو رکعت نفل
پڑھی اور یہ بکروہ ہی اور اگر پہلی رکعت کی واسطی سجدہ کیا ہو وی اور وہ نماز با
ہو وی یعنی چار رکعت والی ہو وی تو اس صورت میں ایک رکعت دوسری پہی
ملاوے جس میں دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اس کی نماز کو قطع کری اور جماعت
میں شامل ہو وی اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہو وی تو اس نماز کو
تمام کری اس واسطی کہ بہت پڑھ چکا ہی اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہی اور تمام کرنی
بعد اقتدا کری جو نماز کہ امام کی ساتھ پڑھیگا وہ نفل ہو جاوے گی مگر عصر پڑھنے کی اقتدا
نہ کری اس واسطی کہ عصر ادا کرنی کی بعد نفل بکروہ ہی **مسئلہ** جس مسجد میں
اذان کہی جاوے تو اس مسجد سی باہر نکلتا مکر وہ ہی اوس شخص کو جس نے
نماز نہیں پڑھی ہی مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو وی مثلاً مؤذن
ہو وی کسی مسجد کا یا امام ہو وی یا اوس کی حکم سی لوگ جماعت پڑھتی ہوں اور
اوس کی غائب ہونے سی لوگ چہتر تہر ہو جاوے یا کم ہو جاوے اوس شخص کا باہر
نکلتا مکر وہ نہیں ہی اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہو وی اوس کا باہر
نکلتا ہی مکر وہ نہیں مگر جب اقامت کہی جاوے تب اوس کو باہر نکلتا مکر وہ ہی
اور دوسری جماعت کی مقیم کو مکر وہ نہیں ہی اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونو
شخصوں میں یہ فرق ہی کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہی اور وہ اقامت
کی وقت باہر نکلا تو مکر وہ ہی اس واسطی کہ اوس کو جماعت کی مخالفت کی تہمت لگی

اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اوسنی جماعت کی موافقت کرنی کی فضیلت پائی اور
نفل کا ثواب پایا تو بہت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سی منہ بہ موثر نہایت
بدی اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کی وقت تو اوسکو بہت
نہ لگی گی سو اسلی کہ اوسکا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہی اور اگر نہ نکلا تو
اوسنی وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جماعت میں خلل کیا اور جس شخص نے
فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہی وہ باہر نکلی اگرچہ اقامت کہی جاوی سو اسلی کہ اگر
وہ نماز پڑھی گا تو وہ نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کی بعد کردہ ہی اور مغرب
یا اسو اسلی نہ پڑھی کہ تین رکعت نفل شرع میں نہیں آئی ہی **مسئلہ** او
جو شخص جانی کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھیں گی تو جماعت نہ پاوینگی تو وہ شخص سنت کو
ترک کری اور جماعت میں ملی اور جو شخص جانی کہ اگر ہم سنت پڑھیں گی تو ایک
رکعت فجر کی پاوینگی تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھی **مسئلہ** اگر سنت فجر کی بغیر
فرض کی فوت ہووی تو قضا نہ کری اور اگر قضا کری تو آفتاب نکلنے کی بعد دوپہر
قضا کری بعد دوپہر کی نہیں اور اگر سنت فجر کی فرض کی ساتھ فوت ہووی تو اگر دوپہر
کی پہلی قضا کری تو سنت بھی قضا کری اور اگر دوپہر کی بعد قضا کری تو فقط فرض
بھی قضا کری اور بعضی شائع کی نزدیک بعد دوپہر کی بھی سنت قضا کری فوت کی
معنی یہ ہیں کہ نماز جاتی رہی اور قضا کی معنی یہ ہیں کہ اوسکا بدلہ نماز پڑھی اور سنت
ظہر کی ترک کری اگر جانی کہ سنت او اگر نیکی تو فرض ملی گا یا جانی کہ سنت او اگر نیکی
تو فرض نہ ملی گا دونو حالت میں سنت کو ترک کری اور جماعت میں تب دو نو
رکعت سنت جو فرض کی بعد ہی اوسکی پہلی چار رکعت او اگر ہی اور اہم محمد کی رکعت
دونو رکعت کی بعد او اگر ہی اور سو ای فجر اور ظہر کی سنت کی کسی سنت کی تفصیلی
نہ کری **مسئلہ** اور جو شخص کہ مسجد میں آوی اور اوس مسجد میں نماز پڑھی گی ہو

تو سنت پڑھی فرض کی پہلی اگرچہ اوسنی جماعت نہیں پائی لیکن جب وقت تنگ ہو دی تو سنت ترک کری اور فرض کو ادا کری فرض کی فوت ہوئی کی بدہشت مسی **مسئلہ** امام کو مع میں گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنی میں استقدر دیر سے کہ امام نے سر اوٹھا یا تو اوسنی اوس رکعت کو نہیں پایا **فصل الیسوم فوت نمازون کی قضا پڑھنی کی بیان میں** پانچون وقت کی نماز اور وتر میں اگر فوت ہو جاوین سب یا تہوڑی ترتیب فرض ہی خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کی پانچ وقت کی نماز فوت ہو دی تو اوس کو ترتیب نگاہ کہنا ضروری پہلی فوت نماز کی قضا پڑھ لیو ی تب وقتی پڑھی اور اگر فوت نماز کی پہلی قضا نہ پڑھی تو وقتی نماز درست نہ ہو دی اور اسی طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو دی تو پہلی اوس کی قضا پڑھی بعد اوس کے وقتی پڑھی اور اسی طرح اگر کسی کی وتر فوت ہوئی تو اوسکی فجر کا فرض درست نہ ہو دی جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑھی اور ترتیب کی معنی سیدھی کام کرنا یعنی پہلی فوت نماز کی قضا پڑھی بعد اوس کی وقتی پڑھی اور تین چیز سی ترتیب جاتی رہتی ایک جب تنگ وقت ہو دی تب ترتیب ضرور نہیں ہی خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر وقت تنگ ہو دی کہ اگر قضا پڑھی تو ادا نہ ملی تو اوس وقت ترتیب ضرور نہیں اور اگر استقدر وقت باقی ہو دی کہ وقتی نماز کی ساتھ بعضی فوت نماز بھی پڑھ سکی تو وہ شخص حسب قدر کہ وقت میں سماوی اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کی ساتھ ادا کرے جس طرح سی کسی کے عشا اور وتر فوت ہوئی اور فجر کا وقت باقی نہ رہا اگر اس قدر کہ اوس میں پانچ رکعت سماوی تو اس صورت میں وتر کی قضا پڑھی اور فجر ادا کری تب آفتاب نکلنے کی بعد عشا کی قضا پڑھی یا کسی کی ظہر اور عصر فوت ہوئی اور مغرب کا وقت نہ باقی رہا اگر استقدر کہ سات رکعت پڑھ سکی تو اس صورت میں پہلی چار رکعت ظہر پڑھ کی تین رکعت مغرب پڑھی اور دوسری پھول جانی ہی ترتیب جاتی

رہتی ہی یعنی اگر کسی کی تین کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اوس نماز کو وہ بھول گیا
 اور اوسنی وقت کی نماز ادا کی تب اسکو یاد آیا کہ اوس کی ایک وقت کی نماز فوت
 ہوئی ہی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہی درست ہی اوس کو نہ دہراوی اور اوس فوت
 نماز کی قضا پڑھی اور تیسری جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کی یہ معنی
 کہ چہرہ سی کم نہ ہو وی جب کسی کی چہ نمازین فوت ہوئیں تب ترتیب ضرور نہیں خواہ
 وہ فوت نماز پرانی ہو وی خواہ نئی اوس کی یاد رکھتی ہوئی وقت کی نماز درست
 اور اگر بہت نماز کسی کی فوت ہو وی اور ادا کرتی کرتی کم ہو جاوے اوس شخص کو
 ترتیب ضرور نہیں ہی مثلاً ایک شخص کے چہ نمازین یا ایک مہینی کی نمازین فوت
 ہوئیں تھیں اور اوسنی قضا پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ دو تین وقت کی باقی
 رہیں تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ پیر نہ پیری کی اوس وقت نماز کی یاد رکھتی
 ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکی تب اسکو ترتیب
 نگاہ رکھنا فرض ہو وی **مسئلہ** ایک شخص کے چہ نمازین فوت ہوئیں تھیں
 اور ایک مہینی کی بعد ایک وقت دوسرا ہی فوت ہوا تو اس ایک نماز کو اس
 چہ میں ملا دیوی اور اوس ایک نماز کی یاد رکھتی ہوئی وقتی نماز ادا کرنا درست ہی
مسئلہ ایک شخص ظہر کی نماز میں تھا کہ اسکو شک ہوا کہ میں نے فجر پڑھی
 یا نہیں اور فرائض کی بعد یقین ہوا کہ فجر نہیں پڑھی تو فجر پڑھی بعد اسکی ظہر دہراوی
مسئلہ عمدۃ الاسلام میں عقیدہ جناح سی کہا ہی کہ اگر ایک شخص اپنی
 گناہوں سی توبہ نصوحہ کری تو معاف ہو جاوی لیکن نمازین جو اوس سی فوت ہوئی
 ہیں تو جب تک کہ اسکی قضا نہ پڑھی تب تک اسکی گردن سی نہ اوتریں مگر جس شخص نے
 کہ وقت سی تاجیر کی ہی تو امید ہی کہ توبہ کرنی سی عفو ہو وی اللہ تعالیٰ کی کرم و فضل سی
فصل بائیسویں ہوئی سجدی فی بیان میں کی سی

واجب کو سہو سی ترک کرنی کی سبب سی دوسجدی سہو کی ایک سلام کی بعد واجب
 میں اور سجدی سہو کی مہیہ ترکیب ہی کہ آخری قعدہ میں تشہد کی بعد ایک طرف سلام
 پھیر کر دوسجدی کری تب بعد اوسکی بیٹھی التحیات اور درود اور دعا مثورہ پڑھ کر
 نمازی فراغت کری **مسئلہ** شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ سہو کا واجب
 ہوتا ہے جسوقت کہ نماز کی کسی رکن کو مقدم کری یعنی اوسکی ادا ہونے کی وقت سے
 پہلے ادا کر جی بسطرح سی کو مع قزوات کی پہلی یا کسی رکن کی ادا کرنی میں تاخیر کر جی یعنی
 اوسکی ادا کرنی میں دیری کری بسطرح سی چلی التحیات کی اوپر کچھ زیادہ پڑہ گیا
 اسبب سی تیسری رکعت کی قیام میں دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کر جی بسطرح
 سی دو رکوع کری **سوال** اس میں تو کوئی واجب ترک نہیں ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ
 ہوا سجدہ سہو کا اس میں کس واسطی واجب ہوا **جواب** شرح اور دین لکھا ہے جسوقت
 کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکی پاس جو رکن ہی اوسکی ادا کرنی میں دیری کی اور
 اوس رکن ادا کرنا بغیر تاخیر کی واجب ہی تو اوسنی واجب ترک کیا اور ہر فرض اور
 واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا واجب ہی جیسا کہ اوپر لکھہ چکی یا کسی واجب کو تغیر کیا
 یعنی اوسکو بدل الا بسطرح سی آتہ پڑھنی کی مقام پر بلند پڑھنا یا بلند کی مقام پر آتہ
 پڑھنا یا کسی واجب کو سہو سی ترک کیا بسطرح سی پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہ ہے کہ واجب
 ترک کرنی ہی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے کوئی واجب ہو وی مثلاً کسی نے دعا قنوت یا
 عیدین کی تکبیر سہو سی ترک کی تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا **مسئلہ** فرض کی
 ترک کرنی سی سہو سی ہو وی یا قصد سی نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سی واجب کی ترک کرنی
 میں گناہ ہی اور نماز اوسکی بغیر سجدی سہو کی درست ہو وی مگر نقصان کی ساتھ اور
 واجب کو سہو سی ترک کرنا نماز کی نقصان کا موجب ہی اور سجدہ سہو کا اوس نقصان کی
 درست کرنی کی واسطی ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سی موجب گناہ کا ہی اور ثواب کو

دو رکرتاہی اور اگر بھول کی سنت ترک کری تو اس پر کچھ نہیں **مسئلہ** شرح وقایہ
 میں ہی کہ مقتدی کی سہو سی سجدہ سہو کا واجب ہو وی بلکہ امام کی سہو سی سجدہ سہو
 واجب ہو وی اور اگر امام سجدہ نہ کری تو مقتدی پر بھی نہ واجب ہو وی یعنی مقتدی
 بھی نہ کری اور سبق ہی امام کی ساتھ سجدہ سہو کا کری تب بعد اسکی اپنی نماز پوری کری
مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ اگر کوئی شخص پہلی قعدہ کی سہو کری تو اگر وہ ٹہنی کی
 نزدیکی ہی تو بیٹھ جاوی اور اس پر سہو کا سجدہ نہیں ہی اور اگر قیام کی نزدیکی
 تو کھڑا ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچویں رکعت کے
 واسطی کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہی پھر پیری اور بیٹھی و
 سجدہ سہو کا کری اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو اسکا فرض نفل سہو جاوی و
 چاہی تو ایک رکعت دوسری ہی ملاوی تاکہ چہرہ رکعت نفل سہو جاوی اور اگر قعدہ
 آخری میں بیٹھی اور سہو سی کھڑا ہو جاوی تو پھر پیری جب تک کہ پانچویں رکعت کی واسطی
 سجدہ نہیں کیا ہی اور سلام پیری اور اگر سجدہ کیا پانچویں رکعت کی واسطی تو اسکا
 فرض تمام ہوا چھٹی رکعت ملاوی تاکہ چار رکعت فرض ہو وی و رد و رکعت نفل و
 اگر اس نفل کو چھوڑ دیوی تو قضا بھی نہ کری اسواسطی کہ قصد ہی شروع نہیں کیا
 کہ اسکا تمام کرنا فرض ہو جاوی اور سجدہ سہو کا کری واجب ترک کرنی کی سبب سی
 اسواسطی کہ نمازی باہر آنا فرض ہی اور اس میں اوسنی تاخیر کی تو واجب ترک ہوا
 اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو ہیہ نائب نہ ہوگی اوس دو رکعت سنت
 طہر کی جو فرض کی بعد ہی یعنی ان دونوں کو اوس میں نہ حساب کری بلکہ دوسری تحریر
 دو نور رکعت سنت پڑھ لیوی **مسئلہ** جب امام قعدہ اخیرہ میں التحیات کی ہوا
 بیٹھا بعد اسکی سہو سی پانچویں رکعت کی طرف اٹھا تو اس صورت میں مقتدی
 تا بعد اری امام کی نہ کرین اسواسطی کہ جان بوجہ کی خطا کرنا نہ چاہئی بلکہ انتظار

بیٹھی ہوئی اگر سجدی کی پہلی پیر اور سلام پیرا تو اسکی ساتھ سلام پیرین اور اگر
 پانچویں رکعت میں سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پیرین اور یہ مسئلہ شرح اور
 اور عمدۃ الاسلام میں ہی مسئلہ حسن شخص پر سجدہ سہو کا ہی اوسنی اگر آخر
 نماز میں سلام پیرا تو اگر اوسنی اس سلام کی بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جادی گا
 کہ وہ نمازی باہر نہیں نکلا یہاں تک کہ اگر اسکی سلام پیرائی کی بعد کسی نے اقتدا
 کیا تب اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اسکا اقتدا درست ہوا اور اگر اوسنی سجدہ سہو
 نہ کیا بلکہ نماز کو سلام کی بعد چوڑ دیا تو اسکا اقتدا درست نہ ہوا کیونکہ وہ نمازی
 باہر نکلا اور اسطرح اگر وہ سلام کی بعد قہقہہ مار کھنسا تب اوسنی سجدہ سہو کا
 کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ اسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطی کہ نماز کی بیچ میں قہقہہ پایا
 گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز چوڑ دی تو اسکا وضو نہیں ٹوٹا
 کیونکہ وہ نماز کی باہر ہوا اور اسطرح اگر سلام پیرا اور سلام کی بعد اوسنی نیت
 مقیم ہوئی کی تو اگر اوسنی سجدہ سہو کا کیا تو اسکی فرض چار رکعت ہو جاوے گی اس
 واسطی کہ اوسنی مقیم ہونے کی نیت نماز کی بیچ میں کی اور اگر اوسنی سجدہ سہو کا
 نہ کیا بلکہ سلام کی بعد نماز ہی چوڑ دی تو اسکی فرض چار رکعت نہ ہوگی اسواسطی
 کہ اوسنی مقیم ہونے کی نیت نماز کی باہر کی اور یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
 مسئلہ اگر کسی بار سہو کیا تو دوسری سجدہ کی غایت میں اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو
 ادا کیا اور دوسری بار پیر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پیر کرے دوسری بار یہ مسئلہ
 عمدۃ الاسلام میں سراجی سی لکھا ہی مسئلہ حسن شخص نے نماز میں شک کیا اور
 وہ نہیں جانتا ہی کہ نہی کئی رکعت پڑھیں تو اگر شک کرنا اسکی عادت نہیں ہی
 اسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہی تو نماز کو پیرسی شروع کرے اور اگر اسکو بہت تک
 ہوتا ہی تو دل میں پڑھادی جو کچھ کہ اسکی دل میں پڑھری اوس پر عمل کرے اسواسطی

کہ جب ہیبت شک ہوئی تب بار بار شروع کنی میں حرج ہی اور اگر او سکی دل میں کہہ
 نہ پڑی تو کم کو اختیار کری یعنی اگر او سکو شک ہوئی کہ ظہر کی تین رکعت پڑھیں میں نا
 چار رکعت اور او سکا دل کسی پر گواہی نہیں دیتا ہی تو قین ہی رکعت کو اختیار کری
 اور ایک رکعت دوسری پڑھی تاکہ چار رکعت ہی شہم ہو دی مگر او س میں رکعت کی
 بعد بیٹھ لیوی تب چوتھی رکعت پڑھی اسو اسطی کہ اگر وہ چوتھی رکعت پڑھی ہو تو
 آخری عقدہ جو فرض ہی وہ نہ ترک ہو دی یہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہی

۱۵

فصل
سیسویں بیماری نماز کی بیان میں جو بیمار کہ کھڑا نہ ہو سکی مرض
 کی سبب سی خواہ وہ مرض پہلی سی رہا ہو وی خواہ اوسے نماز میں ہوا ہو وی
 تو نماز پڑھی بیٹھ ہی رکوع اور سجدی کی ساتھ اور اگر رکوع اور سجده ہی نہ
 کر سکی تو بیٹھ ہی سر کی اشاری سی نماز پڑھی اور سجدی کا اشارہ رکوع کی اشاری
 زیادہ نیچا کری اور کوئی چیز سجدی کیو اسطی او بچی نہ کی جاوی او سکی اگلی تکیہ وغیر
 نہ رکھی سجدی کیو اسطی اور اگر بیٹھ ہی نہ سکی تو بیٹھ ہی کی او پر لیٹی یعنی چپ لیٹی اور
 دونوں پاؤں کو قبلہ کی طرف کری یا پہلو پر لیٹی یعنی کر وٹ لیٹی اور اپنا منہ قبلہ کی طرف
 کری مگر بیٹھ پر لیٹنا افضل ہی اور سر کی اشاری سی پڑھی اور اگر اشارہ ہی نہ کر سکی
 تو نماز کی تاخیر کری اور انگہ اور بھون اور دل سی اشارہ نہ کری اور اگر رکوع سجده
 نہ کر سکی اور قیام کر سکی تو بیٹھ ہی اشاری سی نماز پڑھی اور بیٹھ ہی اشاری کرنا کھڑی ہو
 اشاری کرنی سی افضل ہی اسو اسطی کہ بیٹھنا سجدی بہت نزدیک ہی اور سجدی ہی سی
 مطلب ہی اسو اسطی کہ سجدی میں نہایت تعظیم ہی اور اگر کوئی بیمار نماز کی درمیان
 میں صحت پاوی تو اگر اشاری سی پڑھتا تھا تو نماز کو پھر ہی شروع کری اور اگر
 بیٹھا ہو رکوع اور سجدی سی پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہی اور باقی نماز کھڑا ہو کر تمام
 کری یہی مسئلہ شرح وقایہ سی کہہا ہی مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ اگر کوئی

شخص دیوانہ ہوا یا او سپر بیہوشی ہوئی ایک رات دن توجہ نماز کہ او سکی فوت ہوئی ہی
 او سکی قضا پڑی اور اگر ایک رات دن سی وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت پہنچا دہ
 گذری توجہ نماز کہ فوت ہوئی او سکی قضا نہ پڑی **فصل چوبیسویں شتی**
مین نماز پڑھنی کی بیان میں شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ بہت کشتی مین بغیر
 عذر بیہوشی نماز پڑھنی تو درست ہی اور اگر کناری پر بند ہی ہو تو بیہوشی کی درست
 نہیں ہی مگر کوئی عذر ہو وہی تو درست ہی **مسئلہ** محیط مین لکھا ہی کہ نماز
 لائق ہی کشتی مین کہ قبلہ کی طرف منہ نہ کری جس جسطرح کہ کشتی پری وہ اپنی منہ نہ کو
 بھی قبلہ کی طرف پیری نماز کا شروع ہو وہی خواہ نماز کا درمیان قبلہ کی طرف
 متوجہ ہوئی مین سب برابر ہی اس واسطی کہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا قدرت کی قوت
 فرض ہی اور وہ قدرت رکھتا ہی تو پیر قبلہ کی طرف منہ نہ کری جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ہی **وَحَبِطُ مَا كُنْتُمْ مَعَهُ لَوْ اَوْجُوْا حَکْمَ سَطْرَةٍ** اور جس جگہ رہو تم سب
 جب چاہو کہ نماز ادا کرو تو پیر و تم سب اپنی مونہوں کو کعبہ کی طرف بخلاف چار پا
 کی سوار کی اس واسطی کہ وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرنی سی عاجز ہی اس واسطی کہ اگر وہ قبلہ
 طرف منہ نہ کری جس جسطرح کہ چار پا پہ چلی تو پیر چلنا موقوف ہو وہی یعنی او سکو پور
 جانا ہی اور وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کری تو اس میں اسکا مطلب نہ ہو گا کیونکہ بغیر چار پا
 کی پیری ہوئی منہ قبلہ کی طرف نہ ہو سکیگا اور اس میں اسکا حرج ہی تو اس واسطی
 او سپر معذور کا حکم دیا گیا قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہوئی مین اور اگر چار پا کی سوار
 قبلہ کی طرف جانا ہو وہی تب اگر قبلہ سی منہ نہ پیری تو او سکی نماز درست نہیں ہی اور
 یہ **مسئلہ** محیط کی چوبیسویں فصل مین ہی **فصل چوبیسویں سجدہ تلاوت**
کی بیان میں سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیر کی بیچ مین یعنی اللہ اکبر
 کہہ کر سجدی مین جاوی اور اللہ اکبر کہہ کر سر اوٹھاوی اور نماز کی شرط مین اس سجدہ

۴۱

۴۲

کی واسطی بھی ہیں اس میں بن چہانا اور قبلہ طرف منہ نہ کرنا اور طہارت سب داخل ہی
اور اس سجدی میں ہاتھ اوٹھانا اور تشہد اور سلام نہیں ہی اور اس سجدی میں ہی
سُبْحَانَكَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ تین مرتبہ کہی اور جو شخص کہ سجدہ کی چودھون تیوں میں کسی بھی
آیت پڑھی وہ ستر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی اور سجدی کی آیت سورہ اعراف اور سورہ
رعد اور سورہ نحل اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کی آخرین ہی اور سورہ حج میں دو
آیتیں سجدی کی ہیں اس میں پہلی آیت سجدہ تلاوت کی ہی اور دوسری آیت جو کہ کو اور سجدہ کل
لفظ ہی اس میں ستر نہیں ہی بلکہ اس میں نماز کی واسطی رکوع اور سجدہ کرنی کا حکم ہی اور سورہ
فرقان میں اور سورہ نمل اور سورہ الم تنزل اور سورہ ص اور سورہ حم السجدہ اور سورہ
والبحر اور سورہ اذالسماء الشقت اور سورہ اقرامین ہی یا جو شخص کہ سجدی کی کوئی آیت
اگرچہ اس کی سنی کا قصد نہ کیا ہو وہی اس سجدہ تلاوت کا واجب نامی مسئلہ
امام فی آیت سجدی کی پڑھی تو مقتدی بھی اس کی ساتھ سجدہ کری اگرچہ نہ سنا ہو وہی
اور اگر مقتدی فی پڑھا تو سجدہ نہ کری نہ تو نماز میں ورنہ نماز کی بعد اور جو شخص کہ نماز کی
باہر ہو وہی اس کی تو وہ سجدہ کری **مسئلہ** ایک نمازی فی اس شخص ہی آیت
سجدی کی سنی کہ جو اس کی ساتھ نماز میں نہیں ہی تو سجدہ کری نماز کی بعد اور اگر نماز ہی
میں سجدہ کیا تو سجدہ دہرا دی نماز کو نہ دہرا دی **مسئلہ** ایک شخص نے آیت سجدی
کی سنی امام سی اور اس کی ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا
یعنی جس رکعت میں سنا تھا اس میں نہیں دوسری رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کری
مگر نماز میں نہیں اور اگر اسی رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کی سجدہ کرنی کی پہلی داخل
ہوا تو امام کی ساتھ سجدہ کری اور اگر اسی رکعت کو امام کی سجدہ کرنی کی بعد پایا
تو سجدہ نہ کری اور وہ سجدہ تلاوت کا جس کا مقام نماز میں ہی اس کو نماز کی باہر
نہ قضا کری **مسئلہ** ایک شخص فی آیت سجدی کی پڑھی تب بعد اس کی نماز شروع

اور پھر تبرایا سجدی کی آیت کو تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہی اور اگر آیت
 سجدی کی پڑھی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی اور پھر سجدی کی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ
 کر ہی سکتا ہے اور اگر ایک آیت سجدی کی ایک مجلس میں بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ
 کفایت ہی در اگر کسی آیت پڑھی ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھی کسی مجلس میں تو ایک سجدہ
 کفایت نہیں ہی مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھی
 تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ کفایت نہ ہوگا بلکہ دو سجدی کرے گا اور مجلس کے بدلنے
 کی یہ سجدہ ہی مثلاً ایک جولاہاد و کہوٹیان کا ٹی ہی اور تانانتا ہی تو اس کہوٹنی
 اس کہوٹنی تک جانی میں مجلس بدلتی ہی تو اگر ایک شخص آیت سجدی کی پڑھی اور وہ اس
 کہوٹنی کی پکسنی اور پھر اس کہوٹنی تک جاوی اور پھر آوی در وہ شخص ہوا
 پڑھی تو اس صورت میں پکسنی والی پرد و سجدی واجب ہو دین گی کیونکہ مجلس ملی او
 پڑھنی والی پر ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی مجلس میں بیٹھا رہا یا ایک شاخ پر بیٹھی و سری
 شاخ پر جادی تب ہی مجلس بدلتی ہی اور اگر پڑھنی والا مجلس ملی اور نہ والا ایک ہی جگہ پر
 بیٹھا رہی تو پڑھنی والی پرد و سجدی ہو دین گی اور سکن والی پر ایک ہی جاتو تم سب
 کہ اس مقام میں مجلس بدلتی ہی دوسرا کام شروع کرنی میں اور ایک مکان میں سری
 مکان پر جانی میں مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کی حکم میں ہی اس دلیل
 کہ اگر مسجد کی گوشہ میں اقتدا کری تو اس کا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان میں
 داخل ہی در ایک وقت کی شاخیں جدا جدا مکان ہیں مسئلہ اور مکر وہ ہی کہ سجدی
 کی آیت کو ترک کری اور باقی سورہ پڑھی اس واسطی کہ اس سے انکار کا شبہ معلوم
 ہوتا ہی اور سجدی کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا کر و نہیں ہی اور سجدہ ہی
 کہ ایک آیت یا دو آیت سجدی کی آیت کی پہلی بلا لیبوی یعنی فقط ایک ہی سجدی ہی کی آیت
 نہ پڑھی اس واسطی کہ کوئی شبہ نہ کری کہ اس آیت کو دوسری تیون سی افضل جانتا ہی

اور پتھر ہی اوسکا آہستہ پڑنا اسواسطی کہ اکثر سننے والی لوگ بی وضو رہتی ہیں یہ
 سب مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ یہ الملاحکام میں قنادی حجت سی لکھا ہی
 کہ اگر اویسی وقت سجدہ میسر ہو دی تو سب ہی کہ سمعنا و اطعنا غفرناک شاکرنا
 قالیک المنصیر کہی بعد اسکی جب قادر ہو دی تب سجدہ جلالہ ~~مسئلہ~~ اس
 شہر میں لکھا ہی کہ سجدہ تلاوت میں یہ سب ہی کہ جب چاہی کہا و اگر ہی تب کہ
 بعد اسکی سجدہ کری پھر اڑھا دی سجدی سی اور پھر کہہ اہو دی بعد اسکی بیٹھی
 فصل چہمیسہ وین کی نماز کی بیان میں مسئلہ ہمسافروہ
 شخص ہی کہ جس نے رات دن کی چلنی کا قصد کیا میانی چال سی اور جدا ہوا اپنی
 شہر کی بستی سی اور میانی چال جنگل میں اونٹ اور پیادی کی معتبر ہی اور دریا میں ہوا
 موافق ہونا معتبر ہی اور پہاڑ میں جو کچھ کہ پیار کی لائق ہو دی وہی معتبر ہی اور
 میسافر کی واسطی اگر چہ اپنی سفر میں گناہ کرنی والا ہو دی جب تک کہ اپنی شہر
 نہ داخل ہو وہی یا آدمی مہینی رہنی کی نیت نہ کری کسی شہر میں یا گا تو میں تب تک اسکی
 واسطی ہمیشہ رخصت ہی یعنی اجازت ہی کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کری اور قصر
 معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کری پھر اگر نیت کی مسافری آدمی مہینی ہی کم رہنی کی بابت
 کی اقامت کی مدت کی یعنی آدمی مہینی رہنی کی دو جگہ میں یا کسی شہر میں داخل ہو اگر اس
 ارادی پر کہ وہ ہنسی کل جاوی یا برسوں اور اسین اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتوں
 میں قصر کری اور سیطرح سی ایک لشکر ہی کہ وہ دارالحرب میں داخل ہوئی یا دارالخ
 کی قلعہ کو گھیر لیا یا اہل بغی کی تین دارالاسلام میں شہر کی باہر گھیر لیا تو ان سب صورتوں
 میں اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کر نیگی مگر مقیم نہ ہوں گی نماز کو قصر کر نیگی اس
 واسطی کہ وہ سب مقیم نہیں ہوتی ہیں اقامت کی نیت کرنی سی مگر بخاری لوگ اپنی خیموں میں
 اگر آدمی مہینی کی اقامت کی نیت کرتی ہی تو وہ مقیم ہو جاوین گی اسواسطی کہ اونکی اقامت

کی نیت شہر کی باہر درست ہی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی قائلہ اقامت کی معنی رہی
 کی ہیں اور مقیم کی معنی یہی والا اور فقہ کی علم میں اوس سے مراد ہی کہ جو شخص کہتو ہی
 مہینہ یعنی پندرہ روز رہی کی ایک شہر یا کانوین نیت کر ہی یعنی ارادہ کر ہی کہ پندرہ
 روز رہو گا تب جو شخص مقیم ہو جاوی مسئلہ مسافر کی حقین چاہ گالی غار فی الغلہ
 آبادانی کی چوڑی ہی دو گالی ہو جاتی ہی اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنی کی
 رخصت ہو جاتی ہی اور اگر چاہی روزہ رکھی تو افضل ہی یہی مضمون عمدۃ الاسلالم
 تیسیر الاحکام کا ہی مسئلہ بندگی کا سفر جس طرحی حج ہی اور گناہ کا سفر
 جس طرحی روزی برابر ہی یعنی مسافر و نوسی ہو گا مسئلہ اور مسافرت
 اور اقامت کی نیت کرنی میں سردار معتبر ہی نابعد ازہین جس طرحی عورت یا غلام
 یا سپاہی ان اوگون کی حق میں مالک کی نیت معتبر ہی مگر جب اصلی وطن میں آویں گے
 تب بغیر مالک کی نیت کی مقیم ہو جاویں گی یہی دونوں مسئلہ تیسیر الاحکام سی کہی مسئلہ ہر
 اگر مسافر فی چارون رکعتیں پوری پڑھیں اور پہلی قعدہ میں بیٹھا تو اوسکا فرض تمام
 ہوا مگر گناہ ہوا سلام کی تاخیر کرنی کی سبب سی اور اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول نہ کرنی کی
 شبہ سی اور دو رکعت جو اوسنی زیادہ پڑھیں سو نفل ہو میں اور اگر سچ میں نہ بیٹھا
 تو اوسکا فرض باطل ہو پہلا قعدہ ترک کرنی کی سبب سی کیونکہ مسافر کی واسطی وہ
 آخری قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہی اور فرض کی ترک سی نذر باطل ہوتی ہے
 یہی شرح وقایہ میں ہی مسئلہ ایک مسافر ہی کہ اوسکی امامت مقیم کی کی نماز کے
 وقت میں تو مسافر چار رکعت ادا کری اور وقت کی بعد مقیم مسافر کی امامت نہ کرے
 اسواسطی کہ وقت میں مسافر کا فرض ہی امام کی نابعداری کی سبب سی مسافر پر چاہا
 ہو جاوے اور وقت کی بعد مسافر کا فرض ہرگز نہیں بدلتا ہی یہی شرح وقایہ میں ہی
 یعنی اگر مسافر کی نظر اور مقیم کی نظر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نہ کرے اسواسطی

کہ اوس نماز کی وقت مسافر ہو وہی رکعت فرض تھی پیرا اگر فوت ہوئی تب پہلی وہی
 رکعت ہو اگر کسی مسئلہ کنز میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسافر کا اقتدار وقت میں او
 وقت کی بعد جائز ہو وہی اگر دو نو کا فرض ایک ہی ہو وہی مثلاً فجر یا مغرب دونوں کی
 فوت ہو وہی تو اس صورت میں اقتدار درست ہو وہی مسئلہ اور اگر مسافر
 اقام ہو وہی اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کری اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ایک کس
 تہہ دیوے اتقوا اصلو تکمیر فانی مسافر یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری پڑھ لو اور میں
 تو مسافر نہیں مسئلہ ایک شخص فی اپنی وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہ پہنچے
 بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو گا و نو وطن کی حد میان میں مدت سفر کی ہو وہی اہ
 نہ ہو وہی یہاں تک کہ اگر وہ اوس پہلی وطن اصلی میں داخل ہوا تو بغیر قامت کی
 نیت کی مقیم نہ ہو دیگا مگر وطن اصلی سفر کرنی سے نہیں باطل ہوتا یہاں تک کہ اگر مسافر
 وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوا ہی مقیم ہو جاوے گا اور لیکن وطن قامت کا
 یعنی جس مقام میں پندرہ روز رہتی کی نیت کی ہے وہ باطل ہوتا ہے دوسری جگہ کی
 وطن قامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن قامت کا کسی جگہ پہنچا اور سنی دوسری
 جگہ پہنچا وطن قامت کا کیا اگرچہ اون دونوں کی حد میان میں مدت سفر کی نہیں ہے تو
 اس صورت میں پہلی جگہ وطن قامت کی نہ باقی رہی گی یہاں تک کہ اگر وطن قامت
 میں پہر داخل ہوا تو بغیر نیت قامت کی مقیم نہ ہو دیگا اور اسی طرح اگر وطن قامت
 سے اپنی وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن قامت باقی نہ رہی گا مسئلہ او
 سفر اور حضر دو نوعوت نماز دن کو نہیں بدلتی ہیں یعنی جس وقت کہ سفر کی فوت
 نماز دن کو حضر میں قضا کری تو قصر کری اور اگر حضر کی فوت نماز دن کو سفر میں
 قضا کری تو قصر نہ کری اور حضر کہتی ہیں مقیم کی مکان کو یعنی سفر کی اولیٰ حضری
 یہ دو نوعوتی شرح و فایہ سی لکھی ہیں **فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز کی**

بیان میں مجموعی فرض ہونی کی واسطی نو شرطین ہیں جس شخص میں وہ نو نوں
 شرطین موجود ہو دین اور اس شخص پر جمعہ فرض ہو وی پہلی شرط یہ ہے کہ شہر
 میں مقیم ہو وی سافر پر جمعہ واجب نہیں اور دوسری شرط یہ ہے کہ شہر
 ہو وی سیار پر جمعہ واجب نہیں اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو وی غلام پر
 جمعہ واجب نہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو وی عورت پر جمعہ واجب
 نہیں اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بالغ ہو وی لڑکوں پر جمعہ واجب نہیں اور
 چھٹی شرط یہ ہے کہ عقل ہو وی دیوانی اور لڑکی پر جمعہ واجب نہیں اور ساتویں
 شرط یہ ہے کہ اسلام ہو وی اور یہ ظاہری اور باطنی ہے شہر یہ ہے کہ اگر یہ
 سلامت ہو وی اندی پر جمعہ واجب نہیں اور نوین شرط یہ ہے کہ پاؤں
 سلامت ہو وی لنگری پر جمعہ واجب نہیں اور اگر وہ شخص حسیر جمعہ واجب
 نہیں ہے حاضر ہو وی اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے اور ظہر کا فرض اوسکا
 دوا ہو جاوی لگے چھ جمعہ اوسپر واجب نہ تہا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور
 جمعہ کی یاد دہانی کی واسطی چھ شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو وی خواہ شہر کا
 گنارہ اور شہر کی تفسیر میں اختلاف ہے بعضوں کی نزدیک شہر وہ جگہ ہے جس میں
 زمین میرا د قاضی ہو وی کہ شرع کا حکم ہو پیچاوی اور حدوں کو قائم کرے اور بعضوں
 کی نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس وقت کہ وہاں کی لوگ جمع ہو دین تو وہاں کی بڑی
 مسجد میں نہ سماوین اور شرح وقایہ میں اسی قول پر فتویٰ ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو
 مقام ایسا ہے کہ اگر وہاں کی لوگ سب جمع ہو دین تو وہاں کی جو سب سے بڑی
 مسجد ہو وی اوس میں نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کی کناری کی یہ تفسیر بھی
 کہ جو مقام کہ شہر کی متصل ہو وی اور شہر کی فائدی کی واسطی مقرر ہو وی مثلاً
 گھوڑا دوڑانی کی واسطی یا شکر اوترنی کی واسطی یا تیر اندازی کی واسطی یا مردہ

وذن کرنی کی واسطی یا جنازہ پڑھنی کی واسطی یا اسی طرح دوسری کاموں کی واسطی تقر
 ہو وی تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہی اور جمعہ پڑھنا حج کی موسم میں مینا میں خلیفہ کیواسطی
 اور امیر حجاز کیواسطی درست ہی اور امیر موسم کیواسطی اور عرفات میں دن رست نہیں
 اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو وی یا اوسکا نائب **فائدہ** جس طرح خطیب
 ہی اور یہ عہدۃ الاسلام میں لکھا ہی اور نائب کی معنی محیط میں لکھی ہیں کہ امیر ہو
 یا قاضی اور دونو ایک ہی بات ہی کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی
مسئلہ شرح اور ادین لکھا ہی کہ مناسب نہیں ہی کہ جمعہ میں خطیب کی سوا
 کوئی دوسرا امام ہو وی **مسئلہ** فتاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ جس شہر میں شاہ
 کافر ہو وی تو وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھنا درست ہی جس شخص کو مسلمانوں کو
 قاضی ٹھہراوین کی وہ قاضی ٹھہری گا اور مسلمانوں پر واجب ہی کہ ایک مسلمان شخص کو
 اپنا سردار مقرر کرین اور **طریقہ** شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہو وی یہاں تک کہ
 اگر جمعہ کی نماز کی درمیان میں ظہر کا وقت جاتا رہی تو جمعہ باطل ہو وی اور **چوتھی**
 شرط یہ ہے کہ نماز کی پہلی خطبہ ہو وی **مسئلہ** جمعہ میں دو خطبے سنت ہیں اور دونو
 خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت اور مومنوں کی واسطی دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم پر درود ہو وی اور کوئی آیت قرآن کی پڑھی اور اون دونو خطبوں کی درمیان
 میں تہوڑا سا بیٹھی اور بیٹھنی کا یہ اندازہ ہی کہ تمام عضوون میں آرام آجا وی یعنی
 سستالیوی اور پہلی خطبے کو سمجھ پڑھی اور دوسرے کو بھی گریہ سہی کم اور جاڑی کی دنون میں
 خطبہ دراز پڑھنا مکروہ ہی اور گھر گھر کی طہارت کی ساتھ خطبہ پڑھی اور اگر بیٹھنے کی بغیر
 طہارت کی کسی فی خطبہ پڑھتا تو درست ہو اگر کردہ ہی یہ سب **مسئلہ** شرح اور اسی
 لکھا اور پانچویں شرط یہ ہے کہ جماعت ہو وی اور جماعت کی حد یہ ہے کہ امام
 کی سوا تین مرد ہو وین اور اگر امام کی سجدہ کرنی کی پہلی مقتدی بہاگ جاوین تو اس

صورت میں نام طہر شروع کر لی اگر مقتدی بہاگین اور تین مردہ جاوین یا امام کے
 مسجد کرنی کی بعد بہاگین توان دو نوصورتوں میں امام جمعہ تمام کری یہیہ شرح وقائے
 میں ہی اور چہمی شرط یہیہ کہ اذن عام ہو دی یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد
 جانی کا ہو دی اور جو شخص وہاں جاوی وہ جانی پاوی یہاں تک کہ اگر ایک
 جماعت مسجد میں جمع ہو وین اور دروازہ مسجد کا بند کریں اور جمعہ ادا کریں تو اس
 صورت میں جمعہ درست نہ ہو دی اور یہیہ شرط حسی اگر بادشاہ اپنی لشکر کی ساتھ
 اپنی گہر میں جمعہ پڑھنی کا ارادہ کری تو اگر اپنی گہر کا دروازہ کھلا رکھی اور آدمیوں
 کی واسطی اذن عام دیو یعنی حکم دیو کہ جو چاہی سو چلا آوی تو اس کی نماز درست
 ہو دی عوام لوگ حاضر ہو وین خواہ نہیں اور اگر دروازہ بند کری یا دربانوں
 بیٹھال دیو دروازوں پر تاکہ لوگوں کو اندر آنی سے منع کریں تو اس صورت
 میں جمعہ درست نہ ہو دی یہیہ مضمون محیط کا ہی **مکملہ** جس مقام کی شہر ہو وین
 شک ہو دی اور وہاں کی لوگ جمعہ ادا کریں جمعہ کی سب شرطوں کی ساتھ تو
 مناسب ہی کہ وہاں کی لوگ جمعہ کی بعد چار رکعت طہر کی نیت سی احتیاط کیو اسطی
 پڑھ لیوین اس واسطی کہ اگر جمعہ ادا نہ ہوا ہو دی تو پھر پڑھنی سی اس وقت کا فرض
 اس سی بی شبہہ ادا ہو جاوی یہیہ مضمون محیط کا ہی اور کثر العباد میں قبا
 واقعات سی لکھا ہی کہ قاضی بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کہاہی کہ چار رکعت جو جمعہ
 بعد طہر کی نیت سی ہماری ملک میں پڑھی جاتی ہین اور چاروں رکعت میں فاتحہ کی بعد سوہ
 ہی پڑھی اس واسطی کہ اگر وہ چاروں رکعتیں جو فرض ہو جاوین گے تو سورت پڑھنا
 کچھ ضرر نہ کریگا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور یہیہ چار رکعت سنت ہو جاوی
 تو سنت میں سورت پڑھنا واجب ہی **مکملہ** شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ جو
 شخص کہ جمعہ کی سوای سب نمازوں میں امامت کی لائق ہی وہ جمعہ میں ہی امامت کی

لائق ہی **مسئلہ** فتاویٰ محیطین لکھا ہی اور مسافر لوگ جب کہ جمعہ کی روز شہر میں
 حاضر ہو دیں تو اکیلی اکیلی نماز ظہر کی پڑھ لیوین اور اس طرح سی شہر کی لوگ جبکی اونکا
 جمعہ فوت ہو وی اور قیدی اور بیمار اکیلی اکیلی ظہر پڑھ لیوین کیونکہ اونکی واسطی عمت
 مکروہ ہی **مسئلہ** اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کی ساتھ جمعہ کی روز شہر میں نہ
 ہی جب کہ معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور کی ظہر بلاشبہ مکروہ ہو وی یہی شرح وقایہ
 مضمون کا خلاصہ ہی **مسئلہ** اور گنہگار کی لوگ اور تنگی لوگ جن پر جمعہ واجب نہ
 دی جمعہ کی روز ظہر جماعت کی ساتھ پڑھیں اذان اور اقامت کہہ کر یہی مضمون
 اور ادکا ہی **مسئلہ** اور جس شخص کو عذر نہیں ہی اوس شخص کو جمعہ کی نماز کی
 پہلے شہر میں ظہر پڑھنا مکروہ ہی اور پھر ظہر پڑھ کی جمعہ کی نماز کی واسطی دوزخا جسوقت کہ امام
 جمعہ کی نماز میں مشغول ہو وی ظہر کو باطل کر تا ہی جمعہ کی نماز پادوی یا نہیں یعنی ظہر
 پڑھ لیو ی پہلی جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعہ کی نماز میں تشہد میں
 یا سہو کی سجدی میں ملی تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کر سی ظہر نہ پڑھی اوسنی جو پایا
 یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** شرح وقایہ میں ہی کہ جب پہلی اذان
 ہو وی تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعہ کی نماز کی واسطی دوزخ
 اور شرح اور ادین لکھا ہی کہ جسوقت کہ مؤذن جمعہ کی روز دو پہر پڑھلی پہلی اذان ہی
 تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعہ کی طرف متوجہ ہو دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
 فرمایا ہی اِذَا نُذِرَ لِلْقُلُوبِ مَآلِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
 ذَرُوا الْبَيْعَ یعنی جب اذان کہی جاوی نماز کی واسطی جمعہ کی روز دو پہر تب سب
 اللہ کی یاد کرنی کی طرف اور چھوڑ دو تب سب خریدنا اور بیچنا اور بیع کی لفظ جوایت
 میں ہی اوس سے یہ مراد ہی کہ بیع ہو وی خواہ دوسری چیز کہ جس میں آدمی مال
 بیع کی مشغول ہو جاوی اور جمعہ پہل جاوی لیکن بیع کا ذکر اس واسطی کیا کہ بیع

آدمی کی مقصد و نیت میں بڑا مقصد ہی اور اوس میں آدمی کا فائدہ ہی سو خبردار
 کرنی کی واسطی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **سُئِلَ عَنْ شَرْحِ** اور اوس میں فتاویٰ حجت سی
 لکھا ہے کہ اصل یہی ہے کہ اذان جمعہ کی روز منارہ پر یہودی اس واسطی کہ اذان دینے
 نزدیک کی آدمی کو خبر کرنی کی واسطی ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ**
آمَنُوا إِذَا نُدِيَ لِلْمُصَلِّينَ مِنْ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ معنی اسکی یہ ہے کہ اسی شیعہ کی مملکت پر ایمان لانی والی کو گویا
 کہ اذان کہی جاوی نماز کی واسطی جمعہ کی روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنی کی خاطر
 اللہ کی یاد کہنا نماز اور خطبہ کو یعنی خواہش کرو نماز اور خطبہ کی طرف اور اسکی
 واسطی دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑ دو خریدنا اور بیچنا **سُئِلَ عَنْ شَرْحِ**
 وقایہ میں لکھا ہے کہ سب امام خطبہ پڑھنے کو اوٹھی تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے
 بہت تک کہ خطبہ تمام نہ ہو وی اور جب امام منبر پر بیٹھی تب اذان کہی جاوی دوسری
 بار امام کی آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کر کے خطبہ سنیں اور امام کھڑا ہو کے
 باطنہات دو خطبہ پڑھے ان دونوں کی بیچ میں ایک بار بیٹھی اور جب خطبہ تمام ہو
 تب اقامت کہی جاوی اور امام آدمیوں کی ساتھ دو رکعت نماز پڑھے **سُئِلَ**
 کنز العباد میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے کہ وہ جمعہ کی روز خطبہ پڑھتی وقت یاد
 کری کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تو اوٹھی اور فجر کی نماز کی قصا پڑھی اور
 خطبہ نہ سنی جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے **مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ**
نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ لَكَ فِيهَا مِائَةَ شُحُوفٍ یعنی جو شخص کہ
 نماز کی وقت سو گیا یا اوس نماز کو بھول گیا اور اسکی بیوی اسکی نماز قضا
 ہو گئی تو چاہے کہ اوس نماز کو پڑھے جس وقت کہ اوسکو یاد کیا اسواسطی
 کہ جس وقت کہ اوسنی یاد کیا ہے وہی اوس نماز کا وقت ہی اور دوسری اس واسطی

کہ اگر وہ خطی کی بعد فجر کی قضا پڑھی گا تو اس کا جمعہ فوت ہو گا اور فتاویٰ محیط میں یہی
 لکھا ہے **فائدہ** کنز العباد میں یہاں بھی کہ مستحب ہے جمعہ کی روز کہ امام پہلی
 رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسرے میں سورہ منافقون پڑھی **مسئلہ** کنز العباد
 میں ہے کہ جمعہ کی روز غسل کرنا سنت ہے **مسئلہ** کنز العباد میں صلوٰۃ مسجود
 سی لکھا ہے ہماری عالموں کی قول کی موافق اون پر اس کی رحمت ہو جو کہ حد
 حدث میں مل جاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدیث ہوئی لیکن ایک ہی میں داخل ہو جاتا ہے
 جس طرح کسی ایک سلمان ہے کہ اس کو حدیث ہو اور پھر جنابت بھی ہوئی اور
 عید کا روز تھا یا عرفی کا یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کرے یگانہ سب غسل اور سی
 ادا ہو جاوے گی **مسئلہ** کنز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے کہ جو شخص کہ جمعہ میں
 جادی اور سکی واسطی مستحب ہے کہ خوشبو مل لے لے اور اچھا کپڑا پہن لے اور
 ذخیرہ سی لکھا ہے کہ جمعہ اور عیدین میں سوار ہو کی جانا دہشت نہیں ہے **مسئلہ**
 چلنا افضل ہے **فصل** اٹھائیسویں عیدین کی نماز کی بیان میں
مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کی روز نماز کی پہلی کہانا کھا دی اور سونا
 کرے اور خوشبو ملی اور اپنا اچھا کپڑا پہری اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور مسجد کی
 طرف بکیر آہستہ آہستہ کہتا ہو جادی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور
 صدقہ فطر کا بیان ہم اگی کرین گی **مسئلہ** اور عید کی نماز کی پہلی نفل نہ پڑھی
 اور جو شرط کہ جمعہ کی واسطی ہے وہی شرط عید کی واسطی بھی ہے واجب ہونے
 اور ادا ہونے کی حق میں یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہے عید بھی واجب ہے
 اور جس شہر میں جمعہ ادا ہو دی عید بھی ادا ہو دی مگر خطبہ عیدین میں سنت ہے
 اور جمعہ میں فرض یہہ شرح وقایہ سی لکھا **مسئلہ** اور عید کی نماز کا وقت
 شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو تیری کی برابر بلند ہوتا ہے اور باقی مینا ہی

جب تک کہ آفتاب نہیں ڈھلتا ہی اور جب آفتاب ڈھلتا تب پہر وقت نہیں بہتا ہی یہ
 مختصر قدوری اور قادی محیط میں ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ
 اور امام معتدیوں کی ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اسطرح سی کہ پہلی تکبیر تحریمہ کی کہے
 تب ثنا پڑھی بعد اسکی تین تکبیریں کہی تب فاتحہ اور سورہ پڑھی تب رکوع کرتی تکبیر پڑھا
 ہوا اور دوسری رکعت میں پہلی قرآن پڑھنا شروع کر ہی تب بعد قراءت کی تین تکبیر
 کہی اور رکوع کی واسطی دوسری تکبیر کہی اور پہلے تکبیریں جو زیادہ ہیں ان میں ہاتھ
 اوٹھا دی اور نماز کی بعد دو خطبہ پڑھی ان دونوں میں صدقہ عطر کا احکام بتلا دی یہ
 شرح وقایہ میں ہی مسئلہ اور اگر امام فی نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص فی اسکی
 نماز نہ پڑھی تو وہ شخص اس کی قضائے پڑھی یہی شرح وقایہ اور مختصر قدوری میں
 مسئلہ اور اگر عید کی نماز کسی عذر سی پہلی روز نہ پڑھی گئی تو دوسری روز پڑھی
 اور تیسری روز نہ پڑھی یہی مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور قادی محیط
 اور عمدۃ الاسلام کا ہی مسئلہ اور عید اضحیٰ کے احکام عید فطر کی موافق ہیں اور
 عید اضحیٰ میں سب ہی کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوی تب تک کہا نا نہ کہا وی اور نماز
 پہلے کہا نا کہا نا کر وہ نہیں ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور عید اضحیٰ میں بلند آواز سی آہ میں
 تکبیر کہی اور خطبے میں تکبیر شریق اور قربانی کی احکام بتلا دی اور اگر کسی عذر سی یا
 بغیر عذر کی نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہی اور بعد اسکی نہیں اور
 عرفہ کی روز واقفون کی مشابہت کی واسطی جمع ہونا کچھ معتبر چیز نہیں ہی کہ اس سے
 ثواب ہو وی اس واسطی کہ ایک مکان خاص کو عرفات کہتی ہیں اس میں حاضر ہونے کا
 حکم اسکی نزدیکی کی واسطی پایا گیا ہی اور عرفات کی سوائی دوسری مکان میں نہیں
 یہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور واقفین کہتے ہیں ان لوگوں کو جو ذی الحجہ کی
 زمین تارح کو عرفات میں حاضر ہوتی ہیں مسئلہ اور تکبیر شریق کی یعنی اللہ اکبر

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
کی جماعت کی ساتھ پڑھا جاویں شہر کی مقیم پورا اور اس عورت چرہ جسنی مرد کی ساتھ تہہ اقتدا
کیا ہی اور اس مسافر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کی آخر روز کی عصر تک اس
ہی پیشہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور ایام تشریق کا نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں
ذی الحجہ کی عصر تک ہی مسئلہ اور مقتدی بکثیر تشریق کی ترک نہ کری اگرچہ
امام ترک کری مسئلہ فتاویٰ محیطین ہی کہ باہر ٹھکانا عید گاہ کی طرف عید کی نماز کی
واسطی سنت ہی اگرچہ جامع مسجد میں سب آدمی سما دیں مسئلہ محیطین ہی کہ
شہر ہی دور نہ جاویں بلکہ شہر کی کناری میں عید کی نماز پڑھیں اس واسطی کہ عید کی نماز
درست ہوئی کی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ ہی شہر فی فضل او تیسویں جمع
کی نماز کی بیان میں مختصر قدوری میں لکھا ہی کہ جس وقت کہ در شہر میں کاخ
زیادہ ہو وی تو اس وقت تمام دو گروہ کری ایک گروہ کو دشمن کی طرف کری
اور دوسری گروہ کو اپنی بھیجی اور اس گروہ کی ساتھ ایک رکعت پڑھی دوسری
ساتھ اور جب دوسری سجدی سی سر اٹھاوی تب یہ گروہ دشمن کی طرف جاویں
اور دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آدمی تب امام اور سبہون کی ساتھ
ایک رکعت پڑھی دوسری کی ساتھ اور تشہد پڑھی اور سلام پھیری اور یہ گروہ
سلام نہ پھیریں اور دشمن کی طرف جاویں اور پہلی گروہ آدین اور نماز پڑھیں اکیلی
اکیلی ایک رکعت دوسری کی ساتھ بغیر قرات کی اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیریں
اور دشمن کی طرف جاویں تب دوسری گروہ آدین اور ایک رکعت دوسری کی
ساتھ باقرات اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیریں یہ مسافر کا مسئلہ ہی اور اسی ہی
فجر کا مسئلہ ہی بوجہ کیا یہ اگر امام مقیم ہوئی تو پہلی گروہ کی ساتھ دو رکعت پڑھی اور
دو رکعت دوسری گروہ کی ساتھ اور مغرب میں پہلی گروہ کی ساتھ دو رکعت پڑھی

اور دوسری کی ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھنی کی حالت میں لڑائی نہ کریں اور اگر
 لڑائی کریں گی تو نماز باطل ہوگی اور اگر اس قدر خوف ہو دی کہ گھوڑی سی اور تیری نہ سکین
 تو اکیلی اکیلی سوار ہوئی نماز پڑھیں رکوع سجدہ اشاری سی کریں اور اگر قبلہ کی طرف
 منہ نہ کر سکین تو جسطرف چاہیں منہ نہ کریں یہاں تک مضمون مختصر قدوی کا ہی
مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا
 اور سوار ہونا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کام نماز پڑھتی ہوئی منہ نہ کرنا پڑھتی جا
 اور یہ کام کرتی جاوین اور اسطرحی کہ ایک کت پڑھ کر جانا دشمن کی طرف او
 پہرگی اوسی نماز کو تمام کرنا تو درست ہی ہے جیسا کہ کہہ چکی **فصل بیسویں**
جناسی کی احکام کی بیان میں **مسئلہ** پیسیر الاحکام میں لکھا
 کہ جب مریض مہین کی قریب ہو دی تب سر نو تو بہ کری اور اگر اوسپر کسی کا
 کچھ حق ہو دی تو اوسکو ادا کری اور جو کسی سی کچھ دشمنی ہو دی تو اوسکو
 خوش کری اور جو سنت ہو دی جسطرحی ہو پیچہ کی بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا
 وغیرہ ہی اون پرستند ہو دی **مسئلہ** جو شخص مرنے کی قریب ہو وی اوسکی
 واسطی سنت ہی کہ اوسکا منہ قبلہ کی طرف کیا جادی داہنی کروٹ اور کلمہ
 شہادت کا سکھلا دیا جادی یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوی اور
 ہدایہ کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ اوسکی نزدیک بیہوشی کے شہادت کا کہیں
 کل شہادت کہنی کا اوسکو حکم نہ کیا جاہی شاید کہ تنگدلی اور بی خبری سی دوسری
 بات کہہ دیوی اور یہی پیسیر الاحکام میں بھی لکھا ہے کہ اوسکی نزدیک کلمہ شہاد
 زور زور کہی ہی اوسکا یاد دلانا ہی **مسئلہ** اور جب مری تب اوسکی ڈاڑھی
 باندھی اور اوسکی آنکھ بند کری اور خوشبو آگ پر رکھہ کی اوسکا تخت اور کفن باسی
 اور باسنی کا شمار طاق ہو دی یعنی ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنی میں غنیم مرد س

اور تخت پر رکھی اور کپڑی اتاری اور اسکا عورت چھپا دی اور ایک بی بی کپڑی کی
جو اسکی عورت غلیظہ چھپائی اسکی عورت پر رکھی اسی پر فتویٰ ہی آسانی کی واسطی
اور عورت غلیظہ دبر اور ذکرا و خضیوں کو کہتی ہیں اور وضو کر دایم بغیر کھلی اور بغیر
استنشاہ کی اور اس مردی کی اوپر وہ پانی جاری کری کہ جسکو بیکری یا استنساہ کی
ٹال کی جوش کیا ہو وی بیہ تر یا وہ صفائی کیواسطی ہی اور اگر سرکرتی یا استنساہ کا پانی
نہ ہو وی تو فقط خالص پانی کفایت ہی اور اسکا سر اور ڈالنی کھلی خیر دسی دہو وی
ناکہ خوب صاف ہو جاوی بعد اسکی مردی کو بائین کروٹ لٹاوی اور غسل دیوی مقد
کہ جو بدن تخت سی ملا ہو وی اسکو پانی پہنچی تب بعد اسکی دہنی کروٹ لٹاوی اور
اوسی طرح غسل دیوی اور پہلی بائین کروٹ لٹا نا اسواسطی کہ جسین دہنی طرف
غسل شروع ہو وی تب اسکو کھنکے دیکر ٹھیلی اور اسکی شکم کو نیز ہر مٹلی اور
جو کچھ کھلی اسکو دہو وی اور اسکی وضو اور غسل کو نہ دہلے وی تب بعد اسکی
ایک کپڑی سی پانی پونچھی اور اسکا ناخن نہ تراشی اور اسکی بال میں لنگھی نہ کری
اور اس کی سر اور ڈالنی پر خوشبو ملی اور سجی کی عضو پر کا فور ملی اسواسطی
کہ خوشبو سنت ہی اور سجی کی عضو میں خوشبو ملنی کی واسطی بہت بہترین سبب
زیادہ بزرگی کی یہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوسی کا مضمون ہی **فائدہ**
اور سجی کی عضو یہ ہیں پیشانی اور ناک اور دونو ہاتھ اور دونو زانو اور دونو
قدم **مسئلہ** شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ سنت کفن کی مردی کیواسطی ازار اور
لفافہ ہی اور لفافہ کہتی ہیں اس چادر کو جو سب کپڑوں کی اوپر لپیٹی جاتی ہی اور ستار
نی عمامہ ہی پسند رکھا ہی مگر خوب نہیں اور عورت کی واسطی یہ اہن اور ازار اور
دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سی اسکی لپٹان باندھی جاوین سنت ہی اور
مرد کیواسطی ازار اور لفافہ ہی کفایت ہی اور عورت کی واسطی ازار اور لفافہ اور

دامنہ ہی کفایت ہی مسئلہ اور ضرورت کی وقت جو کچھ موجود ہو وہی کفایت
 ہی یہی عمدۃ الاسلام میں ہی مسئلہ بدایہ میں لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا
 کر دہ ہی مگر ضرورت کی وقت درست ہی فائدہ لفاذہ اس قدر ہو وہی کہ سر کی بال
 سی قدم تک چھپاویں اور ازار ہی سر کی بال سی قدم تک ہو وہی یہی مضمون محیط کا
 ہی فائدہ اور دامنہ اس کو کہتی ہیں جو سر پر اوڑھائی جاتی ہی وہ دگر کی
 لانی اور ایک بالشت کی چوڑی ہو وہی اور سینہ بند میں گز کی لانی اور بغل سی
 زانو تک کی چوڑی ہو وہی یہی مضمون چلی کا ہی اور پیراہن گردن کی جڑ سے
 قدم تک ہو وہی یہی مضمون شرح اور ادکا ہی مسئلہ عمدۃ الاسلام
 ستر اچھی لکھا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اس کو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر
 فرض ہوا کہ اس کو کفن دیوین اور اگر بعضوں کو مقدور نہ ہو وہی تو وہ
 لوگ مقدور والوں سے کفن طلب کریں مسئلہ اور پہلی لفاذہ یہاں تب
 اس کی اوپر ازارت مردی کو پیراہن پہنا کی ازار پر رکھی اور ازار کو پہلی این
 طرف سی لپیٹ تب دایہنی طرف سی لپیٹ تب بعد اس کی لفاذہ ہی اس طرح لپیٹی
 اور عورت کو پہلی پیراہن پہنا وہی اور اس کی سر کی بال کو دو حصہ کر کے
 اس کی چھائی پر پیراہن کی اوپر رکھ دیو تب اس کی اوپر دامنہ اوڑھادی
 تب اس کی اوپر لفاذہ لپیٹی اور اگر کہل جانی کا خوف ہو وہی تو کفن کو باندھ دیو
 یہی شرح دفاہ میں ہی مسئلہ اور سینہ بند عورت کا سب کفنوں کی اوپر
 پیراہن یہی برجنڈی کا مضمون ہی مسئلہ شرح اور ادین ینابیع سے
 لکھا ہی کہ جو کچھ کہ آدمی کی واسطی زندگی میں پیرنا حلال ہی مرد ہو وے
 خواہ عورت تو اس کی پڑی کا کفن دینا ہی حلال ہی مرد کی بعد اور افضل ہی
 سفید کرا اور اس کو خواہ دہو یا یہی مضمون محیط کا ہی مسئلہ اور اس پر نذر

چہ بنا فرض کفایہ بی یونی ایک شخص پر تو سب سی ساقط ہو جاوی اور اگر کوئی نہ ادا
 کرتی تو سب گنہگار ہووین ورنہ ناجزائی کی یہیہ ہی کہ پہلی بیکری کی دونو ہاتھوں
 کان تک دھبنا ہوا یہ بعد اسکی ہاتھ اوٹھاوی ورنہ شاپڑی پہ دوسری بیکری
 کہی ورنہ دوسری بی بی علیہ السلام پر پہ تیسری بیکری کی ورد عاڑی پہ چوتھی بیکری
 اور سلام پہیہ اور اس مختارین قراءت اور تشہد نہیں ہی یہیہ مضمون شرح
 وقایہ کا ہی فائدہ اور نماز جنازی کی چار بیکریں ہن اور جنازی کی نماز ادا کرنے
 کی یہ ترکیب ہی کہ پہلی نیت کری سطح پر تونیت ان اودی اکبر تک کبریات صلوات اللہ
 التاء علیہ تعالیٰ والصلوة علی النبی والدعاء لهذا الميت متوجہا فی حقہ اللعنة
 الشریفة اللہ اکبر اور اگر عورت ہو وی تو لہذا الميت کہی اور امام ہو وی
 تونیت امام ہوئی کی کری اور مقتدی ہو وی تونیت اقتدائی کری اور نیت کی بعد میں تیسری
 ہاتھوں کو کان تک دھبنا ہوا اور پہلی بیکری بعد سبحانک اللہم و بحمدک و ببارک
 اسمک و تعالیٰ جدک و جل شأؤک ولا الہ غیرک کہی ورنہ دوسری بیکری ورنہ دوسری
 بیکری کی بعد یہ ورد پر ہی اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و سلمت
 و بارکت و رحمت و غفر لکم و علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک
 حمید مجید اور ورنہ دوسری کی تیسری بیکری اور تیسری بیکری کی بعد یہ ورد عاڑی ہی
 اللہم اغفر لحینا و میتنا و شاہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا
 و ذکرنا و انشأنا اللہم من حیثتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من
 توفیقہ منا فاقوہ علی ایمان یہیہ کہ چوتھی بیکری ورنہ اگر وہ مردہ
 نہ کا ہو وی تو تیسری بیکری کی بعد اللہم اجعلہ لنا فرطاً و اجعلہ لنا شفا
 و مشفعاً یہیہ کہ چوتھی بیکری اور اگر مردہ نہ کی ہو وی تو اجعلہ کی جگہ پر
 کہی ورنہ شافعی و مشفعاً کی جگہ پر شافعی و مشفعہ کہی ورنہ بیکری بن بندہ کی

تب چوتھی تکبیر کی بعد دہائی بائیں سلام کہی اور ان تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھا دی و
 اگر امام پانچ تکبیر کہی تو مقتدی اسکی تابعداری نہ کرے **مسئلہ** اور جنازی کی
 نماز میں تہ اور درود اور دعا کوئی چیز چیر سی نہ پڑھی یہیہ شرح اور ادسی لکھا ہی
مسئلہ ہدایہ میں لکھا ہی اور جو شخص کہ نماز پڑھی وہ مردی کی سینہ کی برابر
 کھڑا ہو دی مردہ عورت ہو وی خواہ مرد اسواسطی کہ سینہ دل کی جگہ ہی اور د
 میں بیان کا نور ہی تو سینہ کی برابر کھڑا ہونا شفاعت کی طرف اشارہ ہی اسکی
 ایمان کی سبب **مسئلہ** شرح اور ادین صلوٰۃ مسعودی لکھا ہی کہ اگر جنازی کے
 نماز میں قبہ بھار کی منی تو طہارت باقی ہی نماز کو دہر کی شروع کرے **مسئلہ**
 اور بہتر ہی امامت کی واسطی بادشاہ تب قاضی تب امام محلہ کاتب ولی میت کا
 عصبات کی ترتیب سی اور ولی میت کی اجازت سی امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی
 میت کی سوای دوسروں نی نماز پڑھ لی تو اگر ولی میت چاہی تو دہراوی اور اگر
 ولی میت نی پڑھ لی تو دوسری لوگ نہ دہراوین اور جو مردہ بغیر نماز پڑھی ہو
 دفن کیا گیا تو اوس کی قبر پر نماز پڑھی جاوی جب تک کہ شبہ ہو وی کہ وہ مردہ ٹرا
 نہیں ہی اور اوسکا اندازہ تین روز تک کا ہی یعنی تین روز تک نماز پڑھی جاوی سب
 مضمون شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** عصبہ بعضی قرابت والی کا نام ہی اور عصبات
 بیان فرائض کی کتاب میں مفصل ہی مگر اس میں ضرورت کی موافق بیان کرنا
 جو جس عصبہ کو ہم پہلی کہیں گی سو امامت کی واسطی ہی پہلی مقرر ہوگا اور جسکو چھی
 کہیں گی سو امامت کی واسطی چھی مقرر ہوگا اور جو ترتیب لکھی ہی اسکی
 یہی معنی ہیں عصبہ کی شتم یہی پہلی میت کی اولاد جس طرح بیات بعد اسکی یوتا او
 پنجی جہان تک حساب کر دوسرے میت کی جڑ جس طرح باپ تب بعد اسکی
 دادا تیسری میت کی باپ کی اولاد جس طرح ہائی تب بعد اسکی پیتا اور جہان

پہنچے حساب کرو چوتھی دادا کی اولاد جس طرح چچا تب بعد اس کی چیمپا بھائی اور جیانی
 پہنچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہو دی تو اوسکا
 نام رکھا جاوی اور غسل دیا جاوی اور اوس پر نماز پڑھی جاوی اور اگر نہ رویا ہو دی
 تو ایک پارچہ کپڑی بن لپیٹا جاوی اور نماز نہ پڑھی جاوی اور غسل دیا جاوی یہ شرح
 وقایہ میں ہے مسئلہ ایک کاغذ اور اوسکا ولی مسلمان تھا تو اوسکا ولی غسل دیو
 جس طرح جس چیز میں دھوی جاتی ہیں مسلمان کی طرح سی نہیں یعنی ہوسکی غسل کو وضو
 سی شروع نہ کری اور دہنی طرف سی شروع نہ کری اور اوسکو ایک پارچہ کپڑی میں
 لپیٹی اور ایک غار کہو دی اور اوسکو اوس میں ڈال دیو یہ شرح وقایہ میں ہے
 مسئلہ اور سنت ہی جنازی کی اوٹھانی میں چار آدمی اس طرح پر کہ اوسکی اگلی کی
 پایہ اور پچھی کی پایہ کو اپنی دہنی کندھی پر رکھیں تب اوسکی دوسری طرف کی اگلی کی پایہ او
 پچھی کی پایہ کو اپنی بائیں کندھی پر لیوین اور جنازی کو جلدی لیجاوین اور دوڑی نہیں
 یہ شرح وقایہ میں ہے یہ جنازہ اوٹھانی کی ترکیب جو شرح وقایہ میں لکھا ہے اس طرح
 محیط میں سن ہے ہی اور لکھا ہے کہ یہ سنت ہی جس وقت کہ بہت سی اوٹھانی والی
 ہو دین کہ ایک سی ایک لیوین تو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ اوٹھانی والا شروع
 کری مردی کی دہنی طرف کی اگلی کی پایہ سی اور وہ پایہ اوٹھانی والا کا بھی دہنی
 ہو دی اور جنازہ کندھی پر سی رکھنی کی پہلی ٹیٹھا کر وہ ہی اور جنازی کی پچھی چلنا
 مستحب ہے اور قبر کہو دی اور لحد بناوی اور مردی کو لحد میں جو قبر سی قبلہ طرف ہی
 رکھی اور اوسکا رکھنی والا کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ سُرَّوْلِ اللّٰهِ اور مرد کا
 منہ قبلہ کی طرف کر دیو اور جو کفن کہلنی کی خوف سی کفن میں گرہ باندھی تھی سو
 کہول دیو اور کچی اینٹ اور بانس قبر میں برابر رکھی اور دفن کی وقت عورت کی
 قبر پر کپڑی سی پردہ کری مرد کی قبر پر نہیں اور بختہ اینٹ اور کٹڑی قبر میں بچا کر وہ

پہرانیٹ اور بانس بھابی کی بعد مٹی دیوی اور قبر کو اہی پشت گری اور مربع نہ گری یہ
شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** قراستی محرم عورت قبر میں اور مری عورت کی دفن کرنی کی
واسطی اور اگر قراستی محرم نہ ہو دین تو بیگانی لوگ جو بڑھی اور نیک ہو دین وہ
اور ترین اور اگر بڑھی نہ ہو دین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہو دین وہ
اور ترین یہ مضمون کنز العباد کا ہے **مسئلہ** کنز العباد میں منافع سی کچا ہی کہ جنا
جبری قبلہ طرف رکھی اور مردی کو او سسین اوٹھا دی تب بعد میں کہی **مسئلہ**
اور جو شخص کہ سمندر میں کشتی یعنی جہاز میں مر گیا تو اسکو غسل دیوی اور کفن دیوی
اور او سسہ نماز پڑھی اور سمندر میں اسکو ڈال دیوی اسواسطی کہ اسکی دفن میں
عذر ہے یعنی سمندر میں جہان زمین نہ ہو دی یہ کنز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے
مسئلہ اور قبر آدمی کی قدر برابر طول ہوئی اور آدمی کی آدھی قدر برابر چوڑی
اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہو دی یہ مضمون کنز العباد کا ہے
مسئلہ اور بلاذن ولی میت کی دفن کی پہلی پر نہ آوین **مسئلہ** کنز العباد
لکھا ہے کہ ایک شخص کی تین جنازی کی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیر و ن کو جو
فوت ہوئی میں قضا کری بغیر دعا کی جب تک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہو اسے
اسواسطی کہ اگر قضا کر بکا دعا سمیت تو مردی کو اوٹھا لیجاوین گی تب اسکی
تکبیر فوت ہوگئی اور جب مردہ اوٹھا لیجاوین تب تکبیر موقوف کر دیوین اسواسطی کہ
نماز مردی پر ہوتی ہے اور مردہ نہیں ہے **فصل اکتیسون شہید کی**
بیان میں جو شخص کہ ظاہر اور بالغ ہوئی اور تیز چیرسی مارا جا دی ظلم کی ماہ
اور اس ماری کی بدلی میں مال دنیا واجب نہ ہو دی یعنی وہ قتل خطاسی نہ ہو دی
یا کافرون کی لڑائی کی میدان میں مردہ زخمی پایا جا دی تو وہ شخص شہید ہے اسکا
یہ حکم ہے کہ جو کبر اکہ مردی کی واسطی مقرر ہے اسکی سوای جو کچہ ہو دی حطہ پوشتین

اور قبا اور تاج اور تہا اور موزہ ہی تو اوسکو اوتار لیو لی اگر کفن کی قسم کی کوئی
چیز کم ہو وی جس طرح ازاد وغیرہ ہی تو اوس میں زیادہ کری تاکہ کفن اوسکا پورا
ہو جاوی اور اگر کفن کی قسم سی کوئی چیز زیادہ ہو وی تو اوسکو اوتار لیو لی
اوسکو غسل نہ دیوی اور اوسپر نماز پڑھی اور اوسکو خون سمیت دفن کری یہ مضمون
شرح وقایہ کا ہی **فائدہ** قتل خطایہ ہی جس طرح سی ایک مسلمان فی مشرکون کے
طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کی لگا تو یہ قتل خطایہ ہی اس میں مال دیا
واجب تھا ہی **مسئلہ** وہ شہید ہی جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کی میدان میں لڑی
مردہ پایا گیا یا مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اوس قتل کی بدلہ مال
نہیں واجب ہی تو اوسکو کفن دیوی اور اوسپر نماز پڑھی اور غسل نہ دیوی
یہ مضمون ہدایہ کا ہی **مسئلہ** اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بغی پارہ زون
فی قتل کیا کسی تیار سی قتل کیا ہو وہ شہید ہی یہ مضمون ہدایہ کا ہی **فائدہ**
اہل بغی وہ شخص ہی جو مسلمان بادشاہ سی برخلاف ہو وی **مسئلہ**
اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت اور جو شخص کہ شہر میں
مارا ہو یا پاجاوی اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہو وی اور جو شخص کہ حد یا قصاص
کیواسطی مارا جاوی اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح
سویا یا کہا یا یا یا یا علاج کیا یا اوسکو خیمہ میں جگہ دی یا لڑائی کی میدان سی نہ
ماہر نکلا یا ایک نماز کی وقت تک ہوش سی رہا یا کچھ وصیت کی ان سب کو غسل
دیا جاوی اور ان پر نماز پڑھی جاوی اور اگر بنی ہوئی کی سبب سے یا رہنری کی
سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوی اور اوسپر نماز پڑھی جاوی
فصل تیسون عجیبین نماز پر مبنی کی بیان میں
روض اور نفاس پڑھنا درست ہی اگر چہ معتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو وی

مگر اسکی نماز نہ درست ہوگی جس کی بیہ امام کی منہ کی طرف ہوگی اسواسطی کہ وہ امام کی آگے
 ہو گیا اور کزوہ ہی نماز پڑھنا کعبہ کی اوپر اسکی تعظیم کی واسطی **مسئلہ** ایک امام کی
 ساتھ لوگوں نے اتفاق کیا کعبہ کی گرد حلقہ باندھ کی اور اون میں نہی بعضی اپنی امام ہی
 زیادہ نزدیک ہیں کعبہ کی طرف یعنی امام دو گز کی فرق پر ہی اور مقتدی ایک گز کے
 فرق پر کعبہ ہی تو اس صورت میں وہ شخص اگر اسکی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز
 نہ ہوگی اور اگر دوسری طرف ہی تو درست ہوگی خلاصہ یہی ہے کہ کعبہ میں چار طرف ہیں چار
 دیوار کی حساب سے تو پھر جو شخص کہ اس طرف کھڑا ہے کہ جس طرف امام ہی تو وہ
 شخص مشبوت کہ کعبہ کی طرف امام ہی زیادہ نزدیک ہی وہ امام کی آگے ہی بخلاف
 دوسری تین طرف کی کھڑی ہونی والوں کی کیونکہ جو شخص کہ اون میں امام ہی یا وہ
 کعبہ کی نزدیک ہی وہ امام کے آگے نہیں ہی یہہ شیعہ وقایہ میں ہے

چوتھا باب وزی کی بیان میں

اس باب میں سات فصلیں ہیں پہلی فصل وزی کی بیان میں ۵
 کہا اپنا جماع ترک کرنا غمخیزی آفات و گنہگارینت کے ساتھ ہو کر روزہ
 کہتے ہیں اور روزہ رمضان کا فرض ہے سب مسلمانوں کا قفل اور بالغ پر اور
 اسکا ادا کرنا فرض ہی اور اگر کسی عذر سے ترک ہو اسو وی تو اسکا قضاء کہنا
 فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہی اور اسکی سوا ہی باقی سب نفل ہی
 یہہ شیعہ وقایہ میں ہی اور رمضان کی روزی اور نذر معین کی روزی کی نیت
 کرنا رات سے دوپہر کی قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہیں اور اگر فقط
 نیت روزی کی کری کہ میں روزہ لے گا کہتا ہوں اور مقرر نہ کری رمضان کے
 واسطی یا نیت نفل کی کری تو روزہ رمضان کا درست ہی اور اگر رمضان کی عیسیٰ میں

واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سی ادا ہو جاویگا اور اگر رمضان
یا مسافر رمضان میں دوسری واجب کی نیت کر لیا تو وہی روزہ ادا ہو گا جسکی
نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنی کی نذر کی یعنی نذر کی کہ میں فلاں روزہ
روزہ رکھوں گا اور اوس روزہ دوسری واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہو گا
جسکی نیت کی خواہ مسافر ہو وی خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی
نیت سی اور صرف نیت سی کہ میں روزہ رکھوں گا اور نیت قبل دوپہر کی کری اور
دوپہر کی بعد نہیں اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کیوہی شرط ہی رات سی
نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یعنی دل میں مقرر کری کہ میں فلاں
روزہ رکھوں گا یہہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور جس شخص نے رمضان
یا عید کا چاند اکیلی آپ ہی لکھا تو روزہ رکھی دو و نوصورتوں میں اگرچہ اوسکا
قول قبول نہ ہو گا اور اگر افطار کری تو قضا کا روزہ رکھی یہہ شرح وقایہ میں
مسئلہ اگر آسمان میں بدلی یا غبار ہو وی تو رمضان کی مہینی میں
ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہی اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہو وی
یا زنا کی تہمت کیوہی اوسنی لکائی ہو وی اور اوسکی بدلی میں وہ دوسری مارا
گیا ہو وی اور پہاڑ اوسنی توبہ کی ہو وی اور شوال و رذی الحجہ میں دوسرے
ایکے دوسرے عورت ازاد خردین کہ ہمینی چاند دیکھا اور بغیر بدلی کی شرط ہی
میںون مہینی کی واسطہ کی تہمت سی آدمی گواہی دیوین تو اوسکا قول قبول کیا جاوے
اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے نیت آدمی کا اندازہ پچاس مد کا کیا سی اور
بعضوں نے قاضی کی عقل پر چھوڑ دیا سی اور یہی بہتر ہی یہہ مضمون شرح وقایہ
اور تہذیب الاحکام کا ہی دوسری فصل **مسئلہ** کی فاسد
ہونی کی بیان میں اور اوسکے قضا اور

کفاری کی بیان میں جو شخص کہ قصد اجماع کری یا جماع کیا جاو
 قبل یا دبر میں یا کچھ کہاوی یا کچھ پیوی خواہ غذا کیواسطی خواہ دوا کیواسطی
 یا سینکھی لگاوی یعنی پچھلیوی اور معلوم کری کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پھر
 قصد اکہالیوی تو ان سب صورتوں میں قضاء کا روزہ رکھی اور کفارہ دیوی
 ظہار کی کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصد بافساد کرنی کی واسطی یا
 دوسری روزی کیواسطی نہیں یہہ شرح وقایہ میں ہی **فائدہ** اور کفارہ ظہار
 یہہ ہی کہ ایک غلام آزاد کری اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور آو
 دونو ہاتھ اور دونو انگلی کٹی اور دونو پانچوں کٹی ہوئی نہ ہو وین یا ایک ہی طرف
 ایک ہاتھ اور ایک پانچوں کٹا ہوا نہ ہو وی اور وہ غلام مکاتب جو تہوڑا مال ہی
 چکا ہی نہ ہو وی اور مدبر اور ام ولد نہ ہو وی یہہ شرح وقایہ اور تفسیر الاحکام
 مضمون ہی **فائدہ** مکاتب کہتی ہیں اوس غلام کو جسکو اوسکی مالک نے
 لکھ دیا ہی کہ تو اگر اسقدر مال دیوی تو میں تجھکو آزاد کروں اور مدبر کہتی ہیں اوس
 غلام کو کہ جسکو اوسکی مالک نے لکھ دیا ہی کہ میری مرضی کی بعد تو آزاد ہی اور ام ولد
 کہتی ہیں اوس لونڈی کو کہ جسکی لڑکا ہوا ہو وی اوسکی مالک کا جنا ہوا
مسئلہ کفارہ روزی کا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد کری سلمان ہو و
 یا کافر غلام ہو وی یا لونڈی چھوٹا ہو وی یا بڑا اور پیرا ہو وی یا کانا یا اوسکا
 ایک ہاتھ ایک طرف کا اور پانچ دوسری طرف کا کٹا ہو وی یا مکاتب ہو و
 اور کچھ مال نہ دیا ہو وی تو ان سب کا آزاد کرنا درست ہی یہہ مضمون شرح
 وقایہ کا ہی **مسئلہ** اور اگر غلام آزاد کرنی سی عاجز ہو وی تو دو مہینی ہا
 روزی لکھی رمضان کی مہینی کی سوای اور پانچ روز جو اون میں روزہ رکھنا
 منع ہی اوسکی سوای اور اگر ان دونو عذر کی سوای اون دونو مہینی کی بیچ

ایک روزہ یہی توڑی تو پھر سی سر نور روزہ شروع کری اور اگر روزی سی بھی عاجز ہو وی تو ساہمہ مسکین کو آپ کھانا کھلاوی یا کسی کو نائٹ کر دی وہ کھلا دیوی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ عمدہ الاسلام میں سرا سی لکھا ہے کہ اگر ایک عورت روزہ کھاری کا ادا کرتی ہی اور اوس و مہینی میں اوسکی حیض کی ایام چڑھتی تو پھر اوسکا روزہ برابر نہ پھری کا تو اس صورت میں وہ کیا کری تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اوسکی حقین روزہ افطار کرنا مباح ہے اور اوسکی حق میں بتایہ شرط نہیں ہے اسواسطی کہ وہ معذور ہے اور یہی مضمون شرح اوراد میں لکھا ہے قاعدہ بتایہ کی یہی معنی برابر لگتا ہے مسئلہ اور اگر خطا روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کھلی کرنی لگتا ہے اوسکی حق میں بغیر قصد کئی ہوئی پانی گیا یا کسی نی اوسکو زبردستی افطار کر دیا یا حقہ لیا یا ناگ یا کان میں دوائی ڈالی یا سر کی زخم میں دوائی لگائی اور اوسکی دماغ میں دوا لگی یا شکم کی زخم میں دوا لگائی اور اوسکی پیٹ میں دوا لگی یا اوسکی گتہ گتہ گلا یا بھر نہر و اپنی خواہش سی کی یعنی آپ سی رد لایا یا مسخر کھایا یا افطار کیا اس میں یہ سی کہ رات اچھی سوہ دن تہا یا سوہی کچھ کھایا اور شبہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا تب پھر قصد اکھایا یا عورت سوئی تھی اور اوسکی مدنی جماع کیا سوئی میں یا رمضان کی تمام مہینی میں نہ سوزہ رکھنی کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزی کی نیت نہ کی تہا اور کچھ کھایا تو ان سب صورتوں میں فقط قصا کری اور اگر کھایا یا پیایا جماع کیا اور اوسکو یاد نہ تھا کہ میں روزہ ہوں یا سو یا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ یا یا غیبت کی یا اوسپر قی غالب ہوئی اور اوسنی قی کی یا تھوڑی تھوڑی قی کی یا جنب تہا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنی ذکر کی سوزن میں تیل ڈالا یا اپنی کانین

پانی ڈالا یا غبار یا دھواں یا مکھی اوسکی خلق میں داخل ہوئی تو ان سب صورتوں میں
روزہ نہ گیا اور اگر منہ بہرستہا ہی یا برف پڑتی ہی اور اوسکی منہ میں جاوی تو اوگکا
روزہ فاسد ہو دی اور اگر دھلی کیا مردی یا چار پائی سی یا فرج کی سوای دوسری
بدن میں جس طرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مسناں کیا تو ان سب صورتوں میں
اگر انزال ہوا تو قضا کری اور اگر انزال نہ ہوا تو قضائے مکہ ہی ایک شخص نے
گوشت کھایا جو اوسکی دانت میں چنی برابر رہا تھا تو فقط قضا کری اور وہ گوشت
اگر چنی سی کم رہا ہوگا تو قضائے کری مگر جو وقت کہ اوس گوشت کو منہ میں نکال
کی ہاتھ میں لیا تب کھایا اگرچہ چنی سی کم تھا مگر قضا کری فقط اور اگر کسی شخص نے
ایک تل نکلا تو اوسکا روزہ فاسد ہو اگر جو وقت کہ اوس تل کو کوچی گا تو
اوسکی منہ میں جتیر کی ناخیر ہو جاوگا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی
قی یعنی بہر منہ قی اگر پیر جاوی یا وہ آب سی پیری تو روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی
سی قی سی دونو حالت میں فاسد نہ ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ کی کہا کہ قی کو آپ سی
پیری اگرچہ تہوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قی کی پیر جانی سی اگرچہ بہت ہو فاسد نہ
ہوگا تو بہت سی قی کی آپ سی پیری میں بالاتفاق فاسد ہوگا اور تہوڑی
قی کی پیر جانی سی بالاتفاق فاسد نہ ہوگا اور تہوڑی سی قی کو آپ سی پیری میں ابو یوسف
کی نزدیک فاسد نہ ہوگا خلاف محمد رحمہ اللہ کی اور بہت سی قی کی پیر جانی سی ابو یوسف
کی نزدیک فاسد ہوگا امام محمد کی نزدیک نہیں یہ سب مسئلہ شرح وقایہ میں ہی مسئلہ
ایک صائم رشیم کا کام کرتا ہی اور اوسنی رشیم منہ میں الا اور سبزی یا ردی یا
سرخ رنگ کی نخل اور تہوک میں ملی اور تہوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اوس
تہوک کو اوسنی نکلا اور اوسکو روزہ اپنا یا دی تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا
یہ کنز العبادین ہی فصل مسیری روزہ کی مکروہات کی سیاق میں

مسئلہ مکروہ ہی روزہ دار کی واسطی کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چنانہ مگر لڑکی کی
 واسطی جسوقت کہ ضرورت پڑی یعنی کوئی چیز اسطرح کی نہ ملے کہ بغیر چاہی ہوئی
 لڑکا کو پہلانی سکی اور مکروہ ہی بوجہ لینا جسوقت کہ جماع سی بی دہشت نہ
 ہو وی **مسئلہ** اور سرمدینا اور مونچھہ میں تل لگانا اور سواک کرنا اگرچہ
 ظہر کی بعد ہو وی مکروہ نہیں ہی یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** مسواک کرنا
 ترہوی خواہ خشک ظہر کی قبل خواہ بعد کچھ دہشت نہیں ہی یہ شرح وقایہ
 میں ہی **مسئلہ** اگر کسی عورت کا مرد بدخو ہو وی کہ نمک کی زیادتی کی واسطی
 لڑائی کری تو اسوقت اگر نمک چکھی تو مکروہ نہ ہو وی یہ عمدۃ الاسلام میں
 طہیری سی لکھا ہی اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہی **مسئلہ** مکروہ ہی دو روز
 رکھنا اسطرح کہ اون دو نو کی بیچ میں افطار نہ کری اور مکروہ ہی صوم
 اور اسکی یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھی اور بات نہ کری چپ رہی اسواسطی کہ یہ
 مجوس کا کام ہی یہ مضمون شرح اوراد میں ہی **مسئلہ** مکروہ ہی روزہ
 کو بغیر وضو کی کلی کرنا یہ شرح اوراد میں ہر جہی سی لکھا ہی **مسئلہ** جو بڑا
 ضعیف کہ کم زوری کی سبب روزہ رکھنی سی عاجز ہو وی تو وہ روزہ نہ رکھی
 اور ہر روز ایک سکین کو کھانا دیوی عید فطر کی صدقہ کی طرح اور عید الفطر کی
 صدقہ کا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب اوس مذہبی کو روزہ رکھنی
 کی طاقت ہو وی تب اوس روزی کی قضا ادا کری یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ**
 اور عورت حاملہ اور عورت دودہ پلانی والی جسوقت کہ اپنی جان یا بچہ کی جان
 خوف رکھی یا مریض ہو وی اپنی مرض کی زیادتی کا خوف کری یا سافر ہو وی تو
 بی چاروں ظہار کریں اور جب ان چاروں کا عذر دفع ہو وی تب روزی کی قضا
 ادا کریں بغیر صدقہ کی یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور جس فر کو روزہ رکھنا

نقصان نہ کری تو اسکو روزہ رکھنا مستحب ہی اور نقصان کری تو اسکو
 افطار کرنا واجب ہی یہ شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور جو شخص کہ سفر میں یا
 مرض میں مر گیا تو اسکی روزی کی بدلی میں صدقہ نہ دیا جاوی گا اور اگر بیمار تھا
 اور اچھا ہوا تب فرمایا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مرا تو اسکی روزی کی بدلی
 میں اسکا ولی صدقہ دیوی سطح پر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کی بعد اسکی
 جتنی روزی فوت ہوئی تھی اتنی روز جکی مرا ہو دی تو اسکی سب روزی کی بدلی
 صدقہ دیوی اور اگر اتنی روز نہیں جایا تو جتنی روز تندرست اور مقیم رہا اتنی
 ہی وز کی روزی کا صدقہ دیوی اسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص تکلی و سوزی
 سفر میں یا بیماری میں فوت ہوئی اور وہ شخص رمضان کی بعد دس روز مقیم یا تندرست
 رہا تب مرا تو اسکی دسوزی کی بدلی صدقہ دیا جاویگا اور اگر رمضان کی بعد
 پانچ روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا تب بعد اسکی مرا تو اسکی پانچ ہی وزی کی ہر
 صدقہ دیا جاویگا اور صدقہ دینی کی واسطی یہ شرط یہی ہی کہ وہ شخص مرنے وقت کسی
 وصیت کر گیا ہو دی کہ میری روزی کی بدلی صدقہ دینا اور اسکی حسب قدر مال چھوڑا
 اسکی مال کی تیسری حصی میں ہی ادا کیا جاویگا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ**
 اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک وزی کی صدقہ کی برابر ہی یعنی ہر وقت کی نماز کی
 بدلی ایک وزی کی صدقہ برابر صدقہ دیوی یعنی کوئی شخص مر گیا اور اسکی نمازینت
 ہوئی تب ہی تو اسکی ولی اسقدر صدقہ دیویں اسکی مال میں ہی اور اس میں یہ
 شرط ہی کہ وصیت کر گیا ہو دی مرنے وقت **مسئلہ** اور رمضان کی قضا
 چاہی برابر لگتا تار ادا کری اور چاہی تھوڑا تھوڑا کر کی ادا کری اور اگر دوسرا
 رمضان آجاوی تو انوسی رمضان کا روزہ رکھی تب بعد رمضان کی پہلی روزی کی
 قضا کری بغیر صدقہ کی یعنی اوس کو صدقہ دینا نہ ہو گا یہ شرح وقایہ میں ہے

مسئلہ اگر مستحب ہی کہ برابر لگتا تا رخصتا اور اگر یحسین اوسکی گندہی سی واجب جلدی ساقط ہو جاوی یہی مضمون عمدۃ الاسلام کا ہی **مسئلہ** اور مردی کا ولی مردی کی روزی کی بدلی روزہ نہ رکھی اور اوسکی نماز کی بدلی نماز نہ پڑھی یہی شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اور نفل کاروزہ جب کسی فی شریع کیا تیب اوسپر اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہی اور اگر اوس روزی کو توڑی تو اوسپر قضا اوس روزی کی فرض ہو وی مگر جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہی اگر اوس ایام میں نفل کاروزہ رکھی گا تو اوسکا تمام کرنا فرض نہ ہو وی گا اسواسطی کہ اوس ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کس طرح فرض ہو وی اور جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہی وہ پانچ روز ہیں ایک عید الفطر کی دن اور دوسری عید اضحیٰ کی دن اور تین روز اوسکی بعد یعنی ذی الحجہ کی دسویں تا بارہویں تیرہویں **مسئلہ** اور نفل کاروزہ بغیر عذر نہ توڑی اور ضیافت کی عذر سی نفل کاروزہ توڑنا مباح ہی اور یہ حکم ضیافت کرنیوالی اور ضیافت کھانیوالی دونوں کی واسطی ہی یعنی نفل کاروزہ افطار کرنا ضیافت کی عذر سے دونوں کی واسطی ہی یہی شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ** اگر رمضان میں دن کو ایک ٹکڑا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز نہ کچھ کھاوی نہ پیوی رمضان کی بزرگی کی سبب سی اور اوس روز کی روزی کی قضا نہ ادا کری اگرچہ دو پہر کی پہلی بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روزی کی کی تھی اور بعد نیت کچھ کھایا تب بھی نہ قضا کری اسواسطی کہ صبح کو اوسپر فرض نہ تھا اور اگر عورت حیض سی پاک ہوئی یا مسافر ایسی گہرا آیا تو یہ دونوں باقی روز نہ کچھ کھاوی نہ پیوی اور اوس روز کی روزی کی قضا ادا کریں یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ** ایک فونی افطار کی نیت کی بعد اسکی اپنی گہرا یا تب نفل روزی کی نیت کی اور

کرنی کا وقت تھا یعنی دوپہر کی پہلی تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا
 مہینا تھا تو اس پر اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسنی افطار
 کیا تو کفارہ نہیں ہی اور اسے طر حسی اگر مقیم فی رمضان میں دن کو سفر کیا تو
 اس پر بھی اوس روزی کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اوسنی افطار کیا تو کفارہ
 نہیں ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا بھی **مسئلہ** حییہ عذر ہیں کہ روزہ دار کو افطار
 کرنا سبب گردیتی ہیں پہلی سفر اور دوسری وہ مرض جو روزی سے زیادہ ہو وی یا
 اس کو ہلاک کر تی تیسری عورت کا حاملہ ہونا چوتھی وعدہ پلانا اگر جب روزی سے
 ان دونوں عورتوں کی جان کو یا اونکی لڑکی کو نقصان ہو وی اور پانچویں بڑی شدت کی
 پیاس جس سے ہلاک ہوں کا خوف ہو وی اور چھٹی بڑی شدت کی پیوس جس سے ہلاک
 ہوں کا خوف ہو وی یہیہ **مسئلہ** شرح اور ادسی کہہا **مسئلہ** حبس وقت غازی
 رمضان کی مہینی میں دشمن کی مقابل ہو وی اور خوف کری کہ اس کو روزہ کم زد
 کر دیوی گا تو اس کی واسطی افطار کرنا افضل ہی اس واسطی کہ کم زوری کی سبب
 جو خلل کہ دین میں ہو ویگا یعنی وہ شخص کفاروں کی قتل کرنی سے باز رہیگا تو اس
 خلل کا بدلہ بغیر اس وقت کی نہ ہو سکی گا اور جو خلل کہ افطار کی سبب سی رمضان کی
 روزی میں ہو وی گا تو اس کا بدلہ دوسری ایام میں ہو سکی گا تو اس واسطی افطار
 کرنا افضل ہو ایہہ شرح اور دین سے کہہا **فائدہ** غازی کہتی ہیں دن سلمانوں
 جو کفار و نسی دین کی واسطی لڑائی کرتی ہیں **مسئلہ** مستحب ہی روزہ رکھنا
 ایام بیض ہیں اور ایام بیض کہتی ہیں ہر مہینی تیرہویں جو دہویں پندرہویں کو گزردی
 کی تیرہویں کو نہ رکھی یہیہ شرح اور ادسی کہہا **فصل چوتھی اعتکاف**
بی بیان میں اعتکاف سنت موکہ ہی اور اعتکاف معنی یہ ہیں کہ اعتکاف
 نیت کر کی دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد میں جنہیں جماعت ہوتی ہی اور بہت کم

۴۸

مدت اوسکی ایک وزنی تو پھر جو کوئی اعتکاف کری اور ایک روز تمام سہول کی پہلی
 چوڑ دیوی تو اوس پر اوسکی قضایا ہی یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی **مسئلہ**
 سنت موکہ وہی واسطی کہ بنی علیہ السلام اعتکاف کرتی تھی رمضان کی اخیر عشرہ میں
 یہی مضمون شرح اور ادا اور ہدایہ میں ہی **مسئلہ** محیط میں لکھا ہی کہ اعتکاف
 دو قسم ہے پہلی قسم نفل اور نفل کی یہی معنی کہ اعتکاف شروع کری اور اپنی اوپر
 واجب نہ کری اور دوسرا واجب اور اوسکی یہی معنی ہیں کہ اپنی اوپر اعتکاف واجب
 کری خلاصہ یہی ہے کہ واجب وہی کہ اعتکاف کی نذر کری مثلاً کہی کہ میں اللہ کے
 واسطی اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک برس اور نفل وہی کہ سجد
 اعتکاف کی نیت سی داخل ہوئی اور اپنی اوپر واجب نہ کری اور یہی مضمون شرح
 اور ادا کا ہی **مسئلہ** اور مختلف مسجد میں سی باہر نہ نکلی مگر حاجت انسانی کے
 واسطی جس طرح پیشاب یا جاذبہ رہی یا جمو کی واسطی آفتاب ڈہلی نکلی اور جس کا مکان
 جامع مسجد سی دور پڑی تو وہ ایسی وقت جاوی کہ جمعہ پاوی اور سنتین پڑی جمو کی
 پہلی جمہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت
 سنت قبل جمعہ اور جمو کی بعد جمہ رکعت سنت پڑی خواہ چار ہی رکعت **مسئلہ**
 اور اس قدر سی زیادہ دیری کرنا مختلف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو فاسد نہیں ہے
 یہی شرح وقایہ میں ہی اور یہی ہدایہ میں ہی کہ اگر مختلف جامع مسجد میں جمعہ اور اوسکی
 قبل کی بعد کی سنت پڑی ہی زیادہ ٹہرا تا تو اوسکا اعتکاف فاسد نہ ہوگا سوا
 کہ جامع مسجد ہی اعتکاف کی جگہ ہی مگر یہی سبب نہیں ہی واسطی کہ اوسنی ایک ہی
 مسجد میں اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دوسرے مسجد میں بغیر ضرورت کی اعتکاف نہ
 ادا کرے **مسئلہ** اور اگر بغیر عذر کی مسجد میں سی ایک ساعت بھی باہر نکلی تو
 اعتکاف باطل ہو دی اور کہاوی اور پیوی اور خرید کری مسجد میں بغیر سودا حاضر

لکھی ہوئی یعنی سودا لاکے بیچی اور مختلف کی سودا کوئی دوسرا یہ کام نہ کری اور چپ نہ رہی
 اعتکاف میں اور نہ نیک بخت کی سوای کچھ بولی یہ شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** مردہ ہی
 اعتکاف میں چپ رہنا اور سجدہ ہی اللہ کا ذکر یہ کہ نماز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہے
مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہی وطنی اگرچہ رات کو ہوئی یا سہو سی اور مختلف
 وطنی کہ ناخیر فرج میں درلبوسہ سینا اور عورت کا چھونا اگر وہ منزل ہو وہی تو اعتکاف
 باطل کرتا ہی اور اگر منزل نہ ہو وہی تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا اگرچہ یہ کام اعتکاف میں
 حرام ہی یہ شرح وقایہ میں ہی اور یہی مضمون یاد ایہ کا ہی **فائدہ** وطنی کہتی ہیں جامع کو
مسئلہ اور عورت کی واسطی اعتکاف اور سنگی گہرین کی مسجد میں ہی اور گہرین کے
 مسجد سی وہ مقام مراد ہی جو نماز کی واسطی مقرر ہی ہو واسطی کہ اور عورت کی واسطی اتیں
 مکان میں بڑا پردہ ہی اور اگر اعتکاف کری جماعت کی مسجد میں تب بھی رست ہی ہے
 نماز العباد میں کافی سی لکھا ہی **مسئلہ** عورت کو نہیں لایق ہی کہ اپنی شوہر کی بغیر
 اذن اعتکاف کری یہ کہ نماز العباد میں سراجیہ سی لکھا ہی اور جس شخص فی اپنی اوپر
 اعتکاف لکھی روز کا واجب کیا تو اذن روزوں کی بات میں ہی اسکو اعتکاف
 کرنا واجب ہو گیا برابر لگتا تا اگرچہ اوسنی برابر لگتا تا اعتکاف کرنی کی
 نیت نہیں کی تھی یہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی **مسئلہ**
 اور دوروز کی نیت کی تو دوروز کی رات ہی داخل ہو جاوی گی **فصل**
پانچویں صدقہ فطر کی **مسئلہ** صدقہ فطر کا گیون یا اوسکی آئی یا
 اوسکی ستوسی یا سوکھی انگور سی آدھی صاع اور خرما یا جو یا اوسکی آئی سی ایک
 صاع اور وہ صاع حبیبین پھر رطل ماش یا مسور سما دی یہ شرح وقایہ میں ہی
فائدہ اور اس صاع سی مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی چار من کا ہی
 اور من چالیس تنکا اور استار سٹہ ہی چار مثقال کا اور استار کی مخی سیر تو

اس حساب سے من ایک سو اسی شقال کا ٹہرا یہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور
 شقال جتنی اٹکا ہوتا ہی اور قیراط پانچ جو کا یہ شرح وقایہ کی باب زکوٰۃ الاسوا
 میں ہی فائدہ صاع اٹھ رطل کا ہی در ہر رطل بیس کا اور ہر سیر بیس چار
 شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایک ہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹہرا اور ایک
 چودہ قیراط کا ہی در ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایک درم ستر جو کا ہی اور
 گھونگی کے حساب سے ایک درم میں تیس گھونگی کا ہی یہ مخموش شرح اوراد کا ہی فائدہ
 ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹھ ہی جو ہوا اور اس قدر جو کے چوبیس ہزار دو سو
 چھیاسٹھ رتی ہوئیں دو جو اور رتی ہوتی ہی تین جو کی اور اس قدر رتی کا
 تین ہزار اور تین تیس ماشہ ہوا اور رتی اور دو جو اور پرا ماشہ ہوتا ہی آٹھ
 رتی کا اور اس قدر ماشہ کا دوسری باون تولی ہوا نو ماشہ اور دو رتی دو جو اور
 اور تولہ ہوتا ہی بارہ ماشہ کا اور اس قدر تولہ کا تین سیر ہوا اڑبائی چھانک تین ماشہ
 دو رتی دو جو اور یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولہ نو ماشہ دو رتی دو جو
 اور پرا در یہ حساب جو نیوری سیر کا ہی اور جو نیوری سیر چھانوئی روپی بنارس کی
 اور بنارس روپیہ دس ماشہ کا ہی اس طرح ہی اپنی شہر کی سیر کا حساب جو چاہی سو
 تولی ہی لگا لیوے اس واسطی ہی تولہ ہی لکھ دیا ہی کیونکہ تولی ہی سیر بنالینا
 آسان ہی اور تولہ سب شہر والی سمجھ جاتی ہیں **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا حساب
 اوس شخص پر جو ہمدوی یعنی آزاد ہو وی کسی غلام نہ ہو وی در مسلمان ہو وی در مشرک
 مالک ہو وی نصاب زکوٰۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہو وی اوسکی ہنسی کی گہری
 اور اوسکی لباس سے اور اوسکی گہری اسباب ہی اور اوسکی سواری کی گھوڑی سے
 اور اوسکی ہتھار سی اور اوسکی غلام ہی جو خدمت کیواسطی ہیں اگر چہ اوس شخص کو
 مال ملی ہو وی ایک برس گذرا ہو وی بخلاف اوس نصاب کی جسین زکوٰۃ دینا

واجب ہوتا ہی کیونکہ اس نصاب میں شرط ہی کہ مال طنی کی روزی ایک برس گذری
 تب زکوٰۃ دیوی اور صدقہ فطر دینی کی واسطی شرط نہیں ہی اور ایسی شخص پر حسب
 صدقہ فطر کا واجب ہی صدقہ زکوٰۃ کا لینا حرام ہی یہی مضمون ہدایہ اور شرح
 وقایہ کا ہی فائدہ اور نصاب زکوٰۃ کہتی ہیں سونے کی حساب ہی سس مثقال
 سونے کو اور ایک مثقال سوجو کا اور چاندی کی حساب سی دو سو درم گرتو پیر
 جو شخص اس قدر مال کا مالک ہو وی تو اس پر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا
 واجب ہوتا ہی مسئلہ اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہی ادا کر ہی
 اپنی جان کی واسطی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا
 نہ ہوئی اور اپنی غلام لونڈی کی طرف سی جو خدمت کی واسطی بن اگرچہ مدبر
 ہوئی یا ام ولد ہوئی یا کافر ہوئی اور اپنی خور و کی طرف سی اور بڑی لڑکی کی
 طرف سی صدقہ نہ دیوی اور اپنی چھوٹی لڑکی کی طرف سی جو مالک نصاب کا ہی
 نہ دیوی بلکہ اسکی مال میں ہی دیوی اور مکاتب کی طرف سی اور اس غلام کی
 طرف سی جو سوداگری کی واسطی ہی نہ دیوی اور اس غلام کی طرف سی جو
 بہاگنی والا ہی نہ دیوی مگر جب وہ بہاگنی کی بعد پیر آیا ہو وی تو اسکی طرف سی
 دیوی اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کی بیچ میں ہو ویں تو ان
 غلاموں کی طرف سی کسی شریک پر صدقہ واجب نہ ہو وی اور صدقہ فطر کا
 واجب ہوتا ہی عید الفطر کی صبح ہوئی سی تو پیر جو شخص مسلمان ہو آیا پیدا
 ہو عید الفطر کی صبح ہوئی کی پہلی تو اسکی واسطی واجب ہوتا ہے
 اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہی اسکی واسطی جو عید الفطر کی رات کو مرا
 یعنی صبح ہوئی کی پہلی چاند رات کو مرا یا مسلمان ہو آیا پیدا ہو عید الفطر کی
 صبح ہوئی کی بعد تو ان دو نو پر صدقہ واجب نہیں ہوتا ہی اور اگر صدقہ فطر کا

پہلی سی دیوی تو درست ہی اور مستحب ہی صدقہ فطر کا صبح ہونی کی بعد جلدی دینا
 اور اگر تاخیر کری صدقہ دینی میں تو او سکی کند ہی سی صدقہ ساقط نہ ہو وی بغیر دی
 ہو وی **مسئلہ** اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودہ یا لانی
 والی روزہ رمضان کا افطار کری تو ان سبہوں کی کند ہی سی صدقہ فطر کا ساقط
 نہ ہو وی **مسئلہ** عید الاسلام میں ہی **مسئلہ** عید الاسلام میں سراجی سی بکھا ہی
 صدقہ فطر کا دینی میں تین چیز کا فائدہ ہی ایک تو قبول ہونا روزی کا اور دوسری
 نجات پانا موت کی وقت جان کندن کی ایذا سی اور تیسری لی دہشت ہونا قبر کی
 عذاب سی **فصل چہٹی قربانی کی بیان میں** **مسئلہ** ایک
 بکری قربانی کرنا ایک ہی آدمی سی درست ہی اور ایک گای اور ایک اونٹ
 ایک آدمی سی ہی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گای
 یا ایک اونٹ قربانی کریں تب ہی درست ہی مگر جب کہ ساتوں آدمی برابر ساتوں
 ساتوں حصہ قیمت کا دیویں اور اگر ساتوں شریک میں ہی ایک ہی ساتویں حصہ سی
 کم قیمت دیوی گا تو کسی کی قربانی نہ درست ہوگی **مسئلہ** شرح وقایہ میں ہی **مسئلہ**
 اور قربانی اونٹ اور گای اور بکری اور ہمیں سی درست ہی **مسئلہ** قدوری میں ہی
 ونبہ اور پھڑی بکری کی جنس میں اخل ہی ونبہیں گای کے جنس میں اخل ہی **مسئلہ**
 اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تو ل کر تقسیم کریں اخل سی نہیں مگر جب گوشت کی
 ساتھ پایہ اور چڑا ہی ملا کی تقسیم کریں تو درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کی حصہ
 کچھ گوشت اور کچھ چڑیا لکھرا ہو وی اور خواہ ایک حصہ میں گوشت اور باقیہ
 ہو وی اور دوسری حصہ میں گوشت اور چڑا ہو وی **مسئلہ** شرح وقایہ میں ہی
مسئلہ اور اگر ایک شخص نے قربانی کی واسطی ایک گای خریدی کی اور خریدنی
 کی بعد چید آدمی اور ہی شریک ہو گئی تو درست ہی اور ہی شریک ہونا خریدنی کی

پہلی سجدہ ہی کیونکہ خریدنی کی بعد شریک ہونا مکروہ ہی یہیہ شرح وقایہ میں ہی مسئلہ
 اور قربانی واجب نہیں ہی مگر اسی پر سپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ
 فطر کی واجب ہونی کا بیان اور پیکڈ چکا اور قربانی جو واجب ہی سو سپر صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قربانی سی کہ آپ نے فرمایا مَن وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَكَفِّرْ عَنْ
 مُصَلَّاتِهِ اسکی یہیہ معنی کہ جو شخص کہ مقدور والا ہو وی اور قربانی نہ کری تو وہ
 ہمارے مسجد میں نہ آوی اور قربانی اپنی ہی جان کی بدلی کری اپنی چوٹی لڑکی کی طرف
 نہیں بلکہ لڑکی کی طرف سے لڑکی کی یا اسکا بپا یا اسکا وصی قربانی کری اور لڑکا آپ ہی گشت
 کہادی اور جو اسکی کہانی سی باقی رہی تو اسکو گشت کو اونچے نہی کی کہ اونچے سی لگا
 فائدہ پاوی مثلاً لباس یا سوزہ یہیہ شرح وقایہ میں ہی فائدہ اور وصی کے
 یہیہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکی کی باب یا مگر ہی اور کسی شخص کو وہ لڑکا سو پگنی تو جسکو
 لڑکا سو پنا ہی وہی شخص وصی ہی مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عید اضحیٰ کی
 نماز کی بعد ہی اگر شہر میں قربانی کری اور اگر شہر کی سوا ہی دوسری مکان میں قربانی
 کری تو نحر کی روز کی صبح ہونی کی بعد اور نحر کار و زنی الحج کی دسویں تاریخ
 کہتی ہیں اور قربانی کا آخر وقت ذی الحج کی بارہویں تاریخ تک ہی آفتاب دیکھ
 تہوڑا سا پہلی تک اور جو شخص کہ قربانی کی اول ایام میں صاحب مال تھا اور آخر
 ایام میں فقیر ہو گیا تو اسپر قربانی نہ واجب ہو وی گی اور اگر سیدہ اہولہا کی
 شکم سی قربانی کی آخر روز میں تو اسپر قربانی واجب ہو وی گی اور اگر قربانی کی
 آخر روز میں مر گیا تو اسپر قربانی نہ واجب ہو وی گی یہیہ شرح وقایہ کا مضمون ہی
 مسئلہ شرح وقایہ میں ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا رات کی وقت اور یہی مضمون
 کہ زوال العباد میں یہیہ سی کہاہی کہ رات کو ذبح کرنا درست ہی مگر مکروہ ہی اسواطی
 کہ شبہ ہی کہ اندھیری رات میں ذبح کرنی میں غلط ہو ہی مسئلہ

اور اگر قربانی ترک کی اور اوسکا ایام گزر گیا تو جس شخص نے مذکور ہوئی کہ میں قربانی کر دینگا یا فقیر ہوئی اور قربانی کی واسطی جانور خرید کیا ہو وی اس صورت میں پہنچے دو نوزندہ جانور صدقہ کریں اور اگر صاحب مال ہو وی تو قیمت جانور کی صدقہ کسی جانور خرید کیا ہو وی یا نہیں اسو سہی کہ اوسکی اور قربانی واجب ہی خرید کری خواہ نہیں یہی شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور درست ہی چہہ مہینی کا دنبہ قربانی کرنا اور چہہ مہینی سی کم کا دنبہ درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سی کم کا گشت نہیں اور گای دو برس یا زیادہ کی اور دو برس سی کم کی درست نہیں اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سی کم کی درست نہیں اور اگر قربانی کا جانور منڈا ہو وی یعنی بی سنگھہ کا یا بدبیا ہو وی یا دیوانہ ہو وی تو قربانی کرنا درست نہیں اور اگر اندھا ہو وی یا کانا ہو وی یا بہت لاغر ہو وی یعنی اسقدر لاغر ہو وی کہ اوسکی ہڈیوں میں مغز نہ ہو وی یا لنگڑا ہو وی اسقدر کہ قربانی کرنی کی جگہ تک نہ جاسکی تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا نہیں درست ہے اور لاغر کی معنی بلا یہ شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور جس جانور کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہو وی یا اوسکا کان تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہو وی یا اوسکی دم تیسری حصہ سی زیادہ کٹی ہو وی یا اوسکی آنکھ تیسری حصہ سی زیادہ گئی ہو وی یا اوسکا چوڑا تیسری حصہ سی زیادہ کٹا ہو وی تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا درست نہیں یہی شرح وقایہ میں ہے **مسئلہ** اور قربانی کرنی والا قربانی کی گوشت میں سی آپ کہا وی اور غنی اور فقیر کو کھلا دے اور جمع کر رکھی یہ قدر سی اور بدایہ کا مضمون ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** تو اس میں یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اوسکو لینا درست ہے **مسئلہ** اور سبب ہی تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیال دار کو صدقہ نہ کرنا سوسہی کہ لڑکی بالی فراغت سی کہا ویں اور دفعہ کرنا اپنی

باتھیں اگر بخوبی ذبح کر لی سکی اور اگر بخوبی ذبح نہ کر سکی تو دوسری کو حکم کری یہی مضمون
 وقایہ کا ہی مسئلہ اور قبلہ کی طرف اوس جانور کا منہ کر دیوی اور ذبح کو فرما
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَآلِكَ اِنْ صَلَاتِي وَتَسْلِي وَصَحَابِي
 مِمَّا فِيْ قُبُوْرِهِمْ اَلْعَالَمِيْنَ كَشَرِّ اَشْجَلٍ وَبِذَلِكَ اٰمَنْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ
 اَللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنْ فُلَانٍ فُلَانٍ اور فُلَان بن فُلَان کی جگہ پر قربانی کرنی والی اور
 اوس کی باپ کا نام لیا جاوی مثلاً اس طرح کہی اَللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 اور ذبح کر کے چھوڑ دیوی جب سرد ہوئی تب اوس کی کہاں کہیںچی اور گوشت بناوی یہی مضمون

کثر العباد کا ہی فصل ساتویں عقیقہ کی بیان میں مسئلہ

شرعۃ الاسلام میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ عقیقہ کا یہ حق ہی کہ بیٹا پیدا ہوئی
 تودو بکری اور بٹی پیدا ہوئی تو ایک بکری ذبح کری اور نبی علیہ السلام نے اپنی فطری
 عقیقہ کیا ہی نبی ہونی کے بعد اور عقیقہ کی ذبح کرتی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَقِيقَةُ
 ابْنِ فُلَانٍ دَعَا لِدَمِهِ وَحَمْلُهَا لِحَمْلِهِ وَعَظْمُهَا لِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا لَجِلْدِهِ
 وَشَعْرُهَا لَشَعْرِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَا اَعْمَلِ ابْنِي مِنَ النَّاسِ سِرِّهِ لِّلّٰهِ
 اَلْبَرُّ اور فُلَان کی جگہ پر اوس لڑکی کا نام لیوی اور عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی یعنی اوسکو
 پکا دی پورا پورا عضو اور دائمی کو ایک ران دیوی اور اوسکو تصدق کری اور عقیقہ
 پیدا ہونی کی ساتویں وز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز کری اور لڑکے کا سر منڈا
 اور اوسکی بال کی وزن برابر چاندی تصدق کرے مسئلہ اور جو شرط اور احکام کہ
 قربانی کی جانور میں ہی وہی عقیقہ میں ہی اور لڑکی کی داہنی کان میں اذان اور بائیں میں
 اقامت کہی جاوی اور ذرا سا خرما یا دوسری میٹھی چیز منہ سے کھل کی اوسکی تالو میں لگا
 دیوی یہی شرح مشکوٰۃ میں ہی مسئلہ کثر العباد میں لکھا ہی کہ بیٹا پیدا ہوئی
 تودو بکری اور لڑکی ہوئی تو ایک بکری کری اور اگر بیٹا پیدا ہوئی میں ایک ہی بکری کری

تو کچھ دہشت نہیں **مسلم** مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنی لگی تب پہلی لاکڑا لالہ
 اوسکو سکھلا دی اسواسطی کہ اوسکی پہلی بات کل ہو دی والد علم بالصواب
 اس فقیر کنہکار نے اس کتاب کو تصنیف کرنی کی کئی برس بعد حج کی سفر سی پیر
 ہوئی سن بارہ سو تین تالیس ہجری میں چہو ایا تھا سواب بعضی مقام پر مضمون
 صاف ہونے کی نئی کچھ لفظیں زیادہ کم کیں اور دو چار سلی ضروری جو جھوٹ
 گئی تھی سو اونکو اونکی مقام پر داخل کیا اب جسکی پاس یہ کتاب ہو دی وہ اسکی
 موافق اپنی کتاب کو درست کری یارب العالمین جو اس کتاب میں سہ خطا
 ہوئی ہو اوسکو بخش دی اور اس کتاب کی ٹیپنی والون کو اپنا قبول کر
 اور اونکی گناہوں کو بخش اور اونکی ذہن کو کھول دی اور اونکو مسئلہ دان اور
 دونو جہان میں ہلا کر اور اونپر اور سب مومن مردوں اور عورتوں رحمت کر آمین رب العالمین

خاتمة الطبعہ

پہلے ہی کرو پاس خباب حدیث اور نعت و شاعری لک ملک سالت اور نقبت ممدوح
 آل و اصحاب ہر اچا خیر و رشادت کی اور لوگوں ان فصاف دوست کی چہا پاری
 کہ کتاب مفتاح جنت کو مولوی کر امت علی صاحب جو پوری کر مصنف اسکی
 میں شہر کلکتہ میں اول دفعہ سن ۱۲۴۳ ہجری میں تالیس ہجری میں اور دوسری رسن
 بارہ سی پیرن ہجری میں چہو ایا تھا اور حاجی عبدالقادر صاحب فی بعد اسکی پیر
 اسکو اسی شہر میں چہو ایا سن ۱۲۵۷ ہجری میں سو اس بندہ گنہ گار
 امیدوار مغفرت پر درو گار محمد مصطفیٰ خان بیٹی حاجی محمد روشن خان جو م اول
 مینون نسخون معہ چوتھی نسخہ چہو ائی ہوئی محمد فیض اللہ صاحب کی سن ۱۲۷۸ ہجری
 اور تالیس ہجری میں ساتھ کمال جد و جہد کی ایک جگہ جی جمع کر اور اول سی خرتک

ہر ایک کو بنظر دقیق دیکھ اور مفرد اور جمع اور تذکیر اور تانیث موافق
 اردو کی معنی کی درست کر و اسطیٰ خیر خواہی بہائیوں سلمانوں کے سلطنت
 لکھنؤ کی محلہ محمود گریں پیچھے اکبری دروازہ کی مطبع انی ہین کے ساتھ مصطفائی کی شہر
 پچیسویں مہینہ جاوی الماخری سن ۱۲۷۴ھ سے ۱۲۷۵ھ ہجری میں چھپوایا اب جو شخص اُون
 چاروں کو اکٹھا کر سیر اسکی کری او سپر بخوب ترین و جبر و دشمن ہو جائی کہ یہ نسخہ
 صحت و متانت و موافقت روز مرہ میں تحقیقت لاجواب ہے اور دوسرا ہونا و شواہد
 لکھنؤ لاؤ لاؤ اخر او ظاہر و باطن

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY

(Oriental Section)

URDU PRINTED BOOKS

Accession No. ۵۲۵

Subject

